UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226022
UNIVERSAL
LIBRARY

جامعہ

(رجسٹری شدہ)

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

قرۃ العینین
فی
احکام الزوجین

اس کتاب مین احکام زوجین کے قرآن و حدیث و فقہ حنفیہ سے مع فیصلجات صحابہؓ
وتابعینؒ وائمہ اربعہؒ وغیرہ بالتفصیل صحیح صحیح بحوالہ کتب و صفحہ بیان کیے گئے ہین
اب یہ کتاب احکام شرعیہ پر جامع وحاوی ہوگئی ہی ہر ایک حاکم وقت کیلیے فیصل خصومات وتصفیہ
نزاعات زوجین مین کافی معین و مددگار ہوگی بلکہ ہر ایک وکالت پیشہ و ہر ایک مسلمان کو اسکی ضرورت ہے

بعہد الملک المؤید ضیاء الملۃ والدین سلطان العلوم سلطان دکن نواب میر
عثمان علیخان بہادر دام اللہ اقبالہ و اجلالہ اللہم انصرہ وانصر عساکرہ یا من بیدہ الامر من قبل و من بعد

حسب فرمایش نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر مجلس (چیف جسٹس) ہائیکورٹ حیدرآباد دکن
مصنفہ حاجی محمد بن عبداللہ بن نور الدین غفر اللہ ذنوبہم من تصنیفاتہ مفتاح الحاجہ شرح ابن ماجہ
وعون المعبود شرح ابی داؤد و وقار الاسلام و عطیات سلطانی و عثمان البیان فی سیر النبی آخر الزمان
و عجائب البیان فی لغات القرآن و السیف المسلول علی من خالف الرسول و معتمد الاتقیاء فی سیر الانبیاء و عثمان الغنا و قرۃ العینین

قیمت ۲/ دو روپیہ (مطبوعہ شمس المطابع اسٹیم پریس حیدرآباد دکن) ۱۳۵۵ھ

یہ کتاب مہتاجر کتب حیدرآباد دکن و مطبع مجتبائی دہلی و دوکان جلال الدین تاجر کتب کشمیری بازار لاہور سے مل سکتی ہے

تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق ادم وخلق منہ زوجہ وجعل لہ نسبا وصھرا والصلوۃ والسلام علے رسولہ الذی ارسلہ الی کافۃ الناس سراجا منیرا وعلے اصحابہ الذین سلکوا علے طریقتہ بصیرا

اقل عباد اللہ الاحد حاجی محمد بن عبداللہ عرض کرتا ہے کہ اس زمانہ فتنہ مین کثرت رواج قانون تنصر آفتاب اسلام پر ابر کی طرح چھا گیا ہے اور اسلام در کتاب و اہل اسلام در گور ہو گئے ہین اور ہر ایک کس و ناکس نے قلادہ تنصر کو در گلو کر لیا ہے اور نیکیان بدیون سے مُبدل ہو رہی ہین۔ اسوقت اسلام کے مقابل مین چار قومین عیسائی۔ یہود۔ ہنود۔ مجوس ہین۔ جب ہم نمط ارض پر نظر غور کی ڈالکر دیکھتے ہین تو مغرب سے مشرق تک قبل اسکے کہ نہ اُنکے انبیا و صلحا کے احکام پاتے ہین اور نہ اُنکے بزرگون کے قانون اور نہ فصل خصومات مین اُنکے ضابطے۔ ہان البتہ مصنوعی تورات و انجیل و زبور تو بازارون مین پھرتی چلتی نظر آتی ہین یہ مقدس کتابین محض دیکھنے کی ہین نہ کام کی اور ہنود کے وید تو تاتار کے پہاڑون مین مدفون ہین اذا زلزلۃ الارض کے وقت زمین سے نکلین گے۔

جس جس قوم کو مجبوری لاحق ہوئی اُس نے اپنا اپنا دستور العمل مرتب کر لیا جسکی اصلاح وقتاً فوقتاً ہوتی رہی۔

اسلام اور اہل اسلام کا ایسا مستحکم آسمانی قانون ابدالآباد کیلیے مدوّن ہو چکا ہے

جسکی تبدیلی محال وناممکن ہے بلکہ ہر ایک قوم وملت اُسکی محتاج ہے اور ہر فرد وبشر اُس
سے اپنا اپنا مطلب براری وراہبری کرتاہے وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلیٰ صِرَاطِ الْمُسْتَقِیْم
ہرایک زمانہ مین فصل خصومات کیلیے اُسکے موافق مسائل شرعیہ کی ضرورت لاحق ہوتی رہتی
ہے خاصکر ہندوستان مین مذہب حنفی ہے اور مذہب حنفی امام ابوحنیفہ ومحمد وابو یوسف و
ظفر وحسن کے اقوال کا مجموعہ ہے اور مسلک اس مذہب کا کتاب اللہ. حدیث رسول اللہ
اجماع. قیاس ہے اسی طرح ان پر درجہ بدرجہ عمل ہوتاہے اس زمانہ مین ہرایک فن کی کتابین
بکثرت موجود ہین ہرایک ضرورت کیلیے کافی مواد موجود ہے لیکن خاصکر احکام زوجین کے
متعلق کوئی ایسی معتبر کتاب اُردو زبان مین تصنیف نہین ہوئی جسکی اسوقت عدالتون و
ہرایک فرد بشر کو سخت ضرورت ہے۔

لہذا اس بندہ حاجی محمد بن عبداللہ نے حسبۃً للہ بعون الملک المنان قلم اُٹھایا اور نام اسکا

قُرَّةُ الْعَیْنَیْنِ فِی اَحْکَامِ الزَّوْجَیْنِ

رکھا اور اس رسالہ مین احکام بحوالہ کتب قرآن وحدیث واجماع وقیاس ہونگے

فصل نکاح

نکاح از عہد آدم تا ایندم ہمیشہ سے یہی طریقہ جاری ہے کہ جنت مین رہیگا اور یہ ایک
عقد وربط ہے اصل مین نکاح عقد کو کہتے ہین جو بمعنے کھٹان ولپیٹ ہے اور کھٹان ولپیٹ
دو طرفہ ہوتی ہے اسی طرح زوجین مین بھی ایجاب وقبول دو طرفہ ہوتاہے اور استعارةً
جماع کو کہتے ہین جو قصداً وملکاً نفع اُٹھانے پر صادر ہوتاہے اور یہ عقد نکاح ایک قسم کا
معاہدہ حلفی ووثیقہ حقوق ہے اسکے ساتھ ہی جملہ حقوق زوجین ومہر وتوریث پیدا ہوجاتے
ہین اور امان وحفظ مرعات وضمان وذمہ داری الٰہی ہے جسکی ایفا کیلیے فرمان الٰہی موجود ہے

اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ (سورہ النحل۔ القرآن) ترجمہ۔ پورا کرو تم من جانب اللہ معاہدون کو جبکہ تم کسی سے معاہدہ کرو۔

اور جن علماء نے نکاح کو بیع پر قیاس کیا ہی وہ صحیح نہین ہے کیونکہ بیع مین اقالہ وخیار ہے اور نکاح مین اقالہ وخیار نہین ہے۔

فصل حثّ علی النکاح

عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے جماعت جوانون کی تم سے جسکو طاقت ہو جماع و پرورش عورت کی تو ضرور بضرور نکاح کرو کیونکہ یہ بدنظری سے محفوظ رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے (کتب احادیث) اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جماع و نفقہ و مہر پر قادر ہو اُسکو نکاح کرنا فرض واجب ہے (کتب احادیث باب النکاح)۔

نیک صالحہ عورت سے نکاح کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام دنیا متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کا عورت صالحہ ہے یعنے نیکبخت خوش خلق مطیع فرمانبردار عورت سے بڑھکر اور کیا دولت ہے (نسائی وغیرہ)

پسندیدہ عورتون سے نکاح کرو۔ قولہ تعالیٰ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ پسندیدہ عورتون سے تم نکاح کرو (القرآن۔ پارہ لن تنا۔ رکوع ۱۲)

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی عورت نکاح کیلیے اچھی ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا جو خاوند کو پسندیدہ ہو اُسکی مرضی پر چلے اُسکے حکم کے خلاف نہ کرے اور اپنے جان و مال سے اُس کے لیے دریغ نہ کرے۔ (سنن نسائی وغیرہ)

جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اُسکو پہلے دیکھ لو۔ آنحضرت نے فرمایا ہے جب کوئی تمہارا نکاح کا ارادہ کرے تو پہلے عورت کو دیکھ لو اسمین گناہ نہین ہے خواہ عورت کو

اطلاع ہو یا نہو جمہور علما کا یہی مذہب ہے لیکن اب فتنہ کے زمانہ مین اکثر عورتین دیکھکر خود پسند کر لیتی ہین۔ اسی طرح عورت کو بھی چاہیے کہ مرد کو دیکھکر پسند کرے اور دریافت کرکے

غیرت والی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

آنحضرت نے فرمایا کہ انصار کی عورتین غیرت والی ہین اُن سے نکاح کرو اس سے معلوم ہوا کہ غیرت والی خاندانی عورت پسندیدہ اور مفید ہوتی ہے۔ (سنن نسائی وغیرہ)

جن الفاظ سے نکاح منعقد ہوتا ہی۔ ایجاب و قبول یہ دونون ماضی کے صیغے ہون جیسے مین نے اپنا نفس بعوض اتنے مہر کے دیا دوسرا کہے کہ مین نے قبول کیا یا ایک ماضی دوسرا مضارع یا حال کیلیے ہو تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔ (ہدایہ۔ عالمگیری۔ درمختار)

اگر مرد نے عورت سے کہا کہ مین تجھ سے بعوض اسقدر مہر کے نکاح کرتا ہون اور عورت نے قبول کیا تو نکاح منعقد ہوگا۔

تمثیلاً:۔ جیسے کوئی کہے نکاح کیا مین نے اپنا یا اپنے بیٹے کا یا موکل کا تجھ سے اس کلام اول کو ایجاب کہتے ہین (مرد کہے یا عورت) دوسرا کہے مین نے قبول کیا یا مان لیا اپنی ذات کے واسطے یا اپنے بیٹے کے واسطے یا اپنے موکل کیلیے دوسرے کلام کو قبول کہتے ہین خواہ مرد کہے یا عورت یا ولی کہے تو یہ قول قائم مقام بجاے ایجاب و قبول عاقدین کے ہونگے تو نکاح صحیح ہو جائیگا۔

جن الفاظ سے نکاح منعقد ہوتا ہی اُسکی دو قسمین ہین۔ ایک صریح دوسرے کنایہ۔ صریح تو لفظ نکاح و تزویج ہے ان الفاظون کے سوا جو ملک عین ہون (اصل چیز کا مالک) اور جو کنایہ ہین جیسے لفظ ہبہ ہے اگر عورت کہے کہ مین نے اپنا نفس تجھ کو ہبہ کر دیا اور مرد کہے کہ مین نے قبول کیا تو نکاح ہو جائیگا بشرطیکہ دونون کی نیت نکاح کی ہو بموجودگی شہود۔

ایضاً اگر مرد نے کہا تو بعوض سو روپیہ کے میری جورو ہو جا اور عورت قبول کر لے تو نکاح ہو جائے گا۔

نکاح کا مسنون طریقہ تو یہ ہے کہ برضامندی ناکح منکوحہ مع ولی نکاح وحضوری شہود واتحاد مجلس وتعین مہر ومحل نکاح اور خطبۂ نکاح بھی پڑھا جاوے۔ دونون ناکح منکوحہ کا ایجاب وقبول بحضوری شہود صادر ہو۔

شروط نکاح

(۱) عاقد۔ عقد باندھنے والا مسلمان عاقل بالغ آزاد ہو نہ غلام ہو اگر مجنون یا نابالغ عقد باندھے تو جائز نہ ہوگا کیونکہ مجنون تو مجنون ہے اور لڑکا بوجہ لہو ولعب کے مفاد کو نہین سمجھتا۔ (بدائع وصنائع)

(۲) اور محل نکاح ہو منکوحہ عورت ایسی ہو جو شرعاً محرمات سے نہو۔ (عالمگیر)

(۳) غیر کی منکوحہ نہ ہو۔ عدت مین نہو۔ غیر کی حاملہ نہ ہو۔ (″)

(۴) اور ہر ایک متعقدین کا کلام سمجھا جاوے۔ (″)

(۵) گواہون کا عاقل بالغ مسلمان بے نشہ وآزاد ہونا۔ (″)

(۶) اسی طرح گواہون کا گونگا، ہکلا، بہرا، توتلا بھی نہ ہونا۔ (″)

(۷) اسی طرح جس کو زنا کی تہمت مین حد نہ ماری گئی ہو۔ (″)

(۸) اسی طرح دونون گواہون کا مرد ہون یا ایک مرد دو عورتین ہون۔ (″)

(۹) اسیطرح دونون گواہ دونون عاقدین کا کلام معاً سُنین اور سمجھین یہی صحیح ہے۔ (فتح القدیر)

(۱۰) اور عاقدین کی مجلس بھی ایک ہو (″)

(۱۱) اگر کسی نے اللہ تعالی ورسول اللہ صلعم کی گواہی پر نکاح کر لیا تو نکاح جائز نہوگا۔ (عالمگیری)

(۱۲) دونون گواہون کا عاقدین کو مع ولدیت کے پہچاننا۔ (″)

(۱۳) عورت کے باپ کا مع ایک گواہ کے نکاح صحیح ہوگا بشرطیکہ عورت حاضر مجلس ہو۔ (″)

(۱۴) عورت بالغہ باکرہ ہو یا ثیبہ ہو تو بھی اُسکی رضامندی شرط ہے۔ (″)

(۱۵) عورت کا ولی اُسکو نکاح پر مجبور نہین کرسکتا۔ (عالمگیری)
(۱۶) اگر عورت کے چہرہ پر نقاب ہو گواہ اُسکو نہ پہچانتے ہون تو نکاح صحیح نہوگا اور یہی صحیح ہے (درمختار)
(۱۷) اسیطرح اگر کسی نے اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کو بغیر بیان نام نکاح کردیا تو جائز نہوگا۔ (")
(۱۸) اگر کسی نے نصف عضو کی طرف اضافت کرکے نکاح کردیا یا کرین تو صحیح یہی ہے ..... کہ نکاح نہ ہوگا۔ (قاضیخان)

اگر عورت نے بوقت نکاح شوہر سے شرط کی کہ شوہر شہر سے باہر نہین لے جلئے گا

اسمین اختلاف ہے امام محمد و اسحاق و شافعی کہتے ہین شرط لازم ہے۔ اور ایک روایت ہے باسناد جید ایک شخص نے شرط کی کہ وہ اپنی زوجہ کو شہر سے باہر نہین لے جائیگا اسکا مرافعہ حضرت عمرؓ کے دربار مین ہوا حکم ہوا کہ شرط باطل عورت اپنے شوہر کے ساتھ رہے اور اکثر ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر سفر مین آپ کے ہمراہ رہتی تھین۔

اور ایک روایت ہے اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا۔ ترجمہ مسلمان اپنی شروط کے پابند ہین مگر جو شرط حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے اُسکے پابند نہین ہین۔ (نیل۔ جلد ۶ صفحہ ۵۳)

اگر عورت بوقت نکاح نصف مہر پر یہ شرط کرے کہ مجھکو اپنے شہر سے باہر نہین لیجانا تو جمہور علما کا اتفاق ہے کہ شرط باطل اور عورت کو مہر مقررہ پورا ملیگا یا مہر مثل ملیگا۔ (نیل ج ۶ ص ۵۵)

فصل اُن عورتون کے بیان مین جنسے نکاح ہمیشہ کیلیے قطعی حرام ہے

قولہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ۔ (القرآن پارہ ۴ رکوع ۱۴)۔

ترجمہ۔ مائین تمھاری۔ بیٹیان تمھاری۔ بہنین تمھاری۔ پھوپھیان تمھاری۔ خالائین تمھاری
بھائی کی بیٹیان تمھاری۔ بہن کی بیٹیان تمھاری۔ رضاعی مائیں تمھاری۔ رضاعی بہنین تمھاری
ساسین تمھاری (مدخولہ عورتون کی مائین) ربیبہ لڑکیان تمھاری (مدخولہ عورتون کے پیٹ سے)
اور صلبی بیٹون کی جوروین (بہوین تمھاری)۔ یعنے حرام ہوئی ہین تم پر تمھاری مائین اور بیٹیان
اور بہنین اور پھوپھیان اور خالائین اور بھائی کی بیٹیان اور بہن کی اور جن ماؤن نے تم کو
دودھ پلایا اور بہنین دودھ کی اور تمھاری عورتون کی مائین اور اُن کی بیٹیان دوسرے شوہر
سے بشرطیکہ تم نے اُن سے دخول کیا ہو اگر تم نے اُن عورتون سے دخول نہین کیا تو اُنکی بیٹیان
نکاح سے جائز ہین اور تمھاری پشت کے بیٹون کی عورتین۔

موضح القرآن مین ہے سات ناتے خدا نے حرام فرمائے ہین ایک مان اُسمین داخل ہے
اور دادی جو مرد کی اصل جڑ ہے۔ دوسری صلبی بیٹی، نواسی، پوتی جو شاخین ہین۔ تیسری
بہن۔ چوتھی بھتیجی۔ پانچوین بھانجی جو اُسکے مان باپ مین ملتی ہے۔ چھٹی پھوپھی۔ ساتوین خالہ
جو مان باپ سے اوپر ملتی ہے بشرطیکہ بے واسطہ ملتی ہو اور واسطہ سے ملتی ہو تو وہ حلال ہے
جیسے پھوپھی کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی۔

دودھ کے دو ناتے فرمائے ہین مان اور بہن اسمین اس امر کا اشارہ ہے کہ ساتون
ناتے اسمین بھی حرام ہین

سسرال کے چار ناتے فرمائے ہین۔ عورت کو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورت
کی جڑ و شاخ۔ مگر شاخ جب حرام ہے کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہے
دودھ سے بھی یہ چار ناتے حرام ہین لیکن دودھ پینا بھی شرط ہے جسکی بحث دودھ مین
آئیگی۔ اور دودھ مین بھی ناتا سگا اور سوتیلا اخیافی سب یکسان برابر ہین۔

دودھ کا ناتا یا سسرال کا مرد کو اپنی لونڈی سے ہے تو اُسکی صحبت حرام ہے
بالک مین سے ہے اور جو قید صلبی بیٹے کی جورو کی لگائی گئی ہے اُس سے منھ بولا (بے پالک)

بیٹا خارج ہے کیونکہ حقیقت مین سے پالک بیٹا بیٹا ہی نہین ہے ۔

جو عورتین حرام فرمائی ہین اُنکے سوا سب حلال ہین بطریقہ حلال نکاح سے یا ملک سے لونڈی ۔

بھائی بھی تین طرح کے ہوتے ہین سگا مان باپ کی طرف سے یا صرف باپ کی طرف یا صرف مان کی طرف ۔

پھوپھیان بھی تین طرح کی ہوتی ہین ایک سگی دوم باپ کی طرف سے سوم مان کی طرف سے ان سب کا یکسان حکم ہے (کتب احادیث و فقہ و عالمگیری)

ہندہ کے مجرد نکاح سے اسکی مان حرام ہوجاتی ہے (القرآن)

اگر جورو کی مان سے شہوت سے مس یا مساس کیا تو اسکی بیٹی حرام ہوگئی یہی قول امام مالک وابو حنیفہ و ثوری و اوزاعی ولیث کا ہے (نیل الاوطار)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے عورت کی فرج پر نظر ڈالی تو اسکی مان بیٹی دونون حرام ہوگئین ۔ (تفسیر در منثور ج ۲ صہ ۱۳۶ ۔

اگر مرد نے عورت سے خلوت صحیحہ کی تو باتفاق جمیع علما کے اُس کی مان بیٹی دونون حرام ہوجائین گی ۔ (تفسیر ابن جریر طبری)

رضاعی بیٹے کی جورو رضاعی باپ پر ہمیشہ کیلیے حرام ہے باتفاق جمیع علماء (تفسیر مقاصد القرآن ج ۱ صہ ۲۰۷)

(۱) زوجہ کی نانی جسکو جدّہ ادنی کہتے ہین کتنی اوپر تک ہون حرام ہین ۔ (" " " ")

(۲) زوجہ کی بیٹیان اُنکی اولاد کتنی نیچے تک ہون حرام ہین ۔ (" " " ")

(۳) بیٹے کی اولاد کتنی نیچے تک ہون مرد پر حرام ہین ۔ (" " " ")

(۴) آبا و اجداد از جانب مادر و پدر کی جورو ئین اگرچہ کتنی اوپر تک ہون حرام ہین (" " " ")

کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ جس عورت سے نکاح صحیح یا فاسد یا زنا دخول کیا تو اُسکے اصول و فروع اُسپر حرام ابدی و قطعی ہوجائین گی ۔

فصل جو عورتین نکاح مین جمع کرنے سے حرام ہوجاتی ہین۔ دو قسم کی ہین:-

قسم اول چار سے زائد اجنبیات عورتون کا ایک وقت ایک نکاح مین جمع کرنا حرام ہے بدلیل فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (القرآن پارہ ۴ رکوع ۱۲) (ترجمہ) پس نکاح کرو تم پسندیدہ عورتون سے دو دو تین تین چار چار۔ اسمین جمیع امت کا اتفاق ہے کہ چار سے زائد عورتین ایک وقت ایک نکاح مین جمع کرنا قطعی حرام ہے۔

قسم دوم۔ دو بہنون کا ایک نکاح مین یا ایک عورت کا اُس کی پھوپھی کے ساتھ جمع کرنا یا اُسکی خالہ کے ساتھ جمع کرنا قطعی حرام ہے۔ (کتب احادیث)

بدلیل عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی یا اپنی خالہ کے ساتھ۔

اور دو بہنون کا ایک وقت ایک نکاح مین جمع کرنا حرام ہے۔ بدلیل قولہ تعالے اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ (القرآن پارہ ۴ رکوع ۱۵)

عدت مین نکاح کی حرمت۔ اسمین تمام علما کا اتفاق ہے کہ عدت مین نکاح جائز نہین خواہ عدت حیض ہو یا عدت حمل ہو یا عدت مہینون کی ہو اور اسمین مختلف ہین کہ جس نے عدت مین نکاح کیا یا دخول کیا تو امام مالک و اوزاعی و لیث کا کہنا ہے کہ اُنمین تفریق کیجاوے اور اسپر یہ عورت ہمیشہ کیلیے حرام ہوگئی اور امام ابو حنیفہ و شافعی و ثوری فرماتے ہین کہ اُنمین تفریق کرائی جاوے اور بعد انقضائے عدت کے دوبارہ نکاح کرا لیا جاوے اختلاف کی وجہ اختلاف روایات ہین۔ (بدایۃ المجتہد)

مشرکہ عورتون سے نکاح کرنا حرام ہے۔ آتش پرست۔ بت پرست۔ ستارہ پرست آفتاب پرست۔ تصویر پرست۔ معطلہ یہ یونان کے قدیم مذہب ہین خدا کو معطل مانتے تھے زنادقہ۔ باطنیہ۔ اباحیہ اور ہر ایک وہ عورت جس کا معتقد غیر خدا ہو اُس سے

نکاح جائز نہین۔ (عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۵)

جمہور علما کا یہی مذہب ہے کہ ان عورتون سے نکاح کرنا حرام ہے (فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۹ صفحہ ۳۶۷)

فصل کتابیہ عورتون سے نکاح کا حکم۔ قولہ تعالےٰ اُحِلَّ لَکُمُ الْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ آخر آیت تک۔ (القرآن پارہ ۶ رکوع ۵)

(ترجمہ) حلال کیا ہے ہم نے تمہارے لیے نیک پارسا لڑکیان اُن لوگون کی جنھین تم سے پہلے آسمانی کتاب دیگئی ہے۔ یہ آیت صاف دلیل ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی لڑکیون دلہنون سے جو نیک پارسا عامل کتاب ہون مسلمان مرد اُن سے نکاح کرسکتا ہے۔

لیکن دوسری ایک آیت وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکَاتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ وَلَاَمَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکَۃٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْکُمْ حُسْنُهُنَّ۔ (القرآن پارہ ۲ رکوع ۱۱)

(ترجمہ) اور مت نکاح کرو تم شرک کرنے والی عورتون سے جبتک کہ وہ ایمان نہ لاوین ایک لونڈی ایماندار مشرکہ عورت سے بہتر ہے گو اُسکا حسن تم کو بہت ہی پسند ہو۔

اسوقت کتابیہ عورتین حقیقت مین مشرکہ ہین اور مشرک وہ ہے جو الوہیت الٰہی مین شرک کرے اسوقت کے اہل کتاب سے بڑھکر کون مشرک ہوگا کیہود حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہین اور نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ اور ثَالِثُ ثَلٰثَۃ تیسرا خدا کہتے ہین پس عموم نص قرآنی مقتضی ہے حرمت نکاح جمیع مشرکات سے (بدایع جلد ۲ صفحہ ۲۷۰)

رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ نِکَاحِ النَّصْرَانِیَّۃِ وَالْیَهُوْدِیَّۃِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْمُشْرِکَاتِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا اَعْلَمُ مِنَ الْمُشْرِکَاتِ شَیْئًا اَکْبَرَ مِنْ اَنْ تَقُوْلَ الْمَرْاَۃُ رَبُّهَا عِیْسٰی وَهُوَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۶۷)

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آپ سوال کیے گیے کہ نصرانیہ و یہودیہ عورتون سے نکاح کرنا کیسا ہے تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مشرکات عورتون کو مسلمانون پر حرام کیا ہے اور مین نہین جانتا کہ ان نصرانیہ و یہودیہ عورتون سے بڑھکر کون مشرک ہوگا

نصرانی کہتے ہین کہ عیسےٰ ہمارا رب ہے حالانکہ وہ خدا کا بندہ ہے۔

فائدہ جلیلہ۔ جمہور علما اس طرف گئے ہین وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ عام نیک پارسا عورتین اہل کتاب کی مسلمانون پر جائز ہین۔ اصل اسکی یہ ہے کہ عیسائیون مین دو فرقے ہین ایک تو مواحد ہے جو حضرت عیسےٰ کو عبد اللہ کہتے ہین یہ اصل نصرانیت پر ہین یہی اہل اہل کتاب ہین اور دوسرا مشرک ہین جو حضرت عیسےٰ کو ابن اللہ اور تیسرا خدا کہتے ہین۔

اسی طرح یہود بھی دو فرقے ہین ایک فرقہ مواحد ہے جو اصلی یہودیت پر ہین یہ حضرت عزیر علیہ السلام کو عبد اللہ کہتے ہین یہ دونون مواحد فرقے بہت کم دنیا در الوجود ہین۔

دوئم مشرک ہین جو حضرت عزیر و عیسےٰ کو ابن اللہ کہتے ہین انکی بہن بیٹی کے ساتھ مسلمان مرد نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ عفیفہ پارسا ہو ورنہ کوئی فرض واجب نہین ہے بلکہ رخصت ہے۔

نیک عورتون کی تعریف

فَالصّٰلِحٰتُ نیک بخت عورتین قٰنِتٰتٌ اللہ اور رسول کی مطیع اور خاوندون کے حقوق مین فرمانبردار حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ پس پشت اپنے شوہرون کی اور انکے گھر و مال و اولاد کی حفاظت کرتی ہین اور اپنی شرمگاہون کو بدکاری سے محفوظ رکھتی ہین وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ اور وہ بیبیان جو ڈرتی ہین نشوز سے اور مراد نشوز سے شوہر پر سرکشی اور بات کا جواب نہ دینا غصہ سے بات کرنا اٹھ بیٹھنا قولی فعلی نافرمانی کرنا اور حقوق شوہری مین عدم تعمیل کرنا۔ عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جبکہ عورت پنجگانہ نماز پڑھے ماہ رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کو بچا وے شوہر کی اطاعت کرے تو اُس سے کہا جائے گا کہ جا جنت مین جس دروازے سے تو چاہے۔ (کذا فی مسند امام احمدؒ)

استفتا۔ اگر شوہر والی عورت عیسائی یا یہودیہ یا بت پرست ہو جائے تو کیا حکم ہے

الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ المصطفیٰ واصحابہ اھل التقی کیا فرماتے ہین علمائے اہل اسلام اس مسئلہ مین اگر مسلمہ عورت یا غیر منکوحہ یہودیہ یا نصرانیہ عیسائیہ ہوجاوے یا مرتدہ ہو تو نکاح پر کیا اثر یا نکاح بحالت سابق باقی وثابت یا فسخ ہو جائے گا بینوا توجروا واجزاکم اللہ خیر الجزاء۔

الجواب وما وجب علینا بالصواب اس بارے مین قول باری تعالیٰ کا موجود ہے اُحِلَّ لَکُمُ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ آخر آیت تک جبکہ اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کیلیے اہل کتاب کی لڑکیان ہنین یہودیہ یا عیسائیہ نصرانیہ پارسا نیک عورتین بہ نکاح شرعی حلال کیا ہے تو اگر مسلمہ عورت یہودیہ یا عیسائیہ ہوجائے تو نکاح فسخ نہوگا کیونکہ جب کہ عورت اُسی عقیدہ کو اختیار کرے جس عقیدہ کی عورت سے ہمارا نکاح جائز ہوسکتا ہے تو ایسی صورت مین جو نکاح بحالت اسلام ہوا تھا فسخ نہوگا حقوق زوجین بدستور سابقہ قائم وثابت رہین گے۔ اگر احدالزوجین مین سے ایک مرجاوے تو دوسرا اُسکا وارث ہوگا اسی بنا پر علمائے بلخ وبخارا وسمرقند واسمٰعیل زاہد وابوالنصر الدبوس وابوالقاسم صفار کا فتوے ہے کہ عورت کے مرتدہ ہونے کی صورت مین نکاح فسخ ہی نہین ہوتا بلکہ بدستور عورت شوہر سابق کے قبضہ مین رہتی ہے جیسے آگے تفصیل وار بحوالہ کتب آئیگا۔

اگر شوہر والی مسلمہ عورت مرتدہ ہوجاوے۔ اسکی اصل یون ہے کہ نزول قرآن و صحابہ وتابعین کے زمانہ مین یہ ثابت نہین کہ کوئی شوہر والی مسلمہ عورت اپنے شوہر سے ناراض ہوکر مرتدہ یا تبدیل مذہب کرکے اپنا نکاح فسخ کرالی ہو جہان تک دیکھا گیا جہلا عرب اسلام سے پھر جاتے تو وہ مرتد کہلاتے اُنکے لیے یہ حکم نازل ہوا کہ جو دین بدلے وہ کافر ہے اُنکے اعمال صالحہ بربادحبط ودنیا وآخرت خراب۔ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے (القرآن۔ پارہ ۲ رکوع ۱۱)

یہ امر بھی غور طلب ہے کہ مرتد یا مرتدہ کا کیا حکم ہے ۔ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ (رواہ جماعت الا اسلم) اور جابر سے مروی ہے اَنَّ اُمَّ مَرْوَانَ اِرْتَدَّتْ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْرَضَ عَلَیْهَا الْاِسْلَامُ فَاِنْ تَابَتْ وَاِلَّا قُتِلَتْ ۔ (دار قطنی و بیہقی)

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ اِسْتَتَابَ اِمْرَاَةً یُقَالُ لَهَا اُمُّ قِرْفَةَ کَفَرَتْ بَعْدَ اِسْلَامِهَا فَلَمْ تَتُبْ فَقَتَلَهَا ۔ (دار قطنی و بیہقی)

حالانکہ صحابہ اُسوقت وافر تھے کسی نے انکار نہین کیا ۔ اور صحابہ کے زمانہ مین قید کا حکم تھا کہ مرتد یا مرتدہ قید کی جاوین بعض روایت مین تین دن بعض مین تیس دن تک آیا ہے کہ مرتد یا مرتدہ پر اسلام پیش کیا جاوے اسلام کی خوبیان بیان کیجاوین (نیل جلد ۷ صفحہ ۹۲)

اور یہ امر بھی غور طلب ہے کہ اکثر شوہر والی عورتین ناقص العقل والدین تبدیل مذہب اس خیال سے کر لیتے ہین کہ ملک نکاح و حق شوہریت زائل و نکاح فسخ و منقطع ہو جاوے اس حیلہ سے نہ فسخ نکاح اور نہ ملکیت شوہری زائل ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا حیلہ ہے اور ہر ایک حیلہ نہ حلال کو حرام کر سکتا ہے اور نہ حرام کو حلال کر سکتا ہے ۔ اور یہود کو خدا تعالےٰ نے مستحق لعنت کیا کہ انپر چربی حرام کی گئی تھی انھون نے حیلہ کر کے چربی کو گلا کر اُسکو فروخت کر کے اُسکی قیمت کھاتے اور دلائل تحریم حیلہ مین کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت سے ثابت ہین ۔

عقد نکاح ایک قسم معاہدہ معاشرتی شرعی بالشہود و اعلان زبانی و تحریری بایجاب و قبول و بمعاوضہ مہر سے صورۃً ابدی غیر موقتی ہوتا ہے اسکے ایفا مین امر الٰہی موجود ہے اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ اسمین خطاب عام ہے (سورۂ نحل پارہ) اور دنیا بھر کے معاہدون مین نہ اعلان ہے نہ معاوضہ وغیرہ اسکے زائل و فسخ کرنے کیلیے شریعت نے دو ہی صورتین رکھی ہین ایک طلاق دوم برضامندی شوہر خلع کرانا اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر ایک نزاع

ومطالبہ کیلیے قاضی حاکم وقت کے پاس اپنی داد رسی کرے۔ اور یہ ساری آفتین انھین بلا دمین ہین جہان دو دین ہین اور ہندوستان مین تو پانچ چھ دین ہین انکی وجہ سے دنیا بھر کی آفتین ہین جن بلاد مین یہ آفتین نہین وہان تبدیلی مذہب بھی نہین ہے۔

ہم جب منظار ضی پر نظر غور ڈالتے ہین تو دیہاتی و نقصانی زندگی ان آفتون سے محفوظ پاتے ہین مثل کشمیر و تبت تاتار ترکستان یاغستان کابل بلوچستان وغیرہ۔

جو شوہر والی مسلمہ عورت تبدیل مذہب کرے اسمین علماے فقہا کے دو حکم و فتوے ہین۔ اس مسئلہ مین فقہا کے دو فریق ہین ایک تو اس طرف گیا ہے کہ اُسکو جبرًا مسلمان کیا جاوے اور اُسی شوہر سے تجدید نکاح کی جاوے اگر نہ ماننے تو قید کیا جاوے بہتر کوڑے مارے جاوین یہ مسئلہ تو بعید از قیاسات و ناممکن غیر قابل استدلال و عمل نو سنے ہے گو علما عورت کو شوہر اول سے صریح علیحدہ کرنا نہین چاہتے لیکن یہ امر محال ہے۔

فریق دوم اس طرف گئے ہین کہ بمقتضاے زمانہ و حالات وقت و سد باب فتنہ و فساد مسائل مین مصلحت و منفعت عامہ کیلیے انتظامًا مسائل کے اجرا مین تبدیلی ہوتی رہتی ہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کر لی اور حضرت عمرؓ نے باوجود عمل نبوت و خلافت اولی کے غنائم وغیرہ کو بند کرکے بیت المال قرار دیا اسمین انتفاع عامہ مقصود تھا اور حضرت علیؓ نے مرتدون کو بجاے قتل کے اور لوطیون کو بجاے قتل کے آگ کی خندقون مین ڈال دیا باوجودیکہ صحابہ وافر موجود تھے کسی نے انکار و اعتراض نہین کیا امام ابو حنیفہ نے جو شخص محرمہ کے ساتھ زنا کرے بجاے حد کے تعزیر کا حکم دیا یعنے حد سے زائد تعزیر دی جاوے۔

ان لحاظات کی وجہ سے اگر شوہر والی عورت مرتدہ بت پرستون وغیرہ مین مل جاوے اس غرض سے کہ ملکیت شوہری زائل و نکاح فسخ و منقطع ہو جاوے تو یہ امر محال ہے اصل لغت مین مرتد یا مرتدہ اُسکو کہتے ہین جو کفر سے اسلام پر آکر پھر کفر پر پلٹ جاوے

پھر جاوے رجوع کرے جیسے قولہ تعالےٰ مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ وَهُوَ الرُّجُوْعُ عَنِ الْاِسْلَامِ اِلَی الْکُفْرِ ۔ مفردات ۔ راغب اصفہانی صفحہ ۱۹۲۔

اور یہ ارتداد مسلمہ حقیقت مین قابل لحاظ و نفاذ و تسلیم نہین ہے ۔ اور یہ ارتداد مسلمہ منکوحہ و تبدیلی مذہب حقیقت مین حیلہ بندی ہے نہ تنسیخ و تفسیخ نکاح ہے کیونکہ یہ تو مسلمہ ہے کہ خاوندکی ناچاقی کی وجہ سے اُسکی غایت وغرض تبدیلی شوہر ہے کہ اس حیلہ سے حقوق ملک نکاح فسخ ہوجاوین آزادی حاصل ہونہ تو تحقیر اسلام ہے نہ توقیر کفر اور نہ عیسائیت و یہودیت کی تعظیم مراد ہے یہ بیچاری نگوڑی کیا جانین کہ اسلام کی خوبیاں کیا ہین اور غیر مذہبون مین بُرائیاں کیا ہین اس امر مین فقہا علما سلف صالحین کے فتوے ہین جو حسب ذیل تحریر کیے جاتے ہین ۔

(۱) وان بعض علماء ومشائخ بلخ وبخارا وسمرقند افتوا بعدم الفرقة بردتها حسما لباب المعصية والحيلة للخلاص منه ۔ (بحر الرائق ۔ جلد ۳ ۔ صفحہ ۳۱۴)

وقال في النهر والافتاء بهذا اولى يعنى بعدم الردة بهذه الحيلة ومن تفحص احوال نساء زماننا وما يقع منهن من موجبات الردة مكررا فى كل يوم لم يتوقف فى الافتاء كذا فى القنية والمجتبىٰ ۔

(۲) وبظاهر المذهب بعض مشائخ بلخ وسمرقند افتوا فى ردتها بعدم الفرقة حسما لاحتيالها على الخلاص باكبر الكبائر ۔ (فتح القدير جلد ۳ صفحہ ۲۹۷)

(۳) والفتوى للدبوسى والصفار وبعض علماء سمرقند بعدم الفرقة بالردة ردا عليها وعلى غيرهم ونشوا على الظاهر واختاره قاضيخان للفتوى ۔ (فتح القدير جلد ۵ صہ ۳۱۵)

(۴) وافتا مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجرا وتيسيرا ۔ (در مختار)

(۵) واذا ارتدت لاجل الخلاص منه بل قالوا (علماء الاسلام) ذلك سدا لهذا الباب من اصله سواء تعمدت الحيلة ام لا كي تجعل ذلك حيلة ۔ (رد المحتار صہ ۵۴۰)

(ترجمہ ۱) بیشک علماء و مشائخ، بلخ و بخارا و سمرقند نے عورت کے مرتدہ ہونے کی صورت عدم

فرقت نکاح کا فتوے دیا کہ بوجہ سد باب معصیت و حیلے کے اور بوجہ خلاصی شوہر سے اور کتاب النہر مین کہا کہ عدم فرقت کا فتوے ایسے حیلون کے ساتھ دینا اولی ہے اور تحقیق حالات و دریافت واقعات عورتون سے معلوم ہوا کہ روزمرہ ہو رہا ہے اور رات دن ارتداد عورتون کا ترقی پر ہے پس ایسی صورت مین عدم فرقت کا فتوے دینے مین ہرگز دریغ نہ کرنا چاہیے کہ عورت کے مرتدہ ہونے سے نکاح فسخ نہین ہوتا۔

(ترجمہ نمبر۲) اور ظاہر مذہب جو بعض مشائخ بلخ و سمرقند نے عورت کے مرتدہ ہونے کی صورت مین عدم فرقت نکاح کا جو فتوے دیا ہے یہ بوجہ سد باب ناجائز حیلون کا ہے اور عورت کا اپنے آپ کو ایسے حیلون کے ذریعہ نکاح سے خلاصی کرنا اکبر الکبائر گناہ سے ہے۔

(ترجمہ نمبر۳) امام دبوسی و صفار و بعض علمائے سمرقند و بخارا نے جو عدم فرقت نکاح مرتدہ کا فتوے دیا ہے اُس مین عورت مرتدہ وغیرہم کا رد ہے اور فتوے ظاہر روایت کے موافق دیا ہے اور قاضیخان نے بھی اسی روایت کو پسند و اختیار کرکے فتوے دیا ہے۔

(ترجمہ نمبر۴) اور جو فتوے علمائے بلخ و سمرقند کا عدم فرقت نکاح مرتدہ کیلیے دیا ہے زجراً و آسانی پیدا کرنے کیلیے ہے اور یہ جب ہے کہ ارتداد عورت کا خاص نکاح سے ہو تاکہ سد باب ہو جائے ان حیلون سے خواہ وہ ارتداد عمداً ہو یا بغیر عمد ہو ہر صورت ان حیلون کا سد باب منظور ہے۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حیلہ ناجزہ کے صـ۱۲۷ مین یہ عنوان قائم کیا ہے۔

حکم ارتداد زوجہ۔ بعض لوگون نے مسائل نہ جاننے کے سبب یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر کوئی عورت مرتدہ ہو جائے تب ہی نکاح فسخ ہو جاتا اور اسی بنا پر محض ناواقفیت سے تمام روایات فقہیہ کے خلاف کر بیٹھے ہین اور بعض کمبخت عورتون نے اُس کو خاوند سے رہائی حاصل کرنے کا سہل علاج سمجھ لیا اور ارتداد کی بلائے عظیم مین مبتلا ہوکر اپنی عمر بھر کے اعمال صالح

برباد کر دیتی ہین حالانکہ شرعی طور پر یہ بھی اُنکا مقصد حاصل نہین ہو سکتا کیونکہ اس صورت مین شرعی طور پر دوسرے شخص سے نکاح کی ہرگز اجازت نہین بلکہ یہ لازم ہے کہ تجدید اسلام و تجدید نکاح کر کے پہلے خاوند کے ساتھ رہے۔

عورتون کے مرتدہ ہونے کی صورت مین مذہب حنفیہ مین تین قول ہین۔

قول اول۔ عورت کے مرتدہ ہونے مین سے نکاح فسخ ہو جائیگا لیکن پھر اُسکو حبس و قید کر کے تجدید اسلام پر مجبور کی جاویگی کہ وہ اپنے خاوند سے تجدید نکاح کرے (کذا فی درمختار و قاضیخان و عالمگیری وغیرہ) اور یہ بھی ہے کہ عورت تجدید اسلام و شوہر اول سے تجدید پر بزور حکومت مجبور کی جاوے گی۔ (شامی)

دوسرا قول۔ علماے مشائخ بلخ و سمرقند و بعض علمائے بخارا اسمٰعیل زاہد و ابو نصر دبوسی و ابو القاسم صفار وغیرہم کا فتوے ہے کہ عورت کے مرتدہ ہونے کی صورت مین نکاح فسخ ہی نہین ہوتا بلکہ بدستور یہ عورت شوہر اول کے نکاح مین رہتی ہے۔

تیسرا قول۔ یہ کہ یہ عورت (دارالاسلام) بھی کنیزہ بنا کر رکھی جائیگی اور اسی خاوند کا قبضہ اسپر بدستور سابق رہیگا۔

ان تینون قولون مین اگرچہ کچھ اختلاف ہے لیکن اتنی بات پر تینون متفق ہین کہ عورت مرتد کو کسی طرح یہ حق نہوگا کہ وہ اپنے خاوند کے نکاح سے علیحدہ ہو کر دوسری جگہ نکاح کر لے۔ اسلیے یہ بات متفق علیہ ہوگئی ہے کہ عورت مرتدہ کو دوسری جگہ نکاح کا ہرگز اختیار نہوگا۔ اب ہندوستان مین بحالت موجودہ غیر ممکن ہے کہ فسخ نکاح کا حکم دیدینے کے بعد پھر تجدید نکاح پر مجبور کرنے والی کوئی قوت مسلمانون کے پاس موجود نہین ہے اگر کہین موجود بھی ہے تو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے تو اب ہندوستان مین اسپر حکم دینا کہ تجدید اسلام و تجدید نکاح پر مجبور کی جاوے غیر ممکن ہوگیا ہے۔

اسلیے اب بجز اسکے کہ مشائخ بلخ و سمرقند وغیرہ کے قول کو اختیار کر کے اُسی پر فتوے

دیا جاوے کوئی چارہ نہ رہا۔ پس ہندوستان میں بحالت موجودہ کہ حکومت مسلمان کی نہیں اسکے سوائے مذہب حنفی پر عمل غیر ممکن ہے کہ علماے بلخ دبخارا و سمرقند کے قول کے موافق یون فتوے دیا جائے کہ عورت مرتدہ کے ارتداد سے نکاح فسخ ہی نہیں ہوتا بلکہ بدستور سابق شوہر اول ہی کے نکاح میں باقی رہتی ہے۔

اور علماے دیوبند و سہارنپور اسی فتوے پر اتفاق کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے دیار میں موجودہ حالات کے ماتحت بجز اسکے کوئی چارہ نہیں معلوم ہوتا کہ علماے مذہب حنفیہ کے مسائل مندرجہ کو اپنا معمول ہی قرار دیدیں اور اسی پر فتوے دیں۔ قرون سابقہ کے علماے نے بھی ضروریات وقتیہ کو اختیار کیا ہے۔

مہر جامعہ اسلامیہ دیوبند

دستخط علماء

حسین احمد صاحب مدرس۔ عبد السمیع صاحب مدرس۔ محمد رسول خان صاحب مدرس۔ محمد ابراہیم صاحب مدرس۔ محمد طیب صاحب مہتمم۔ سید محمد مبارک علی صاحب نائب مہتمم۔ ریاض الدین صاحب مدرس۔ اصغر حسین صاحب مدرس حدیث۔ مسعود احمد صاحب نائب مفتی محمد شفیع صاحب۔ محمد اعزاز علی صاحب شیخ فقہ۔

مہر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

دستخط علماء

عبد اللطیف صاحب مدرس اول۔ محمد زکریا صاحب مدرس۔ محمد اسعد اللہ صاحب مدرس۔

مصنف علماء باعمل کی شان میں خداوند ذوالجلال فرماتا ہے إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ اور حدیث اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ + وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْيَاكُمْ تو ایسی صورت میں علماء عالی مقام کے ساتھ ساتھ رہنے میں ہمکو کوئی تامل نہوگا۔

فصل زانیہ بازاری عورت سے نکاح کرنا کیسا ہے۔ مرثد بن مرثد غنوی سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عناق سے نکاح کرلون

(عناق ایک کنچنی تھی جاہلیت کی) تو آپ نے فرمایا اَلزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُھَا اِلَّا زَانٍ نیک پارسا مرد بدکارہ زانیہ بازاری کنچنی سے نکاح نہین کر سکتا نقل کیا اسکو امام احمد و ابوداؤد صـ۲۷۸ و نسائی صـ۵ جلد ۲۔

اور یہی حکم ہے عفیفہ پارسا عورت کا کہ مشہور بدکار رنڈی باز مرد سے نکاح نہین کر سکتی کیونکہ ایک تو دونون مین کفو نہین دوم عار ہے سوم ایک دوسرے سے علت لگ جائیگی اولاد بدکارہ کنچنی یا زانی کی کہلائے گی۔ (حرام زادہ)

نکاح شغار ۔ وہ ہے کہ زید اپنی بہن یا بیٹی بدون مہر کے بکر سے نکاح کرے اور بکر اپنی بہن یا بیٹی بدون مہر کے زید سے کرے اس نکاح سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور علما کا اسمین اختلاف ہے جمہور تو ابطال نکاح کی طرف گئے ہین لیکن حنفیہ و زہری و مکحول و ثوری ولیث اور ایک روایت امام احمد سے کہ مع وجوب مہر مثل نکاح صحیح ہے (فتح الباری شرح صحیح البخاری و نیل جلد ۶ صفحہ ۵۲)۔

نکاح متعہ (عارضی نکاح) عن محمد بن کعب عن عبد اللہ بن عباس قال اِنَّمَا کَانَتِ الْمُتْعَۃُ فِی الْاِسْلَامِ کَانَ الرَّجُلُ یَقْدَمُ الْبَلْدَۃَ لَیْسَ لَہٗ بِھَا مَعْرِفَۃٌ فَیَتَزَوَّجُ الْمَرْأَۃَ بِقَدْرِ مَا یُرٰی اَنَّہٗ یُقِیْمُ فَتَحْفَظُ لَہٗ مَتَاعَہٗ وَتُصْلِحُ لَہٗ شَأْنَہٗ حَتّٰی نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۵) فقال عبد اللہ بن عباس فَکُلُّ فَرْجٍ سِوَاھُمَا حَرَامٌ رواہ الترمذی)

(ترجمہ) عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہین کہ اسمین شک نہین ہے کہ ابتدائے اسلام مین متعہ کی حرمت نازل نہین ہوئی تھی وہ یہ کہ جب کوئی شخص کسی گاؤن قصبے کو جاتا اور وہان اُسکی جان پہچان نہین ہوتی تو وہ وہان کسی عورت سے نکاح کر لیتا جب تک اُسکو وہان ٹھہرنا ہوتا تو وہ عورت اُسکی خدمت کرتی اُسکے مال وغیرہ کی حفاظت کرتی یہان تک کہ یہ آیت سورہ مومنون نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰۤی اَزْوَاجِھِمْ

اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ

(ترجمہ) وہ لوگ نجات پائیں گے جنھون نے اپنی شرمگاہون کی حفاظت کی (زنا سے) مگر اپنی بیبیون اور لونڈیون پر پس وہ نہین مواخذہ دار پس جو کوئی (ان دونون کے) سوا کسی عورت کا ارادہ کرے خواہ متعہ ہو یا زنا ہو یا لواطت وغیرہ ہو تو حدود الٰہی سے گذرنے والا ہے پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام فرج سوائے بیوی اور لونڈی اپنی کے سب حرام ہین۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعۂ نسا سے نہی فرمائی ہے خیبر کے روز۔ (روایت کیا اسکو بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ نے از تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰)

اور ایک روایت ہے کہ متعہ فتح مکہ یا اوطاس مین حرام ہوا ہے یہ کوئی بھی سقم سے خالی نہین ہے قاضی عیاض کا بیان ہے کہ تمام علما کا اتفاق ہے تحریم متعہ پر مگر مذہب شیعہ مین جائز ہے۔ متعہ دراصل ایک قسم نکاح موجل ہے یعنے ایک زمانہ معینہ تک بایجاب و قبول و مہر نکاح کرنا جب اجل مسمی ختم ہو جائے گی تو نکاح متعہ بھی ختم ہو جائے گا طلاق کی ضرورت نہین۔ (کیونکہ یہ مستی نکالنے کے لیے ہے) اہل سنت والجماعت بشرط اجل مسمی معین کرنے کے بھی بدلائل بالا حرمت متعہ پر قائم ہین کیونکہ اگر درمیان احدالزوجین سے کوئی مرجاوے تو دوسرا اسکا وارث نہین ہوسکتا۔ (تفسیر جریر طبری وغیرہ) حالانکہ قرآن کریم بالاشہاد فرما رہا ہے اگر زوجہ مرجاوے تو شوہر کیلیے نصف ہے ترکہ سے اگر اولاد ہو تو ربع ہے اور اگر زوج مرجاوے تو زوجہ کیلیے ربع ہے ترکہ سے اگر اولاد ہے تو ثمن ہے اسی طرح متعہ کے بطن کی اولاد بھی وارث نہین ہوسکتی حالانکہ قرآن مجید مین فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ آیا ہے پس جو امر خلاف قرآن و حدیث ہو وہ کیونکر حلال ہوسکتا ہے۔ جائے غور ہے۔

فصل لانکاح الا بولی

عن ابی موسیٰ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی کذا فی ابی داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و احمد و ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہیے کہ بدون ولی کے نکاح بالکل باطل و غیر مشروع و غیر صحیح ہے جو بدون ولی کے بطلان و غیر صحت کی طرف گئے ہیں منجملہ اسکے حضرت علی بن ابیطالب و حضرت عمر و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن مسعود و ابو ہریرہ و عائشہ و حسن بصری و ابن المسیب و ابن شبرمہ و ابن ابی لیلے و امام احمد بن حنبل و شافعی و جمہور علمائے اہل علم ان سب کا بھی یہی مذہب ہے کہ بدون ولی کے نکاح صحیح نہیں ہے خواہ وہ عورت باکرہ کبیرہ ہو یا صغیرہ ہو یا ثیبہ ہو۔

لیکن امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک عورت کیلیے ولی معتبر نہیں ہے بلکہ ثیبہ بنفسہ اپنے نفس کی ولی ہے بدلیل عن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الثیب احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن واذنہا صماتہا روایت کیا اسکو اہل سنن نے اور یہ عام ہے ثیبہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ (ترجمہ) ثیبہ عورت بہت حقدار اپنے نفس کیلیے بہ نسبت ولی کے اور باکرہ سے اذن طلب کیا جاوے اور سکوت اسکا اذن ہے

اور کتاب موطا میں جو امام محمدؒ کی تصنیف ہے جو امام ابو حنیفہ کی حیات اور سامنے لکھی گئی ہے اُسکے باب النکاح بغیر ولی میں امام محمد لکھتے ہیں کہ نکاح نہیں ہوتا مگر بولایت ولی کے اگر ولی و عورت میں کوئی نزاع پیدا ہو تو سلطان ولی ہے جسکا کوئی ولی نہ ہو اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اگر عورت نے بغیر ولی کے بغیر کمی مہر کے کفو میں نکاح کرے تو جائز ہے۔ (موطا صفحہ ۲۴۴)

اور کتاب الآثار امام محمد میں ہے نکاح نہ کی جاوے کنواری بالغہ کا مگر اسکی اجازت سے

اُسکا نکاح کر دے اُسکا باپ یا کوئی غیر والد کے اور رضامندی اُسکی اُسکا سکوت ہے یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔ (کتاب الآثار مترجم صفحہ ۱۴۴)

اور محمد وابویوسف دونوں فرماتے ہیں بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں ہاں اگر اولیا تسلیم کریں تو جائز ہے اور والدہ ولی نہیں ہوسکتی کیونکہ عورت ہے۔ باہر کے حالات کو کیا جانے (احکام القرآن جصاص جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)

تعریف ولی کی۔ جمع اولیا ہے جو شرعاً دوسرے کے امور پر متصرف ہوتا ہے۔ ولایت کہتے ہیں غیر پر اُسکا قول نافذ ہونے کو۔ یہ چار سبب سے ہوتا ہے۔ قرابت۔ ولاء۔ امامت۔ ملک۔ ہند میں صرف ولایت قرابت باقی ہے ان سب سے پہلے مجھ کو یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ اولیا کون کون ہیں جنکو نکاح میں حق ہے۔ باپ پھر سگا دادا پھر پردادا اوپر تک پھر بیٹا اور بیٹے کا بیٹا نیچے تک پھر سگا بھائی۔ پھر علاتی بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا۔ پھر علاتی بھائی کا بیٹا۔ پھر سگا چچا۔ پھر علاتی چچا۔ پھر سگے چچا کا بیٹا پھر علاتی چچا کا بیٹا۔

سات افراد ہیں جنکی ولایت نکاح میں جائز نہیں ہے۔ غلام۔ نابالغ لڑکا۔ مجنون۔ وصی ملتقط۔ غائب جو نہایت بعید الدیار بے پتہ ہو اور کافر مسلمہ لڑکی کے لیے۔ (کذا فی واقعات مفتیین)

مسلمان مرد یا عورت پر نابالغ و مجنون و کافر کی ولایت نہیں ہے۔ (عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۷)

مرتد کی ولایت کسی پر نہیں ہے نہ مسلمان نہ کافر پر۔ (؍؍ ؍؍)

ولی اقرب کے غائب ہونے سے ولی ابعد کو حق ولایت پیدا ہو جاتا ہے۔ (؍؍ جلد ۲ صفحہ ۳۱)

معتوہ و معتوہہ و مجنون مثل صغیر و صغیرہ کے ہیں اُنکے ولی کو اختیار نہیں ہے کہ انکا نکاح کر دے۔ (؍؍ ؍؍)

اگر صغیرہ نے بذات خود نکاح کر لیا پھر اُسکے ولی نے اُسکو قائم رکھا تو جائز ہے (؍؍ جلد ۲ صفحہ ۳۳)

اور اُسکو خیار بلوغ بھی حاصل ہے کہ بعد بلوغ اپنا نکاح فسخ کرا دے۔ (؍؍ ؍؍)

اگر ولی نے عورت سے کہا کہ تیرا نکاح کر دوں جواباً عورت نے کہا میں نہیں چاہتی یا میں

راضی نہین ہون یا مجھ سے صبر نہین ہو سکے گا یا کہا مین اُسکو بُرا جانتی ہون یا مثل انکے کہا جو الفاظ عدم رضامندی پر ظاہر ہون تو یہ نکاح رد ہوگا۔ (عالمگیری)

اگر باکرہ بالغہ کے ساتھ چچا کے بیٹے نے نکاح کر لیا پھر جب عورت کو خبر ملی خاموش ہوگئی پھر کہا مین راضی نہین ہون تو عورت کو فسخ نکاح کا اختیار رہوگا۔ کیونکہ چچا کا بیٹا اپنی ذات کے حق مین غیر ولی ہے عورت کے اختیار پر موقوف ہے۔ (عالمگیری صلا)

اگر چچا کے بیٹے نے اپنے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت طلب کی اور عورت خاموش ہوگئی تو خاموشی اذن نکاح ہے جائز ہوگا۔ (عالمگیری صلا)

فصل بعد مرجانے شوہر کے انعقاد عقد مین اختلاف۔ ایک شخص نے اپنے لڑکی بالغہ کا نکاح کر دیا اور لڑکی کی رضامندی و عدم رضامندی معلوم نہین ہوئی یہانتک کہ اتفاق سے اُسکا شوہر مرگیا اب یہ اختلاف پیدا ہوا کہ لڑکے کے ورثا کہتے ہین کہ بلا اجازت عورت نکاح ہوا ہے اور لڑکی کہتی ہے کہ میرا نکاح میرے باپ نے میری رضامندی سے کر دیا ہے تو عورت کے قول کا اعتبار رہوگا۔ (عالمگیری صفحہ ۳۸)

بغیر وطی شوہر کے عورت مثل باکرہ کے ہے۔ اگر باکرہ عورت کا شوہر قبل از وطی مرگیا تو یہ عورت مثل اور باکرہ عورتون کے ہوگی۔ (عالمگیری صلا)

اگر شوہر مجبوب یا خصی یا عنین ہو تو اُسکی عورت بھی مثل باکرہ کے ہوگی۔ (عالمگیری صلا)

فصل بغیر اذن و مشورۂ عورت کے نکاح نہ کیا جاوے عن ابی هريرة حدثت ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تُنكح الايم حتى تُستأمر ولا تُنكح البكر حتى تُستأذن (كذا فی البخاری و مسلم و ابی داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و احمد)

(ترجمہ) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثیبہ عورت کا نکاح نہ کیا جاوے جبتک اُس سے مشورہ طلب امر نہ کیجاوے اور باکرہ کا نکاح نہ کیا جاوے جبتک اُس سے اذن نہ لیا جاوے باکرہ کا اذن سکوت ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے اس حدیث سے یہ احتجاج کیا ہے کہ ولی کو حق اجبار نہین ہے خواہ وہ عورت ثیبہ ہو یا باکرہ کیونکہ ثیبہ سے طلب امر زبانی کیا جاوے اور باکرہ سے اذن لیا جاوے باکرہ کا سکوت بوجہ حیا کے اذن نکاح ہے اور امام ابو حنیفہ اور محمد و ابو یوسف کے نزدیک اگر عورت عاقلہ بالغہ بغیر اذن ولی کے نکاح کرے تو نافذ ہوگا اور امام محمدؒ نے کہا ولی کی اجازت پر موقوف ہے اور امام مالکؒ و شافعیؒ و احمد کے نزدیک نافذ نہین ہوگا۔ (کذا فی عینی شرح بخاری ج۹ صفحہ ۱۲۷)

بظاہر حدیث باب سے اگر عورت باکرہ بالغہ نے نکاح کر لیا بغیر اذن ولی کے تو عقد صحیح نہوگا اس طرف بعض حنفیہ و اوزاعی و ثوری گئے ہین (کذا فی الترمذی)

اور ایک حدیث سے لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ إِلَّا بِرِضَاهُمَا باکرہ عورت یا ثیب اُسکا نکاح نہ کیا جاوے مگر اُسکی رضامندی سے۔ (کتب احادیث)

یتیمہ لڑکی کے نکاح مین اُس سے مشورہ کی ضرورت قولہ علیہ الصلوۃ والسلام اَلْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا۔ (نسائی و مسند امام احمد) یتیمہ لڑکی سے اُسکے نکاح کے بارے مین اُس سے مشورہ کیا جاوے سکوت اُسکا اقرار ہے۔ ابو موسے اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یتیمہ لڑکی سے نکاح کے بارے مین اُس سے مشورہ کیا جاوے کہ تیرا نکاح فلان شخص سے کیے دیتے ہین اگر اُس نے سکوت کیا تو سکوت اُسکا اذن ہے اگر انکار کیا تو اسپر جبر نہ کیا جاوے اس حدیث کو ابن حبان و حاکم و ابو یعلی و دارقطنی و طبرانی نے نقل کیا اور مجمع الزوائد مین اسکی تصحیح کی ہے۔

اور بعض اہل علم نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یتیمہ لڑکی تو نابالغہ کو کہتے ہین اسکا جواب یہ ہے آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ یتیمہ لڑکی سے مشورہ کیا جاوے اور مشورہ کے قابل تو عاقلہ بالغہ ہوتی ہے اور اکثر نکاح بھی تو بالغون ہی کا ہوا کرتا ہے ورنہ آپ ضرور فرق تمیز فرما دیتے

فصل کفو کے بیان مین۔ اکفاء جمع کفو کی ہے بضم الکاف و سکون الفاء بدلے ہمزہ بمعنے نظیر و ہمسر کے۔ اکثر علما کا قول ہے کہ کفو مین چار چیزین معتبر ہین۔ دین۔ حریت

نسب ۔ حرفہ ۔ حدیث شریف مین آیا ہے عورت سے جو نکاح کیا جاتا ہے وہ تین چیزین ہین دینداری ۔ مال ۔ خوبصورتی ۔ پھر آپ نے فرمایا دینداری کو اختیار کرو ۔ یعنے سب سے بہتر تقوے پرہیزگاری ہے (نسائی وغیرہ)

اور صحیحین مین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین تُنکَحُ المرأۃُ لِاَربَعٍ لِمالِھا وَلِحَسَبِھا وَجَمالِھا وَلِدِینِھا فاظفر بِذاتِ الدِّینِ تَرِبَت یداکَ الخ (ترجمہ) عورت چار چیزون سے نکاح کی جاتی ہے ایک مال دوم حسب سوم حسن چہارم دین ۔ پس تم دین کو اختیار کرو ۔

فائدہ ۔ اگر تم ان چارون کو پاؤ تو نہایت بہتر ہے کیونکہ مال کی وجہ سے عورت مرغوب محبوب غیر محتاج لوگون مین عزیز اولاد کی مرفع حالی کشادہ دلی تونگری سے تعلیم و تربیت اولاد اچھی طرح سے ہوتی ہے اور حسب مین عورت کو آبائی تونگری کا فخر و کشادہ دلی رہتی ہے اور عورت کے حسن و جمال مین مرد کی طبیعت بشری عورت کی طرف مائل رہتی ہے جو اتفاق کا باعث ہے آخر امر دین ہے جسمین دین و دنیا کی بھلائی ہے اُسکو ہاتھ سے نہ جانے دو ورنہ کف افسوس مین رہ جاؤ گے ۔ اہل دنیا کے نزدیک شان شوکت مال وجاہ ہے گو وہ کمینہ و کمظرف کیون نہو اور کمظرف و کمینہ وہ ہے جو مفلس ہو گو وہ عالی نسب کیون نہو جیسا اب ہو رہا ہے اور آپ ہم دیکھ رہے ہین پس اس اعتبار سے کفو کا اعتبار مال وجاہ سے ہے نہ شرافت نسبی سے ہے ۔

ابوہریرہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا دارون کا حسب جسکے طرف وہ دوڑتے ہین مال ہے یعنے مالداری کو حسب سمجھتے ہین حالانکہ حسب اُن خصائل حمیدہ و اخلاق پسندیدہ کو کہتے ہین جو پشت در پشت چلے آتے ہون اگرچہ روپیہ پیسہ نہ ہو ۔ (نسائی) نسب کا بمقابل علم و فضل و اخلاق کریمہ کے کچھ اعتبار نہین ہے ۔

نیک عورتون کی تعریف ۔ قال تعالیٰ نیک بخت عورتین قانتات اللہ و رسول کی مطیع

خاوندون کے حقوق مین فرمانبردار حَافِظَاتٌ لِّلْغَیْبِ پس پشت اپنے شوہرون اور اُنکے مال و گھر بار کی حفاظت کرتی ہین اور اپنی شرمگاہون کی بدکاری سے وَاللَّاتِی تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ اور وہ عورتین جو ڈرتی ہین نشوز سے مراد نشوز سے شوہر پر سرکشی کرنا بات کا جواب نہ دینا ہر بات پر غصہ کرنا قولی فعلی نافرمانی کرنا حقوق شوہر مین عدم تعمیل کرنا۔

عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے جب عورت نماز پنجگانہ پڑھے ماہ رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کو بچائے شوہر کی اطاعت کرے تو اُس سے کہا جائے گا کہ جا جنت مین جس دروازے سے تو چاہے۔ (مسند احمدؒ)

کیا ہم پیشہ باہم کفو ہین۔ ذلیل پیشہ باہم آپسین ایک دوسرے کے کفو ہونگے اپنی اپنی ملک و دستور کے موافق۔ (عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۲)

شریف پیشہ باہم آپسین ایک دوسرے کے کفو ہونگے اسی کے موافق فتوے ہوگا (〃)

عورت کے غیر کفو مین نکاح کا اثر۔ اگر عورت نے غیر کفو مین نکاح کر لیا جبتک تفریق نہین ہوئی جملہ احکام نکاح توریث وغیرہ ثابت ہونگے یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ و آپ کے اصحاب کا اور نکاح جائز ہوگا خواہ وہ عورت باکرہ ہو یا ثیبہ۔ (عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۴۲)

اگر ولی نہ ہو تو بالاتفاق نکاح صحیح ہوگا۔ (〃 〃 〃 〃)

اگر عورت نے بدون رضامندی ولی کے غیر کفو مین نکاح کر لیا پھر ولی نے اُسکا مہر وصول کیا اور عورت کو شوہر کے ساتھ رخصت کر دیا تو یہ عقد صحیح ہوگا بوجہ رضامندی کے۔ (〃 〃 〃)

اگر عورت نے غیر کفو مین نکاح کر لیا اور بعض اولیا ناراض ہون تو حق فسخ نکاح نہوگا۔ (مـ〃)

بعض اولیا کا غیر کفو مین نکاح کر دینے کا اثر۔ اگر بعض اولیا غیر کفو مین نکاح کر دین تو بقیہ کو حق فسخ نکاح نہ ہوگا۔ (عالمگیری ص۲۱)

اگر عورت نے مرد کو دھوکا دیا اپنا نسب دوسرا بیان کیا اور در اصل دوسرا تھا۔ مرد کو اختیار ہے کہ اُسکو طلاق دے یا اُسکو رکھ لے۔ (صـ〃)

اسی طرح اگر مرد نے عورت کو نسب مین دھوکا دیکر نکاح کیا تو عورت کو اختیار و حق فسخ نکاح ہے۔ (عالمگیری صہ۴۳)

عبداللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ ایک جوان لڑکی آنحضرت کے دربار مین حاضر ہوئے عرض کی کہ میرے باپ نے اپنے بھائی کے لڑکے سے میرا نکاح کر دیا ہے کہ میری وجہ سے اُس کی خساست و کمینہ پن دور ہو جائے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کو اختیار دیا کہ اُسکے نکاح مین رہے یا نکاح فسخ کرلے۔ پھر اُس عورت نے نکاح بحال رکھا لیکن کہا کہ مجھ کو عورتون کو معلوم کرنا تھا کہ باپوں کو حق جبر نہین۔ (ابن ماجہ)

عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ایک لڑکی باکرہ کا نکاح اُسکے باپ نے کر دیا اور وہ لڑکی اُس سے ناراض تھی تو آنحضرت نے اُسکو اختیار دیا کہ وہ اُس نکاح کو قائم رکھے یا فسخ کرالے (کذا فی النسائی)

ابو حاتم مدنی سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے وہ شخص پیغام لاوے جو تم اُسکے دین و خلق کو پسند کرو پھر اُس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کروگے تو دنیا مین فساد عظیم پیدا ہوگا ایسا تین مرتبہ فرمایا اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کفو مین دین و خلق کو بہت ہی اعتبار ہے اور صحابہ مین حضرت عمرؓ و عبداللہ بن مسعود کا یہی مذہب ہے۔ اور تابعین مین محمد بن سیرین و محمد بن عبدالعزیز ہین۔

اور اس بارے مین فرمان الٰہی بھی موجود ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ پسندیدہ تر تم مین سے خدا کے نزدیک پرہیزگار متقی ہین۔

اور وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ جو لوگ علم دین دیے گئے ہین خدا کے نزدیک اُن کے لیے درجات ہین۔ (پارہ ۲۸ رکوع ۲)

اور ھَلْ یَسْتَوِیْ الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (پارہ ۱۲ رکوع ۲)
کیا علم دین کے جاننے والے اور نہ جاننے والے دونون برابر ہین (ہرگز نہین)

حسب کا بیان - ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا دارون کا حسب جس کی طرف وہ دوڑتے ہین وہ دولت مال ہے یعنی مالداری و تونگری کو حسب سمجھتے ہین حالانکہ حسب اُن عمدہ اخلاق کو کہتے ہین جو پشت در پشت چلے آتے ہون - اگرچہ اُنکے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو - (کذا فی النسائی)

اور صحیحین وغیرہ مین ایک روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت مین تین چیزین امر جاہلیت سے ہین ایک فخر کرنا احساب مین اور طعن کرنا انساب مین اور پانی بارش طلب کرنا کارتیان نجوم سے -

خدائے تعالےٰ مسلمانون کو معصیت و فخر جاہلیت سے بچاوے اکثر قدوہ سادات ائمہ اطہار کی مائین ام ولد تھین امام زین العابدین علی بن حسین کی والدہ شہربانو بنت یزدجرد بن شہریار بن شرویہ بن خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیروان شاہ فارس تھی -

اور موسےٰ کاظم کی والدہ ام ولد حمیدہ نام تھی اور علی بن رضا بن موسےٰ کاظم کی والدہ ام ولد تھی تکتم نام کی اور علی بن محمد بن علی کی والدہ ام ولد تھی خیزران یا ریحانہ نام کی اور علی بن محمد عسکری کی والدہ ام ولد تھی سمانہ نام کی اور امام حسن بن علی زکی عسکری کی والدہ ام ولد تھی سوسن نام کی اور امام محمد بن حسن مہدی کی والدہ ام ولد تھی نرجس نام کی - اسی طرح صحابہ کرام مین جہان تک دیکھا گیا تو دین و اسلام و اخلاق حمیدہ ملحوظ سے تھے -
(الروضۃ الندیہ جلد ۲ صفحہ ۹)

فصل الاکفاء فی الاسلام - اس پر تمام علما کا اتفاق ہے کہ کفو کا اعتبار دین مین ہے - (عینی علی البخاری جلد ۹)

اور جمہور علمائے اسلام کا اجماع ہے کہ کفو کا اعتبار دین مین ہے بقولہ تعالےٰ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ بجز اسکے نہین ہے کہ مومنین سب آپس مین بھائی برادر ہین۔

اَلْقَوْمُ اِخْوَانٌ صَدَّقَ بَيْنَهُمْ سَبَبٌ مِنَ الْمَوَدَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ نَسَبٌ

کیا ولی کو حق ہے بغیر رضامندی لڑکی کے فاسق سے نکاح کر دے

اس مسئلہ مین سب علمار کا اتفاق ہے کہ اگر باپ نے اپنی باکرہ لڑکی کو کسی فاسق فاجر سے نکاح کر دیا تو لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ اپنے نفس کو اسکو نہ سونپ منع کر دے اور اپنی دادرسی حاکم وقت کے پاس پیش کرے بعد تحقیق تفریق کرا دے۔ (کذا فی ہدایہ)

اسی طرح اگر عورت کے شوہر کے پاس مال حرام کمائی کا ہو یا اُس کا شوہر عیوب ممنوعہ مین مبتلا ہو تو حاکم وقت تحقیق کے بعد نکاح فسخ یا تفریق کرا دے۔ (ہدایہ)

فصل کیا ولی کو نکاح مین حق جبر ہے - ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا يُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا يُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ ثیبہ عورت کا نکاح نہ کیا جاوے جب تک اُس سے امر حکم نہ لیا جاوے اور باکرہ کا نکاح نہ کیا جاوے جب تک اُس سے اذن نہ لیا جاوے۔ (کذا فی البخاری)

بظاہر حدیث مذکور الصدر سے بیوہ کا بدون اُسکے امر مشورہ کے اور باکرہ کا بغیر اذن کے نکاح صحیح نہ ہوگا یہی مذہب ہے اوزاعی و ثوری و حنفیہ کا اور امام مالک و شافعی و لیث و ابن ابی لیلےٰ و احمد و اسحاق کے نزدیک باپ کو حق ہے کہ باکرہ کو بدون اسکے اذن کے نکاح کر دے۔ (نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۳۰)

فصل اگر عورت عاقلہ بالغہ بغیر ولی کے اپنا نکاح کرے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر عورت عاقلہ بالغہ بغیر ولی کے نکاح کرے تو نافذ ہوگا اور امام محمد و ابویوسف کہتے ہین کہ ولی کی اجازت پر موقوف اور امام شافعی و مالک و احمد کے نزدیک اصلاً نکاح نافذ نہ ہوگا اُنکے نزدیک ولی کی ولایت شرط ہے عینی علے البخاری جلد ۹ صفحہ ۱۲۱

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ

الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا۔

(درمنثور جلد ا صفحہ ۲۵۷ د ابن ماجہ والدارقطنی والبیہقی)۔

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ عورت اپنا نکاح آپ کرے اسلیے کہ زانیہ عورت ہی اپنا نکاح آپ کرلیتی ہے اگر ایسا ہوتا تو قانون اسلام و اخلاق فطری انسانی نظام دُنیا درہم برہم ہو جاتا۔

فصل جب باپ یا کوئی دوسرا ولی عورت کا نکاح کر دے اور عورت کو خاوند ناپسند ہو۔ عن خنساءَ بنت جذام الانصاریۃ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا (کذا فی البخاری و دارقطنی وطبرانی)

ترجمہ۔ خنسا بنت جذام سے مروی ہے کہ اُسکو اُسکے باپ نے ایک شخص سے نکاح کر دیا تھا لیکن خنسا کو وہ مرد ناپسند تھا تو خنسا نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار مین حاضر ہوکے اپنی عدم رضامندی ظاہر کی تو حضرت نے اُسکا نکاح رد کر دیا۔

اور ایک روایت مین امام ثوری سے اِنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ بِكْرٌ بیشک اسکے باپ نے اُسکا نکاح کرایا تھا اور وہ کواری تھی۔ اسکو امام مالک نے صحیح کہا ہے۔

فصل بالغہ کا بغیر اذن کے نکاح کر دینا۔ اور ایک روایت مین حضرت جابر سے کہ ایک شخص نے اپنی لڑکی بالغہ کو بغیر اُسکے اذن کے نکاح کر دیا تھا تو وہ لڑکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار مین حاضر ہوکے اپنی عدم رضامندی ظاہر کی تو آنحضرت نے دونون مین تفریق کرادیا۔ (ابوداؤد)

علماے حنفیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ جوان بالغہ لڑکی پر باپ کو حق جبر نہیں ہے کہ وہ جبراً اُسکو نکاح کر دے جس کو وہ ناپسند کرے معلوم ہوا کہ منکوحہ کی رضامندی پر نکاح کی بحالی برطرفی موقوف ہے۔ (کذا فی عینی علے البخاری)

فصل ولایت ولی کی نکاح مین شرط ہے ۔علمار کا اسمین اختلاف ہے کہ صحت نکاح مین ولایت ولی کی شرط ہے ۔ امام مالک و شافعی کے نزدیک بدون ولی کے نکاح صحیح نہین ہے اور امام ابو حنیفہ و زفر و امام الشعبی و اللیث کے نزدیک اگر عورت بغیر ولی کے کامل مہر کے ساتھ کفو مین نکاح کرے تو جائز ہے ۔ (ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۷)

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ عورت کو مناسب نہین کہ بغیر اذن ولی کے نکاح کرے یا صاحب الرائے یا حاکم وقت سے ۔ لئے لے اگر درمیان عورت اور ولی کے خلاف رائے ہو تو سلطان ولی ہے ۔ (موطا امام محمد باب النکاح بغیر ولی)

فصل الشہادۃ فی النکاح ۔ بِشَاھِدَیْ عَدْلٍ ۔عن عمران بن حصین عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَ شَاھِدَیْ عَدْلٍ (مسند امام احمد)

عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نکاح نہین ہوتا مگر بولایت ولی اور دو گواہ عدل کے یہی مذہب حضرت عبداللہ بن عباس و شعبی و سعید و اوزاعی و شافعی و ابو حنیفہ و امام محمد اور صحابہ و تابعین کا ۔ (نیل جلد ۶ صفحہ ۳۴)

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَ شَاھِدَیْ عَدْلٍ فَاِنْ تَشَاجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَہٗ ۔ (رواہ دارقطنی)

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا نہین نکاح مگر بولایت ولی و دو گواہ عدل کے اگر ان مین اختلاف الرائے و نزاع ہو تو سلطان ولی ہے جس کا کوئی ولی نہو ۔ ان دونون حدیثون کا مطلب یہ ہے کہ دو گواہ عدل کا ہونا نکاح مین ضروری ہے اور اگر کوئی نزاع پیدا ہو جاوے تو سلطان ولی ہے جسکا کوئی ولی نہ ہو ۔ اور آجتک صحابہ و تابعین و علمار مین یہی عمل رہا کہ نکاح مین دو گواہ ہونا شرط ہین ۔ بدون دو گواہ کے نکاح صحیح نہوگا اور امام ابو حنیفہ و مالک و شافعی متفق ہین کہ شہادت صحت نکاح سے ہے اور نکاح سری یعنے پوشیدہ بغیر گواہون کے جائز نہین ہے اور شہادت حکم شرعی ہے

عـه [illegible]

بجز اسکے چارہ نہین ہی۔ (ہدایہ فصل شہادت)

اور بعض علما اس طرف گئے ہین کہ دو مرد نہون تو ایک مرد اور دو عورتین گواہ کرنا چاہیے یہی مذہب ہے امام احمد و اسحاق و ابو حنیفہ کا۔ لیکن عدالت شہود مین مختلف ہین امام شافعی رح کے نزدیک ایک گواہ عادل مسلمان ہونا شرط ہے لقولہ تعالے وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اعتبار عدالت کو نہین ہے بہتر گواہ تو عادل ہے لیکن عدم موجودگی مین فاسق فاجر کی گواہی بھی جائز ہے۔

فصل مہر کا بیان۔ علمائے حنفیہ کا اتفاق ہے کہ مہر شروط صحت نکاح مین ہے بدلیل قولہ تعالے فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً (قرآن پارہ پانچ رکوع ایک) پس دو عورتونکو اُنکے مہور مقررہ۔ اور بدائع و صنائع مین ہے کہ بدون مہر کے نکاح جائز نہین ہے حنفیہ کے نزدیک مہر شرط نکاح سے ہے بدون مہر مسمے کے نکاح جائز نہین ہے۔

فصل مہر کی مقدار شوہر کی حیثیت پر۔ بقولہ تعالے عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مالدار قدرت والے پر مہر اُسکی حیثیت واعتبار سے ہوگا اور مفلس درویش پر اُسکی حیثیت سے مقدار مہر ہوگا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (پارہ ۳ آخر سورۂ بقر) سہل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی بغرض عقد آپنے سکوت فرمایا سہل بن سعد نے کہا اگر آپ کو اسکی حاجت نہین تو مجھسے نکاح کر دیجیے آپنے فرمایا تیرے پاس مہر کیلیے کچھ ہے کہا نہین ہے پھر آپنے فرمایا جا کوئی لوہے کی انگوٹھی تو ہی لا سہل نے کہا وہ بھی نہین بجز ایک ازار کے آپنے فرمایا اگر ازار اُسکو دیگا تو خود ننگا ہوگا کیا تجھکو کچھ قرآن بھی یاد ہے سہل نے کہا جی ہان یاد ہے آپنے فرمایا جا اُسکو فلان فلان سورتین یاد کرادے۔ اُس عورت کا سہل سے نکاح کر دیا بلحاظ فیصلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بحق سہل بن سعد مہر کی مقدار کا اعتبار شوہر کی حیثیت پر مبنی ہے۔ کذا فی بخاری ومسلم مسند احمد وبیہقی ونیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۸۶

حضرت عائشہ سے مروی ہے اُسی مہر مین برکت ہے جسکا ادا کرنا آسان ہو۔ (مسند احمد)

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مہر کی مقدار دس اوقیہ تھیں۔ (نسائی و مسند احمد)

اور ایک روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اکثر مہور ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم بارہ اوقیہ تھی اسکی مقدار پانچسو درہم کی تھی۔ (ترمذی ابن ماجہ ابی داؤد نسائی مسند احمد)

علما کا اسمین اتفاق ہے اکثر مہر مین کوئی حد نہین اور اقل مین مختلف ہین کہ کم از کم کتنا ہونا چاہیے۔ امام شافعی و احمد و اسحاق ابو ثور اور فقہا اہل مدینہ اور تابعین سے کم کی کوئی حد نہین وہی صحیح ہوگا جسکی قیمت و ثمن ہو سکے۔ اور امام ابو حنیفہ اور آپکے اصحاب کے نزدیک کم از کم دس درہم مہر ہونا چاہیے۔ (ہدایۃ المجتہد وغیرہ)

فصل مہر کے اقسام - مہر دو قسم کے ہوتے ہین ایک مہر معجل جو بفور عند النکاح یا عند الطلب ادا کیا جاوے۔ دوم موجل یعنے ایک اجل معین و مقررہ تاریخ پر ادا ہوگا اور حیدرآباد دکن کے رواج مین عند الموت یا عند الطلاق ادا کرنا ہوتا ہے۔ بجز رواج کے اسمین کوئی شرعی دلیل نہین ہے

فصل قبل تقرر مہر و دخول و خلوت صحیحہ کے شوہر کا مرنا - اسمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق مین فیصلہ فرمایا ہے کہ عورت کے لیے مہر مثل اور میراث اور عدت ہے کذا فی سنن اربعہ اور ترمذی نے صحیح کہا اور حاکم و بیہقی و ابن حبان نے بھی صحیح کہا ہے۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۸۹ و ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۔ اور یہی مذہب ہے عبد اللہ بن مسعود و محمد بن سیرین و امام ابو حنیفہ و آپکے اصحاب احمد و اسحاق و داؤد ظاہری کا۔ ہدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۲۲۔

قبل نکاح و خلوت صحیحہ کے زوجین مین جدائی کا اثر - تو عورتون کو مہر مسمے کا نصف ملیگا اگر مسمے نہین تو مہر مثل کا نصف ملیگا بقولہ تعالی وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ - ترجمہ۔ اور اگر تم طلاق دو عورتون کو پہلے جماع و مساس کے اور تحقیق اُنکے مہر تم مقرر کر چکے ہو تو مقرر کردہ مہر کا

ف پانچسو درہم کی مقدار ۱۳۱ تولہ ۳ ماشہ اور دس درہم ۲ تولہ ۷ ماشہ ہے زیادہ مہر کی کوئی حد نہین ۱۲

نصف واجب ہوگا۔ (پارہ ۲ رکوع پندرہ)

اس امر مین خلفائے راشدین کا فیصلہ ہے جبکہ شوہر نے دروازہ بند کرلیا یا پردہ ڈال لیا تو پورا مہر واجب ہوگا اور فقہائے امصار وابو حنیفہ وابو یوسف ومحمد وزفر کا مذہب ہے کہ خلوت صحیحہ مین پورا مہر ہے ہان اگر احدالزوجین سے ایسے بیمار ہین جو قابل جماع نہین ہین یا رمضان کے روزے ہین یا حج وعمرے کے محرم ہین یا عورت حائضہ ہے یا رتقاہے تو نصف مہر وعدت واجب ہوگی گو جماع نہ کیا ہو۔ احکام القرآن جصاص جلد اصفحہ ۳۴۲)

وطی ثیبہ مین مہر مثل واجب ہوگا یہی مذہب ہے ابو حنیفہ وابراہیم النخعی وعام فقہار کا موطا امام محمد صفحہ ۳۰۹ -

فصل کن کن عیوب کی وجہ سے منکوحہ واپس ہوسکتی ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ اَوْ زَيْدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً الْعَالِيَةِ كعبؓ بن زید یا زید بن کعبؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے نکاح کیا جب آپ اُسکے فرش پر تشریف فرما ہوئے تو اُسکی پسلی پر سفیدی نظر پڑی تو آپنے اُس سے فرمایا تو اپنے کپڑے سمیٹ لے اور آپنے اُسکو رخصت کردیا جو کچھ اُسکو دیا تھا اُسے واپس نہین کیا۔ کذا مسند احمد وبیہقی وحاکم۔

اور ایک روایت ہے حضرت عمرؓ سے ہر ایک وہ عورت کہ نکاح کی گئی اور حالانکہ وہ عورت دیوانی مجنون ہے یا اُسکو جذام ہے یا اُسکو برص ہے تو صرف اُسکو مہر ملیگا بعوض اُس منفعت کے جو اُس سے حاصل کی ہے اور اس مہر کا تاوان اُس شخص پر ہے جس نے اُسکا عیب ظاہر نہین کیا اور نکاح کردیا۔ نیل الاوطار

جملہ صحابہ واہل علم کا اتفاق ہے کہ عورت عیوب کیوجہ سے واپس ہوسکتی ہے اور اُسکا نکاح فسخ کیا جاوے۔ نیل الاوطار

تعین عیوب مین اختلاف ہے کہ جسکی وجہ سے وہ عورت واپس کی جاتی ہے اور نکاح فسخ۔

علم فقہ ...

حضرت علی وعمر وعبداللہ بن عباس کے نزدیک چار عیب کی وجہ سے عورت واپس و رد کیجاتی ہے وہ چار یہ ہین - جنون - جذام اور ہر ایک فرج کی بیماری جو مانع وطی ہو - فرج کی بیماریان رتق - عفل - قرن - تفصیل رتق فرج کا سوراخ بند ہو جانا - عفل یہ بھی ایک قسم کا زائد گوشت ہے فرج کے لبون تک آجاتا ہے جو مانع جماع ہوتا ہے - قرن فرج مین رحم سخت ہوکے ہڈی ہو جاتا ہے جو دخول کا سخت مانع ہوتا ہے اور بعض اوقات فرج کی دونون ہڈیان ملجاتی ہین رفتہ رفتہ کُھل بھی جاتی ہین - اگر عورت ان عیوب کے ساتھ معیوب تھی اور شوہر کو اسکا علم نہین تھا تو اُسکو مہر واپس ملیگا لیکن بشرطیکہ اُس نے دخول ومساس نہ کیا ہو - امام ابوحنیفہ و شافعی کا بھی یہی مذہب ہے - اور اگر دخول ومساس کرلیا ہے اُسپر کل مہر واجب ہوگا - امام مالک و شافعی متفق ہین کہ ان چار عیوبون کی وجہ سے عورت واپس و رد کی جاویگی - جنون - جذام - برص اور فرج کے امراض جو مانع ہون وطی کے - بدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۴۲ -

اور ان چار عیبون مین اختلاف ہے - سیاہ دھبہ ہونا - قرع ہونا - فرج مین بدبو اور ناک مین بدبو ہونا - امام ابوحنیفہ نے فرمایا ان عیبون مین عورت واپس نہین ہوسکتی - اور امام شافعی کے نزدیک پانچ عیوب مین شوہر کو اختیار ہے - جنون - جذام - برص - قرن - رتق -

مرد مین کن کن عیوب کی وجہ سے نکاح فسخ ہوسکتا ہے - جنون - جذام - برص خصی - معتوہ - عنین - مجبوب الذکر (جسکا آلہ کٹا ہوا ہو) جنون دو قسم پر ہے ایک قابل صحت دوم غیر قابل صحت ہے - عنین وہ شخص ہے جو عورت سے جماع پر قادر نہو سکے گو آلہ قائم ہوسکتا ہو اگر بعض پر قادر اور بعض پر قادر نہین یہ سب ضعف آلہ کے اسباب ہین پس جس پر قادر نہین ہوسکتا تو اُسکے حق مین عنین ہے - بعض کتابون مین آیا ہے کہ اُسکا امتحان لیا جاوے اور عنین کے لیئے ایک سال شمسی مدت مقرر کی جائے - اس بارے مین حضرت عمر کا ایک فیصلہ بھی ہے کہ کہ آپ نے عنین کو ایک سال کی مدت مہلت دی - اسمین تبدیلی فصول وعلاج معالجہ کرائے اگر اس مدت مین قابل جماع ہوگیا تو فبہا ورنہ دونون مین قاضی تفریق کرادے اور عورت کیلیے

مہر کامل ہے۔ شرح وقایہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۔

اگر دونون مین اختلاف پیدا ہوگیا۔ مرد کہتا ہے کہ مین مرد جماع پر قادر ہون اور عورت کہتی ہے نہین تو امتحان لیا جائے عورتون کی گواہی سے۔ (عالمگیری)

اگر زوج مجبوب الذکر آلہ جماع کٹا ہوا ہو تو فوری تفریق کرادی جاوے۔ (عالمگیری)

خصی مثل عنین کے ہے اُسکو ایک سال تک دوا علاج کیلیے مہلت دیجاوے۔ (〃)

معتوہ فاطر العقل اگر عورت تک نہ پہونچ سکے تو قاضی ایک سال کی مہلت دے۔ (〃)

فصل جذام۔ برص۔ جنون مین عورت کو فسخ نکاح کا اختیار۔ امام محمد کے نزدیک اگر شوہر کو جنون یا جذام یا برص ہو تو عورت کو اختیار ہے کہ اپنا نکاح فسخ کرالے۔ شرح وقایہ جلد ۲ صفحہ ۶۳۔ اور اسی طرح الطرق الحکمیہ مین بھی ہے کہ دونو نمین جدائی کیجاوے۔ صفحہ ۲۶۳۔

فائدہ۔ اس زمانہ کے بعض مردون مین اور عیوب بھی پیدا ہوگئے ہین جیسے مدمن الخمر آتشک کی بیماری۔ اکثر عورتون کے رحم آتشک کی وجہ سے بگڑ جاتے ہین بعض اولاد سے محروم ہو جاتی ہین یہ بھی قابل لحاظ ہین عورتون کو اختیار فسخ نکاح ہے۔

فاسق فاجر سے نکاح کا اثر۔ اگر باپ اپنی باکرہ لڑکی کو شرابی یا فاسق فاجر سے نکاح کردے تو عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اُسکی دادرسی حاکم وقت سماعت کرکے دونون مین تفریق کرادے۔ بدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۱۳۔

غیر کی حاملہ سے نکاح کا اثر۔ آنحضرت کے زمانہ مین ایک شخص نے غیر کی حاملہ عورت سے نکاح کیا تو آپ نے دونو نمین بغیر ذکر مہر کے جدائی کرادی۔ ابی داؤد صفحہ ۲۹۹۔

فصل اگر زوجین مین کوئی نزاع پیدا ہو جائے تو دو حکم مقرر کرنا چاہیے

فرمان الٰہی وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِہِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا اِنْ یُّرِیْدَا اِصْلَاحًا پارہ پانچ رکوع تین۔ اگر تم دونون زوجین مین کسی قسم کا شقاق و نزاع پیدا ہونے کا خوف و ڈر ہو تو ایک حکم زوج کا قرابتی اور ایک حکم زوجہ کا قرابتی دو منصف مقرر کرین کہ ان دونون کے

بیانات سنکر انمین صلح کرادین اگر زوجین صلح چاہین۔

علماء کا اسمین اتفاق ہے کہ ہر ایک نزاع زوجین مین زوجین کے قرابتی دو حکم مقرر کیے جاوین کہ دونون کے حالات سے واقف ہون انکی رفع نزاع کرکے دونون مین صلح کردین اور ان دونون کا فیصلہ نافذ رہیگا اور اگر ان دونون حکمون مین اختلاف ہو تو غیر نافذ ہوگا۔ اگر دونون منصف قرابتی نہون تو جنکو زوجین مناسب سمجھین اور حکمون کو تفریق کا حق نہوگا اگر وہ تفریق کرنا چاہین تو زوج سے اذن لینا واجب ہوگا۔ ورنہ تفریق باطل ہوگی۔

امام مالک فرماتے ہین کہ حکمون کو اختیار ہے کہ تفریق کردین۔ اور امام ابوحنیفہ اور آپکے اصحاب و امام شافعی فرماتے ہین کہ حکمون کو حق تفریق نہین ہے ہان اگر زوج نے حق تفریق اُنکو دیا ہو کیونکہ تفریق و طلاق زوج کے قبضہ و ملک مین ہے غیر کو حق نہین ہے اور منشا فرمان الٰہی کا بھی یہی ہے کہ زوجین مین اتفاق و صلح ہو۔ ہدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۸۱۔

خیار بلوغ۔ نابالغ لڑکے یا لڑکی کا سب سے مقدم ولی باپ ہے پھر دادا اگر باپ نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کردے تو وہ نکاح لازمی ہوجاتا ہے۔ سن شعور بلوغ مین لڑکے لڑکی کو اختیار بلوغ نہین رہتا بشرطیکہ کوئی عیوب شرعی و عرفی نہون اور غیر کفو فاحشہ بھی نہو اور بوقت نکاح باپ دادا کے ہوش و حواس بھی صحیح ہون اور مہر مین غبن فاحشہ بھی نہ کیا ہو نہ اسقدر کم کیا کہ درجہ عیب کو پہونچے یا اسقدر زائد کیا ہو کہ مہر مثل و عرف کے خلاف ہو یا کسی ناجائز چیزون پر مقرر کیا ہو۔

خیار بلوغ مین نکاح فسخ کرانے کیلیے قاضی یا حاکم وقت یا کوئی بڑا بوڑھا عقلمند منصف اہل محلہ ہونا ضروری ہے۔ بالغ ہونے پر فسخ نکاح کا اختیار باکرہ عورت کو جسوقت آثار بلوغ ظاہر ہون اُسیوقت فوراً بلاکسی تاخیر کے زبان سے کہدے کہ اس نکاح پر راضی نہین ہون اور اگر ذرا بھی دیر کی تو حق خیار بلوغ ساقط۔ اور کم از کم دو مرد یا ایک مرد دو عورتین

گواہ کرے تاکہ قاضی حاکم وقت کے پاس حجت ہو - اگر عورت ثیبہ ہو تو اُسکو فوری کہنا ضروری نہین ہے بلکہ اُسکی رضامندی پر موقوف ہے - ثیبہ کے حق مین خاموشی ابطال حق خیار نہین ہے تمام کتب فقہ وحیلہ ناجزہ - صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۱ -

فصل عورت وصولی مہر تک اپنے نفس کو روک سکتی ہی - عورت کو اختیار حاصل ہی کہ ادائی مہر تک یا میعاد مقررتک اپنے نفس کو شوہر سے روکے - عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۸۲ -

اسی طرح سفر مین جانے سے اپنے آپ کو روک سکتی ہے جبتک مہر وصول نہ ہو بقول امام ابوحنیفہ رحکے - عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۸۳ -

اگر زوج نے بعوض مہر کے زوجہ کو کچھ مال دیا ہو تو اُس کو اختیار ہے کہ قبضہ مال تک اپنے کو روکے - عالمگیری صفحہ ۸۳ -

بصورت ادائی مہر یا مہر موجل ہو تو شوہر کو حق ہے کہ جہان چاہے زوجہ کو لیجاوے بشرطیکہ فتنہ وفساد کا خوف نہ ہو - عالمگیری صفحہ ۸۳ -

عاقلہ بالغہ عورت کو اپنے مہر حاصل کرنے کا حق خود حاصل ہے - عالمگیری صفحہ ۸۳

اگر صغیرہ کا مہر اُسکے اولیا نے وصول کرلیا ہو اور عورت مدعیہ مہر ہے تو اُسکی صغرسنی کی تصدیق ہوگی - عالمگیری صفحہ ۸۳ -

فصل دختر کے جہیز مین اختلاف - اگر کسی شخص نے اپنی لڑکی کیلیے جہیز تیار کیا اور اسکو سپرد بھی کردیا تو باپ کو یہ حق نہین ہے کہ اُس جہیز کو واپس لے کیونکہ یہ اصل مین ہبہ ہی اسی پر فتوے ہے - عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۵۹ -

اگر جہیز تیار کرکے سپرد نہین کیا صرف معین کیا ہے تو باپ کو حق ہوگا کہ اُسکو واپس لے - عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۵۹ -

اگر صغیرہ لڑکی نے اپنے مان باپ کے گھر مین جہیز تیار کیا پھر اتفاق سے ایک مان باپ سے مرگیا تو ورثا کو یہ حق نہوگا کہ اُسکو ترکہ مین شریک کرین - عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۵۹ -

اگر کسی نے اپنی لڑکی کیلیے جہیز تیار کیا لیکن قبل سپردگی خود مر گیا تو یہ جہیز شریک ترکہ ہوگا۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۶۹۔

اگر جہیز کو نامزد کر دیا یا علیحدہ کر دیا تو شریک ترکہ نہوگا بلکہ جسکے نام نامزد کیا ہے وہی مالک ہے کیونکہ اُس سے معطی کی نیت و ارادہ عطا وہبہ فعلاً ثابت ہوتا ہے گو قولاً نہ ہو۔

فصل قبل نکاح کے جو ہدیہ عطیہ و مہر زوجہ کے اولیا کو بھیجا جائے۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو ہدیہ و تحفہ و مہر قبل نکاح کے اولیاے زوجہ کو بھیجا جاوے تو وہ زوجہ کا حق ہے بشرطیکہ وہ تحفہ و ہدیہ کسی کے نام کا خاص ہوا وریہی مذہب ہے عمر بن عبد العزیز اور ثوری و امام مالک کا اور ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے نام پر ہے تو مالک ہوگا۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۱۹۱۔

فصل شوہر کی جانب سے جو اسباب و زیور وغیرہ عقد میں چڑھایا جاتا ہے وہ زوجہ کی ملک ہے۔ بدلیل فرمان الٰہی وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْـًٔا۔ اور جو تم دے چکے ہو اُن عورتوں کو قنطار (بہت کچھ مال) پس مت لو تم اُس دیے ہوے مال سے کچھ بھی (قنطار) کی مقدار میں اختلاف ہے ایک ہزار دو سو اوقیہ ہے یا چار ہزار دینار طلائی یا آٹھ ہزار دینار یا بیل کی کھال بھری ہوئی سونے کی یا بکثرت مال مراد ہے۔ نہایہ ابن اثیر۔ اور کَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰی بَعْضُكُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا (پ ۴) اور کیسے لے سکتے تم اُس دیے ہوے مال کو حالانکہ تحقیق تم آپس میں بے تکلفی ایک دوسرے سے خلوت بھی کر چکے ہو اور تم آپس میں معاہدہ نکاح بھی مضبوط کر چکے ہو۔

گو آیات بالا کا مورد خاص ہے لیکن معنی مفہوم عام منطوق ہے۔

فائدہ جلیلہ۔ اس عطا کی اہمیت ہین سنن ابی داؤد مین ایک روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا تو

قبل رخصت عقد کے صلہ مین عطا پر مجبور کیا علیؓ نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہین ہے آپ نے فرمایا تیری زرہ حطیمہ کہان ہے وہی دیدے تو حضرت علیؓ نے زرہ حطیمہ دیکر رخصت حاصل کی اور فقہ حنفیہ رد المحتار جلد چہارم کتاب البیوع صفحہ ۵ مین تحریر ہے کہ زوجین مین ایسے معاملات عطا بکثرت ہوتے ہین اکثر شوہر اپنی زوجہ کو متاع و اسباب زیور کپڑا شادی مین دیتا ہے اور دولھن والے بھی کچھ دولھا دولھن کو جہیز و غیرہ دیتے ہین یہ لین دین حقیقت مین دولھن کے حق مین ہبہ ہے۔

لو فرضاً اگر شوہر یہ دعوے کرے کہ مین نے یہ مال عاریت دیا تھا ایک تو عاریت کا ثبوت اُسکے ذمہ ہے کہ یہ عاریت ہے۔ دوم یہ کہ عاریت کا یہ محل موقع نہین کیونکہ زوجہ تو خود شوہر کے قبضہ مین ہے اگر عاریت ثابت ہو جاوے تو رجوع عن الہبہ ہوگا۔ تو ایسی صورت مین شوہر کو بھی واجب ہوگا جو جہیز و اسباب متاع وغیرہ حاصل کیا ہے وہ بھی واپس کرے کیونکہ جب یہ عاریت ہے تو وہ بھی عاریت ہے۔

فصل محرمہ عورت کے ساتھ نکاح کیا تو کیا حکم ہے ۔ اگر کسی شخص نے محرمہ عورت کے ساتھ بغیر علم کے نکاح کر لیا تو نکاح فاسد ہوگا اور عورت کو مہر مقررہ ملے گا اگر مقررہ نہین تو مہر مثل ملے گا۔ اب رہی اُسکی ذات تو اسمین دو قول ہین اگر جانکر نکاح کیا ہے تو امام مالک و ابو یوسف و محمد و شافعی کے نزدیک اُسپر حد جاری کی جائیگی صرف امام ابو حنیفہ و ثوری فرماتے ہین کہ اُسپر حد نہین ہے بلکہ تعزیر ہے بحکم قاضی جو حد سے زائد ہوگی۔ (کتب فقہ)

فصل اگر کافر زوجین مین ایک مسلمان ہو جاوے تو نکاح کیسا ۔ مسئلہ اسمین یہ حکم ہے کہ اگر زوجہ قبل زوج کے مسلمان ہو جاوے تو زوج کو اختیار ہے کہ قبل ختم عدت تک مسلمان ہوکے بنکاح اول اپنی زوجہ کو رجوع کرے بغیر تجدید نکاح و مہر کے یہی مذہب ہے عمر بن الخطاب و جابر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن عباس و حسن بصری و طاؤس و عکرمہ و قتادہ و الحکم و ثوری و فقہاے کوفہ اور امام بخاری کا۔ (نیل جلد ۶ صفحہ ۷۹)

اگر یہودی یا عیسائی مرد مسلمان ہوجاوے اور اُسکی زوجہ یہودیہ یا نصرانیہ عیسائیہ ہو تو نکاح فسخ نہ ہوگا۔ کنز الدقائق۔

فصل حرمت رضاعت مین۔ رضاعت دودھ پلانے کو کہتے ہین اور بچہ کو رضیع اور پلانے والی کو مرضعہ کہتے ہین۔ یہ مرضعہ اس رضیع کی دودھ پلائی مان ہوگئی جیسے حقیقی مان تھی۔ رضاعت کی حرمت ایسی ہے جیسی نسب کی حرمت ہے۔ اس بچہ پر اس دودھ پلانے والی کے اصول و فروع اوپر سے نیچے تک سب حرام ہوگئے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ کذا فی مسند احمد و ترمذی اور صحیح کہا ترمذی نے۔ یعنی حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے حرام کیا ہے رضاعت سے جیسے حرام کیا ہے نسب سے ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ مصاہرت بھی رضاع مین حرام کرتی ہے مرد پر اُسکی رضاعی مان حرام ہوگئی اور رضاعی باپ کی جورو اُسپر حرام ہوگئی۔ کتب فقہ۔

اور رضاعی دو بہنون کا ایک نکاح مین جمع کرنا بھی حرام ہے اور درمیان عورت اور اُسکی خالہ اور اُسکی بیٹی بھی رضاعت سے حرام ہے۔

جمہور علماے صحابہ و تابعین وغیرہ کا اتفاق ہے کہ ثبوت حکم رضاعت کا حق زوج مرضعہ اور اقارب زوج مرضعہ مین مثل مرضعہ کے ہے۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۲۵۶۔

فصل رضاعت کے عدد و قلیل و کثیر مین اختلاف حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک یا دو مُصّہ دودھ حرام نہین کرتا۔ کذا فی مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و احمد۔

اور ایک روایت ہے ام الفضل سے کہ رَضْعَۃٌ و رَضْعَتَانِ حرام نہین کرتی اور ایک روایت ہے مسلم و مسند امام احمد مین بلفظ الاِمْلَاجَۃُ وَالاِمْلَاجَتَانِ حرام نہین کرتے رضعت کے معنی چھاتی سے دودھ چوس کر پینا اور مصہ کے معنی تھوڑی چیز کا لینا اور ملج کے معنی چھاتی سے تھوڑا سا ہونٹ سے لینا۔ حدیث مذکور الصدر سے اسقدر دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہین ہوتی اور اس سے زائد مین بحث ہے۔

اکثر علما کا یہی قول ہے کہ دودھ مین کوئی حد نہین ہے حضرت علی و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر کے نزدیک جسقدر بھی ہو دودھ سے حرمت ثابت ہوتی ہی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ و آپکے اصحاب و ثوری و اوزاعی کا۔ بدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۲۹۔

مسئلہ اسمین سب علمار کا اتفاق ہے کہ رضیع کے دو سال کے اندر رضاعت حرام کرتی ہے۔ درالمختار و عالمگیری وغیرہ۔

اور کبیر کی رضاعت حرام نہین کرتی اسی طرح امام مالک و ابو حنیفہ و شافعی اور کافہ فقہا فرماتے ہین کہ کبیر کی رضاعت حرام نہین کرتی یعنے بچہ جب دو سال سے زائد ہو جاوے تو اُسکی رضاعت حرام نہین کرتی۔ کذا فی بدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۱۱۔

مسئلہ اگر دو سال کے اندر بچہ غذا سے مستغنی ہو جاوے تو کیا امام ابو حنیفہ و شافعی فرماتے ہین کچھ بھی ہو دو سال کے اندر حرمت رضاعت ثابت ہے۔ ہدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۱۱۔

اور دودھ پلانے والی کی اجرت دو برس تک ہے اسمین حنفیہ کا اتفاق ہے۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۲۹

اگر دوا کے طور پر یا دوا سے ملا کر حلق مین دودھ عورت کا ڈالا جاوے تو امام ابو حنیفہ اور آپکے اصحاب و شافعی کے نزدیک حرمت رضاعت نہین ہے۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱۔

فقہ کی کتب مین جو غالب ہوگا اُسی کا اعتبار ہوگا۔

مسئلہ رضاعت مین شہادت کا اختلاف۔ اس مسئلہ مین روایات کا اختلاف ہے بعض نے ایک مرضعہ کی شہادت کو قبول کیا۔ اور امام مالک کے نزدیک بجز دو عورتون کے رضاعت مین شہادت قبول نہ ہوگی اور حنفیہ کے نزدیک کوئی چارہ نہین ہے شہادت رضاعت مین دو مرد ہون یا ایک مرد دو عورتین ہون مثل اور شہادتون کے۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۲۵۷

فصل طلاق کے بارے مین۔ طلاق لغت مین عورت کو قید زوجیت سے چھوڑنا و عقد نکاح سے علیحدہ کرنا جو تعلق لگا و عقد نکاح سے تھا وہ بالکل منقطع ہو جاوے جہان چاہے چلی جاوے قید زوجیت سے بری۔ اور یہ فعل طلاق خداوند ذوالجلال کو نہایت ناپسندیدہ

ومغضوب تر ہے حلال کامون سے اور عزوجل نے اپنے نبی کو بہت نرمی وملاطفت سے فرماتا ہے کہ اگر تم کو کبھی اشد ضرورت پڑ جاوے بجز طلاق کے چارہ نہ ہو تو یون طلاق دیا کرو جب عورت حیض سے پاک وصاف ہو کے طُہر مین ہو اور اُس عورت سے مجامعت بھی نہ کی ہو تو ایک طلاق دو پھر دوسرے مہینہ مین جب عورت حیض سے پاک ہو تو دوسری طلاق دو بشرطیکہ اُس سے درمیان مین مجامعت نہ کی ہو پھر دیکھو کہ تم دونون مین ندامت و پشیمانی پیدا ہوگئی ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے تم رجوع کر لو ورنہ تیسرے طہر مین تیسری طلاق دیکر اُس عورت کی بند خلاص کردو جہان چاہے چلی جاوے اب تمھاری سزا یہی ہے کہ اب تم اُس سے دوبارہ نکاح نہین کر سکتے جب تک وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح و مجامعت نہ کرا لے پھر اُسکی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہو بشرطیکہ دوسرا شوہر اُسکو طلاق بائن دے چکا ہو یا مر جاوے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ الخ (ترجمہ) اے نبی جب کبھی تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو اُن کو عدت مین (حیض سے پاک ہون) اور عدت کی گنتی کر لو اور خدا سے ڈرو اس سے کم زائد نہ کرو اور نہ عورتون کو گھرون سے باہر نکالو اور نہ وہ عورتین خود گھرون سے باہر نکل جائین ممکن ہے کہ اُن دونون کے درمیان کوئی صورت مصالحت کی پیدا ہو جاوے تو مرد رجوع کرے۔ از قرآن وحدیث)

طلاق سنت یہ ہے کہ بحالت طُہر عورت کو ایک طلاق دی جاوے پھر دوسری طہر مین دوسری طلاق دیجاوے بغیر جماع کے پھر شوہر کو اختیار ہے کہ تیسری طلاق دیکر رخصت کر دے یا رجوع کرے بنکاح ومہر اول یہی مذہب ہے جملہ علماے حنفیہ وشافعیہ وحنبلیہ ومالکیہ واہل حدیث کا۔

فصل طلاق بحالت حیض مین بھی ہے۔ اگر بحالت حیض مین طلاق دی تو شوہر کو چاہیے کہ رجوع کرے پھر طہر مین طلاق دے اگر ایک طلاق یا دو طلاق دی ہون تو شوہر کو

حق رجوع باقی ہے کہ بنکاح اول و مہر اول رجوع کرے خواہ راضی ہو یا نہ۔

اگر تین طلاق دیدی ہے تو حق رجوع ساقط ہوگیا۔

عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ اُنھون نے اپنی بی بی آمنہ بنت غفار کو بحالت حیض ایک طلاق دی تو حضرت عمر نے یہ واقعہ طلاق کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے عمر سے فرمایا کہ عبداللہ سے کہدو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرلے پھر وہ جب حیض سے پاک ہو تو اُسکو ایک طلاق دے یا حاملہ ہو۔ کذا فی مسند احمد و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ۔

علما کا اسمین اتفاق ہے کہ طلاق دو قسم پر ہے بائن و رجعی اور رجعی مین حق رجوع باقی ہے۔ شوہر محتاج رجوع ہوتا ہے بغیر اس کے کہ عورت محتاج ہو لیکن اسمین یہ شرط ہے کہ عورت مدخولہ ہو اور حدیث عبداللہ بن عمر سے صاف ظاہر ہے کہ طلاق حالت حیض مین نہ دینا چاہیے اگر غلطی سے طلاق دیدی تو رجوع کرلے پھر جب عورت حیض سے پاک صاف ہو تو طلاق دے اس درمیان عورت کو حق تفریق باقی نہین ہے نہ دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے اگر اس درمیان احد الزوجین مین کوئی مرجاوے تو ایک دوسرا اُسکا وارث ہوگا۔

فائدہ۔ اب یہ امر بھی غور طلب ہے کہ جو طلاق حالت حیض مین دی تھی وہ محسوب ہوگی یا نہین۔ دارقطنی حدیث کی کتاب مین ایک روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ طلاق محسوب ہوگی تو آپ نے فرمایا نعم (ہان) کذا دارقطنی جلد ۲ صفحہ ۴۲۷۔ و فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۰۸۔

یہی مذہب ہے ائمہ حنفیہ کا جو طلاق حالت حیض مین دی گئی تھی باقی رہگی۔

عالمگیری مترجم جلد ۲ صفحہ ۱۳۷۔

اور اس مسئلہ مین جملہ ائمہ کا اتفاق ہے اگر ایک طلاق رجعی دیکر سکوت کرلے

یہان تک کہ عدت ختم ہو جاوے تو وہ ایک طلاق سے بائن ہو جائیگی۔ عالمگیری مترجم جلد۲ صفحہ ۱۳۷

فصل کیا شوہر رجعت پر مجبور کیا جائیگا۔ جمہور علما کے نزدیک معتمد علیہ یہ امر ہے کہ مجبور کیا جاوے تاکہ عدت مین طوالت نہو۔ بدایۃ المجتہد جلد۲ صفحہ ۵۲۔

رجعت قولی۔ قولاً لفظاً عورت سے خاوند کہے کہ مین نے تجھ سے رجوع کر لیا۔ نیل جلد۶ صفحہ ۱۵۹۔ عالمگیری جلد۲ صفحہ ۱۴۴۔

رجعت فعلی۔ مطلقہ رجعیہ عورت سے جماع کرنا شہوت سے مساس و بوسہ کنار کرنا۔

رجعت نظری۔ نظر سے عورت کو یا اُسکے عضو مخصوصہ کو شہوت سے دیکھنا۔

اگر آسیہ عورت کو مہینون کی طلاق دی ہو تو پہلی تاریخ سے طلاق واقع ہو گی۔ (" ")

آسیہ وہ عورت ہے جسکو بوجہ کبرسنی یا صغرسنی کے حیض نہ آتا ہو۔ (" ")

فصل۔ جو طلاق بطور لہو و لعب و ہزل دیجاوے۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ۔ وَالرَّجْعَةُ۔ اس حدیث سے حنفیہ و شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ اگر مرد بطور لہو و لعب کھیل ہنسی ٹھٹھے کے بھی نکاح کرے یا طلاق دیدے یا رجوع کرے تو طلاق واقع ہو گی اور نکاح بھی صحیح ہوگا اور رجوع بھی ہو جائے گی۔ نیل جلد۶ صفحہ ۱۵۹ و عالمگیری صفحہ ۱۴۴

لیکن امام احمد و مالک اسکے خلاف ہین دلیل اُنکی قولہ تعالیٰ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ اور اگر قصد و ارادہ کرین طلاق کا اور ہازل کا ارادہ و عزم نہین ہوتا۔

فصل جنکی طلاق واقع نہین ہوتی۔ مجنون۔ نائم سوتا ہوا۔ سرسام کی بیماری والا۔ مغما علیہ بدون نشہ کے بیہوشی۔ مدہوش۔ طفل اگر سمجھدار بھی ہو۔ ان کی طلاق واقع ہی نہین ہوتی عالمگیری جلد۲۔ صفحہ ۱۴۴۔

عن علی رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقُ الْمَعْتُوْهِ معتوہ ناقص العقل کی طلاق واقع نہ ہو گی۔ بخاری باب طلاق۔

اگر کوئی شخص اقرار طلاق پر باکراہ مجبور کیا جاوے تو اُسکا اقرار نافذ ہوگا۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۴۵

فصل ایک مجلس مین تین طلاق کا حکم و حقیقت ۔ اصل مین حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ عہد رسالت و خلافت ابوبکرؓ اور دو سال خلافت عمر بن الخطابؓ تک ایک مجلس مین تین طلاق ایک لفظ سے یا تین لفظ سے طلاق طلاق طلاق ایک مجلس مین ایک شمار کی جاتی تھین جب لوگون نے خلاف قولہ تعالیٰ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ اور اِذَا طَلَّقْتُمُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اور خلاف حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کثرت سے طلاقین دینا شروع کین تو حضرت عمر بن الخطاب نے زجراً وقہراً وعقوبۃً ایک مجلس کی تین طلاق کا بائن کا حکم نافذ کیا اور یہ رائے حضرت عمر کی مصلحۃً تھی۔ مسلم و مسند امام احمد و ابوداؤد۔

یہ حکم اسلیے نافذ کیا کہ لوگ متنبہ و ڈر کر طلاقون سے باز آجاوین کہ ایک مجلس مین تین طلاق سے عورت ہاتھ سے جاتی رہتی ہے اور کثرت طلاقون سے باز آنا تو درکنار رہا اسی پر مذاہب مدوّن ہوگئے جن کی تفصیل اپنے اپنے محل پر آئے گی۔

اَلْحَقُّ اَحَقُّ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ الْمُطَهَّرَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ وَاِنْ كَانَتْ لِاَجْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَيْنَ تَبَعٌ لِصَحَابِيٍّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَيُّ مُسْلِمٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَسْتَحْسِنُ عَقْلُهُ وَعِلْمُهُ تَرْجِيْحَ قَوْلِ صَحَابِيٍّ عَلٰى قَوْلِ الْمُصْطَفٰى وَاحْتَجَّ الْقَائِلُوْنَ بِاَنَّهُ لَا يَقَعُ شَيْءٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ وَلَا اَكْثَرُ مِنْهَا بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ۔ ترجمہ ۔ طلاق دو مرتبہ ہے (دو طہر مین دو طلاق دے اسکو طلاق رجعی کہتے ہین) پھر شوہر کو اختیار ہے کہ خوشی سے رجوع کرے یا خوشی خوشی تیسری طلاق دیکر عورت کو رخصت کر دے۔

وَاسْتَدَلُّوْا اَيْضًا بِحَدِيْثِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ۔ وَهٰذَا الطَّلَاقُ لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ترجمہ ۔ ہر ایک وہ

کام جو کیا جاوے اُسپر ہمارا حکم نہ ہو تو رد ہوگا۔ حق تو یہ ہے کہ ہر ایک امر مین اتباع سنت مطہر نبویہ مصطفویہ کیجاوے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ اور بس مسلمان عقلمند و عالم فقیہ کی عقل و علم گوارہ و پسند کریگا کہ حضرت عمر کے قول کو آیت قرآنی و حدیث نبوی پر ترجیح دے اور جو عمل ۲۳ سال عہد نبوت اور دو سال ۴ ماہ ۱۰ دن خلافت ابوبکر اور دو سال خلافت حضرت عمر تک جو سوا لاکھ صحابہ مین عمل رہا ہو اُسپر حضرت عمر کے اُس قول کو ترجیح دیجاوے جو جبرًا و قہرًا و تنبیہًا و مصلحتًا جاری کیا گیا کہ لوگ تین طلاق ایک مجلس مین دینے سے باز آجاوین افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اس حکم نے آجتک لاکھون گھر مسلمانون کے خلاف منشا و مقصود قرآن و حدیث نبوی کے خانہ ویران کر دیے ایک کی جورو دوسرے کی بغل مین آگئی اسی بنا پر حضرت عمر نے اپنے اسی حکم سے آخر مین ندامت ظاہر فرمائی کہ مین نے ایسا کیون کیا میرا یہ منشا نہ تھا کہ اسپر عمل قائم ہو جائے گا اسی حکم کے بعد آپ قبل موت نادم ہوئے رجوع کیا لیکن حکم تو ہاتھ سے نکل چکا تھا۔ کذا فی مسند اسماعیلی فی مسند عمر۔ الطرق الحکمیہ لابن قیم صفحہ ۱۷۔

فائدہ۔ منشا قرآن و حدیث نبویہ تو یہ تھا اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔ ترجمہ۔ طلاق دو مرتبہ ہے یعنے ہر ایک طہر مین ایک ایک علیحدہ علیحدہ کر کے طلاق دینا پھر خاوند کو حق و اختیار ہے کہ رجوع کر لے کیونکہ بُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ قرآن مین آیا ہے کہ خاوند بہت زیادہ حقدار ہین کہ دو طلاق کے بعد رجوع کر لین ورنہ تیسرے طہر مین تیسری طلاق دیکر عورت کو رخصت کر دین۔

اور جبکہ مرد نے ایک مجلس مین عورت کو تین طلاق دیدی تو منشا قرآن جو بندون کیلیے نہایت آسانی کے واسطے پیدا کیا تھا کہ ہر ایک طہر مین ایک ایک طلاق دو پھر تمکو اختیار رہی کہ تیسرے طہر مین تیسری طلاق دیکر چھوڑ دو یا بعد ندامت و صلح کے رجوع کر لو لامحالہ امر الٰہی فوت ہو جائیگا اور خانہ ویرانی تو ظاہر ہے۔

اور آیت قرآن لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا تم نہین جانتے ہو امید ہے کہ ایک یا دو طلاق کے بعد تم مین مصالحت کی صورت پیدا ہو تو وہ فوت ہو جاوے گی۔

اس مسئلہ مین کہ ایک مجلس مین تین طلاق متفرق یا پے در پے تین دینا ایک شمار ہوگی یا تین۔ فریق اول جملہ اہل حدیث اور بعض علما مین ایک مجلس مین تین طلاق متفرق یا مجتمع ایک شمار ہوگی اُنکی دلیل ایک تو آیت قرآنی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ۔ ترجمہ۔ طلاق دو مرتبہ ہے یعنے ہر ایک طہر مین ایک ایک علیحدہ علیحدہ کرکے طلاق دینا پھر خاوند کو حق واختیار ہے کہ رجوع کرے۔

دوم حدیث عبد اللہ بن عباس قَالَ کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَہْدِ اَبُوْ بَکْرٍ (۲ سال ۴ ماہ ۱۰ دن) وَسَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَلطَّلَاقُ الثَّلَاثُ وَاحِدَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ بن الخطاب اَنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ کَانَتْ لَہُمْ فِیْہِ اَنَاۃٌ فَلَوْ اَمْضَیْنَا عَلَیْہِمْ فَاَمْضَا عَلَیْہِمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ۔

سیوم اقوال صحابہ کُنَّا نَفْعَلُ کَذَا یعنے طَلَاقُ ثَلَاثَۃٍ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَاحِدَۃٌ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یہ حکم مرفوع ہین۔

چہارم حدیث اَبُوْ رُکَانَۃَ اَنَّہٗ طَلَّقَ اِمْرَأَتَہٗ ثَلَاثًا فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَیْہَا حُزْنًا شَدِیْدًا فَسَأَلَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (قَالَ) کَیْفَ طَلَّقْتَہَا فَقَالَ ثَلَاثًا فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تِلْکَ وَاحِدَۃٌ فَارْجِعْہَا۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ اَبُوْ رُکَانَۃَ اُمَّ رُکَانَۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاجِعْ اِمْرَأَتَکَ فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُہَا ثَلَاثًا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْہَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤُدَ۔

وعن محمود بن لبید اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأته ثلاث تطلیقات جمیعا فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللہ انا بین اظهرکم حتی قام رجل فقال یا رسول اللہ الا اقتله قال ابن کثیر اسناده جید وقال حافظ ابن حجر فی بلوغ المرام رواته موثقون وقال فی فتح الباری اخرجه النسائی ورجاله ثقات - جلد ۹ صفحه ۳۱۵ -

وحدیث من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد وهذا الطلاق یعنی ثلاثة تطلیقات فی مجلس واحد ثلاثة وذهب طائفة من اهل العلم الی ان طلاق لا یتبع الطلاق بل یقع واحدة فقط -

وفی روایة عن علی وعبد اللہ بن عباس وطاؤس وعطا وجابر بن زید وزید بن علی وعینی علی البخاری وفتح الباری جلد ۹ صفحه ۳۱۵ - باب من اجاز طلاق الثلاث -

ان من سلف من لم یجوز وقوع الطلاق الثلاث وفیه خلاف فذهب طاؤس ومحمد بن اسحاق والحجاج بن ارطاة والنخعی وابن مقاتل والظاهریة الی ان الرجل اذا طلق امرأته ثلاثا معا فقد وقعت علیها واحدة واحتجوا فی ذلک بما رواه مسلم من حدیث طاؤس ان ابا الصهبا قال لابن عباس اتعلم انما الطلاق الثلاث تجعل واحدة علی عهد النبی صلی اللہ علیه وسلم وابوبکر وثلاثا من امارة عمر فقال ابن عباس نعم ایضا اخرجه الطحاوی وابوداؤد والنسائی وقیل لا یقع شئ -

وذهب طائفة من اهل العلم الی ان الطلاق لا یتبع الطلاق بل یقع واحدة فقط -

وفی روایة عن علی وعبد اللہ بن عباس وطاؤس وجابر بن زید بن علی

والیہ ذہب جماعة من المتاخرین منهم شیخ الاسلام تقی الدین ابی العباس احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ الحرانی الدمشقی الحنبلی متوفی ۷۲۸ھ وابن القیم الحنبلی الدمشقی المتوفی سنہ ۷۵۱ھ وجماعة من المحققین وقد نقله ابن مغیث فی کتاب الوثائق عن محمد بن وضاح ونقل الفتوی بذلک عن جماعة من مشائخ قرطبة کمحمد بن بقا ومحمد بن عبد السلام وغیرهما ونقل ابن المنذر عن صحابة عبد اللہ بن عباس وعطا وطاؤس وعمرو بن دینار وحکاه ابن مغیث ایضا فی ذلک عن علی وعبد اللہ بن مسعود وعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام نیل جلد ۶ صفحہ ۱۵۵۔

وعن انس ان عمر کان اذا اتی برجل طلق امرأته ثلاثا اوجع ظهره۔ اخرجه سعید بن منصور وسنده صحیح فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۱۵۔

تراجم۔ حدیث عبد اللہ بن عباس سے ہے کہ اُنھون نے کہا کہ عہد نبوت وعہد ابوبکر اور ۲ سال خلافت عمر تک تین طلاق ایک مجلس مین ایک ہی شمار کی جاتی تھین پھر عمر بن الخطاب نے کہا کہ لوگون نے بہت جلدی کی اُس کام مین کہ اُسمین اُنکے لیے آسانی تھی پس اگر اُسکو اُن پر نافذ وجاری کردین تو نافذ ہو جائے گا۔

اقوال صحابہ یہ ہین کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد زمانہ مین ایسا کیا کرتے تھے کہ تین طلاق ایک مجلس کی ایک ہی شمار کرتے تھے (صحابہ کا یہ کہنا گویا حکم نبوت ہے)۔

حدیث ابورکانہ کہ بیشک اُس نے اپنی بی بی کو ایک مجلس مین تین طلاق دیدی پھر اُسپر بہت شرمندہ ونادم ہوا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار مین حاضر ہوکے واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اُسکو کس طرح طلاق دی ہے کہا ایک مجلس مین تین طلاق تو آنحضرت نے فرمایا یہ تین طلاق ایک مجلس مین ایک ہی طلاق ہے جا رجوع کرلے۔ اور حدیث عبد اللہ بن عباس کا بھی یہی مطلب ہے۔

محمودؓ بن لبید سے مروی ہے کہ رسول اللہ کو خبر پہونچی کہ ایک شخص نے اپنی بی بی کو معًا تین طلاق دیدی ہے تو آپ یہ سُنکر غضب مین آکر اُٹھ کھڑے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ خدا کی کتاب کے ساتھ کھیلتے ہو اور مین ابھی تمھارے درمیان زندہ ہون یہانتک کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اُسکی گردن مار دون کہ اُسنے ایسا کیون کیا۔

فائدہ جلیلہ کتاب اللہ سے مراد آپ کی یہ تھی کہ تین طہر مین تین طلاق دو۔ اور یہ حدیث جید اور راوی ثقہ ہین۔

حدیث جو شخص وہ عمل کرے کہ اُسپر ہمارا حکم نہو تو وہ مردود ہے اور تین طلاق ایک مجلس کی تین طلاق شمار کرنا امر نبوت سے نہین ہے۔ اور ایک جماعت علما کی اسطرف گئی ہے کہ تین طلاق ایک مجلس مین پے درپے دینا واقع ہوتی ہی نہین بلکہ ایک ہی ہوتی ہے فقط۔

اور اسطرح اور ایک روایت ہے حضرت علی و عبداللہ بن عباس اور طاؤس و عطا و جابر بن زید و زید بن علی سے اور بعض علما سلف نے تین طلاق کے وقوع مین اختلاف کیا ہے مثل طاؤس و محمد بن اسحاق اور حجاج بن ارطات اور نخعی اور ابن مقاتل اور اہل حدیث اس طرف گئے ہین کہ جبکہ مرد نے معًا تین طلاق ایک مجلس مین دی تو ایک ہی واقع ہوگی اور احتجاج اُنکا جو صحیح مسلم نے روایت کی ہے طاؤس سے کہ بیشک ابا الصہبا نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ آپ جانتے ہین کہ عہد نبوت مین اور عہد خلافت ابوبکر اور دو سال خلافت عمر مین تین طلاق ایک ہی گنی جاتی تھی تو عبداللہ بن عباس نے کہا (نعم) ہان۔

اور اسی طرح طحاوی و ابوداؤد و نسائی نے بھی استخراج کیا ہے کچھ بھی واقع نہین ہوتی اور ایک روایت ہے حضرت علی و عبداللہ بن عباس و طاؤس و جابر بن زید بن علی اور ایک جماعت متاخرین سے منجملہ اُنکے ابن تیمیہ و ابن قیم اور ایک جماعت محققین کی اور محمد بن مغیث نے کتاب الوثائق سے نقل کیا ہے اور محمد بن وضاح نے بھی ایک جماعت علما قرطبہ سے فتوی نقل کیا مثل محمد بن تقی و محمد بن عبدالسلام و غیرہما اور ابن منذر نے بھی صحابہ سے نقل

کیا ہے مثل عبداللہ بن عباس و عطا و طاؤس و عمرو بن دینار اور نیز محمد بن مغیث نے اس روایت کو حکایت کیا ہے صحابہ سے مثل حضرت علی و عبداللہ بن مسعود و عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام سے اور فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۱۵ مین سند صحیح یہ ہے کہ حضرت انس سے مروی ہے کہ تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار مین اگر کوئی شخص آتا کہ اسنے اپنی بی بی کو تین طلاق معًا دی ہے تو آپ اسکی پشت پر تعزیر قائم کرتے۔

فائدہ جلیلہ واضح ہو کہ ایک مجلس مین تین طلاق کا اختلاف ہے جو اوپر گذرا ظاہر ہے لیکن جمہور تابعین اور اکثر صحابہ اور حنفیہ و شافعیہ کا یہی مذہب ہے کہ ایک مجلس مین تین طلاق متفرق ہون یا متصل ہون تین کی تین ہی واقع ہوتی ہین۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۱۵۴۔

فصل مکرہ و مجبر کی طلاق عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ فِي الْاِغْلَاقِ۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اغلاق یعنے طلاق نہین واقع ہوتی وہ یہ کہ کوئی ظالم جابر یا چور ڈاکو کسی کو بند قید کر کے طلاق پر مجبور کرے تو طلاق واقع نہو گی روایت کیا اسکو امام احمد نے اپنے مسند مین اور ابوداؤد وابن ماجہ وابویعلی وحاکم و بیہقی نے اور صحیح کیا اسکو حاکم نے۔

اور ایک روایت ہے رُفِعَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَاسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ ابن ماجہ وابن حبان و دارقطنی وطبرانی وحاکم اس مسئلہ مین بوجہ اختلاف کے دو فریق ہین جو طلاق جو طلاق مکرہ و مجبرہ کے قائل نہین ہین منجملہ انکے صحابہ وتابعین وائمہ ہین حضرت عثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب وعبداللہ بن عمر وعبداللہ بن عباس وعمر بن عبدالعزیز والحسن بن حسن ومجاہد وشریح واوزاعی والضحاک وجابر بن زید وامام مالک وشافعی وآپکے اصحاب ہین بدلیل قولہ علیہ الصلوۃ والسلام اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى ہر ایک عمل مین نیت ہے اور ہر ایک امر کیلیے نیت شرط ہے اور مکرہ ومجبرہ مین نیت نہین ہے کیونکہ یہ اپنے قول وفعل پر قادر نہین ہے غیر قاصد و مرید طلاق ہے بلکہ اسکا ارادہ وقصد رفع شر وخلاصی از جبر واکراہ ہے

اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا جو طلاق مکرہ و مجبر کو نافذ نہین کرتے۔

اور جو فریق اس امر کے قائل ہین کہ طلاق مکرہ و مجبر کی واقع ہوتی ہے امام نخعی و سعید بن المسیب و الثوری و عبدالعزیز و امام ابو حنیفہ و آپکے اصحاب ہین عینی جلد ۹ صفحہ ۵۵۷ و نیل جلد ۶ صفحہ ۱۹ اور رد المحتار وغیرہ مین لکھا ہے کہ طلاق مکرہ کی صحیح ہے لیکن اقرار بالطلاق صحیح نہین ہے اگر کوئی جبراً طلاق کا اقرار کرائے تو صحیح نہوگا اور طلاق واقع نہوگی اور اگر جبر و اکراہ سے طلاق لکھوائے تو بھی صحیح نہ ہوگی۔

فائدہ جلیلہ مکرہ و مجبر کے دوسرے اقرار بھی صحیح نہ ہونگے جیسے نکاح کر دینا یا طلاق سے رجوع کر دینا اور قصاص کا معاوضہ معاف کر دینا اور بیٹا بیٹی کا نکاح کر دینا و لونڈی غلام آزاد کرنا۔ رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۵۷۹۔

ناسی و مخطی کی طلاق جمہور علما اسطرف گئے ہین کہ مخطی و ناسی کی طلاق واقع نہین ہوتی بدلیل قولہ تعالی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا اور بدلیل قولہ علیہ الصلوۃ والسلام عن عبداللہ بن عباس مرفوعا اَنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَ اسْتُکْرِہَ عَلَیْہِ عبداللہ بن عباس مرفوعًا کہتا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری امت سے خطا بھول چوک کو معاف کر دیا ہے اور جو اُسپر جبر و اکراہ کیجاوے یہی مذہب ہے جمہور علما و امام احمد و شافعی و مالک کا کہ مخطی و ناسی کی طلاق واقع نہین ہوتی عینی جلد ۹ صفحہ ۵۵۷۔

لیکن حنفیہ کے نزدیک اگر کہنے والا اپنی عورت کو کچھ کہہ رہا تھا پلٹ کر اَنْتِ طَالِقٌ یا اُسکے معنی نکلے تو طلاق لازمی ہوگی و ابو حنیفہ لَا یَرَی سَبْقُ اللِّسَانِ مَانِعًا مِنْ وُقُوْعِ الطَّلَاقِ اور فقہ حنفیہ مین یون ہے کہ اگر زوج نے خطا سے طلاق دی یعنے ارادہ کسی بات کا کیا اور زبان پر طلاق کا لفظ آگیا یا طلاق کا لفظ بھولکر کہا اُسکے معنی نہین جانتا تھا یا یا بھولکر طلاق بولا یا طلاق کی جگہ طلاک بولا تو ان صورتون مین قضاءً طلاق واقع ہوگی نہ

دیانۃً یعنے درمیان اُسکے اور خدا کے کیونکہ زوج اسوقت نہ جانتا تھا اور نہ اُسنے طلاق کی نیت کی ہے ردالمحتار جلد ۲ صفحہ ۵۷۴ وغایۃ الاوطار جلد ۲ صفحہ ۱۹۔

اور اسیطرح ناسی کی طلاق - اگر ناسی نے بھولکر طلاق دی تو واقع نہ ہوگی عینی علے البخاری جلد ۹ صفحہ ۵۵۸ - کیونکہ اسکا ارادہ وقصد طلاق نہین ہے - اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ مین فلان سے بات نہ کرونگا اور بھولکر بات کرلی تو حانث نہوگا۔

اور اسی طرح غلطی کرنے والے کی بھی طلاق واقع نہین ہوتی۔

غفلت سے طلاق دینا مصباح المنیر لغت کی کتاب ہے اسمین غفلت کے معنی یون بتائے ہین کہ غائبانہ چیز کا بھولنا اور عدم یادداشت دل سے اُترجانا زائل ہونا اور ساہی و ناسی مین یون فرق بیان کیا ہے کہ ناسی کو جب چیز یاد دلائی جاوے تو اُسکو یاد آجاوے اور ساہی اُسکے خلاف ہے۔

سفیہ کی طلاق - کی طلاق بھی واقع نہین ہوتی یعنے کم فہم وخفیف العقل شخص۔

سکران کی طلاق - سکر کئی چیزون سے ہوتا ہے شراب - افیون - نبیذ - بھنگ یہ تو معروف ہین لیکن تاڑی وسیند دغیرہ غیر معروف ہین تاڑی کا درخت لمبا طویل ہوتا اور اُسکے تھون سے اُسکا پانی نکالا جاتا ہے مثل نبیذ کے اول خوش ذائقہ ہوتا ہے دوپہر کے بعد اُسمین نشہ آجاتا ہے - اسیطرح سیندکا درخت بالکل مشابہ کھجور کے ہوتا ہے اُسکی شاخون سے اُسکے درخت کا پانی نکالا جاتا ہے اول مین شیرین دوپہر کے بعد اُسمین بھی نشہ آجاتا ہے یہ دونون بھی قریب قریب شراب کے ہین۔

اور حقیقت مین ہرایک نشہ تین حالت سے خالی نہین ہوتا - پہلی حالت بالکل بیخود کردیتی ہے اُسکی عقل وہوش وحواس مین تغیر پیدا ہوجاتا ہے وہ نہین جانتا جو کہتا ہے وہ اپنے ارادے وقصد کو نہین جانتا بے خودی ہذیان وبے تمیزی یہ قابل مواخذہ نہین ہے۔
دوئم حالت مین بالکل بے خودی نہین ہوتی اُسکی عقل مین بھی تغیر پیدا نہین ہوتا پہلی کے

بالعکس۔ سیوم حالت دونون کے درمیان ہے کبھی ہوش کبھی بے ہوشی کبھی تمیز کبھی بے تمیزی ان تینون کا اندازہ شہادت سے بخوبی ہوسکتا ہے اُسپر احکام جاری ہونگے۔

اور ردالمحتار جلد۲ صفحہ ۵۸۲ مین سکران کی تعریف یون کی ہے کہ بعض کے نزدیک بوجہ سرور وعقل زائل ہونے کے فرق نہ کرسکے لیکن معتبر صاحبین کا قول ہے وہ یہ کہ سکران نشے والے کا اکثر کلام بیہودہ وہذیان ہو غیر مستقیم بے قرار ڈانوان ڈول کلام مین اختلاط و ہذیان اور نفع نقصان و اتلاف مال وغیرہ مین تمیز نہو سب سے بہتر تعریف تو قرآن مین ہے حَتّٰی تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ۔

حکم طلاق۔ سکران مین علما کا اختلاف ہے اسمین دو فریق ہین۔ فریق اول مصنف ابن ابی شیبہ مین باسناد جید وصحیح ایک روایت ہے کہ طلاق سکران کی واقع نہین ہوتی اور عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ طلاق سکران ومسکرہ کی جائز نہین ہے۔ بخاری باب الطلاق فی الاغلاق والسکران۔

اور یہی مذہب ہے حضرت عثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب و عبداللہ بن عباس وعمر بن الخطاب و عبداللہ بن عمر وعبداللہ بن الزبیر وعمر بن عبدالعزیز وعطا والحسن بن ابی الحسن ومجاہد وابن سیرین والضحاک و ابن حزم وطاؤس و جابر بن زید وامام مالک قالوا لا یجوز طلاق السکران عینی جلد۹ صفحہ ۵۵۶ ودرایہ فی تخریج ہدایہ صفحہ ۲۲۶۔

اور امام طحاوی وابوالحسن الکرخی وامام الحرمین اور ایک جماعت حنفیہ نے بھی اسی فتوے کو اختیار کیا ہے اور امام احمد وآپکے اصحاب و امام شافعی کا بھی قدیم قول یہی ہے۔ اور نیز اسپر مجتمع ہین کہ طلاق معتوہ کی بھی واقع نہین ہوتی اور سکران بھی معتوہ ہے۔ (فاقد العقل) ہر ایک تکلیف شرعی کیلیے ثبوت عقل کی ضرورت ہے۔

اور یہ مسئلہ بھی مسلمہ ہے کہ اگر سکران کلمہ کفر کہہ بیٹھے تو مرتد نہو گا بوجہ سکر کے تو دوسرے احکام اُسکے کیونکر صحیح ہونگے (تنبیہ) قتل مین بحث ہے وہ باب قتل سکران مین آئیگا۔

فریق دوم - جو طلاق سکران کے قائل ہین امام اوزاعی و ثوری و امام ابو حنیفہ و آپ کے اصحاب ہین - عینی جلد ۹ صفحہ ۵۵۷ -

فائدہ جلیلہ علمائے حنفیہ باہم آپسمین مختلف ہین جو زبردستی نشہ پلایا جائے اصح یہ ہے کہ ایسے شخص کی طلاق واقع نہین ہوتی - غایۃ الاوطار جلد ۲ صفحہ ۹۰ -

علمائے حنفیہ و شافعیہ دونون متفق ہین کہ تمباکو و بھنگ و افیون پینے سے اگر نشہ آگیا اور عقل زائل ہوگئی تو زجراً فتوے دیا ہے کہ طلاق واقع ہوگی لیکن اگر دواءً استعمال کیا اور عقل زائل ہوگئی تو طلاق واقع نہوگی - رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۳۷۵ -

اگر حبوب یا شہد وغیرہ کا شربت پیا اور نشہ آگیا تو طلاق واقع نہوگی - فتاوی نقروی صہ ۸۹

ایضاً - مضطر کی طلاق - بوجہ اضطرار کے طلاق دی تو واقع نہ ہوگی - (")

اخرس کی طلاق - یعنے گونگے کی طلاق اشارہ و لکھنے سے واقع ہوگی والا لا - (")

مجنون کی طلاق واقع نہین ہوتی - مجنون دو قسم پر ہے ایک پیدائشی دوم جو بوجہ کسی سبب کے ہو جیسے اختلاط عقل جو بوجہ فساد دماغ و جن بھوت یا کسی ضرب دماغ کے اور اسمین قوت اچھے برے و تمیز و عدم تمیز کی نہ ہو نیکی بدی کو تمیز نہ کر سکے -

صبی کی طلاق واقع نہین ہوتی گو وہ مراہق قریب البلوغ ہو - غایۃ الاوطار جلد ۹ صفحہ ۹۲

معتوہ کی طلاق بھی واقع نہین ہوتی - معتوہ مختل العقل قلیل الفہم پریشان فاسد التدبیر کو کہتے ہین لیکن دونون مین فرق یہ ہے کہ مجنون مار توڑ گالی گلوچ کرتا ہے اور معتوہ اُسکے خلاف - غایۃ الاوطار جلد ۹ صفحہ ۹۲ -

المبرسم - یہ ایک قسم کی بیماری ہے درمیان جگر و امعا کے ورم پیدا ہوجاتا ہے اس سے بیہوشی لاحق ہوتی ہے ایسی حالت کی طلاق واقع نہوگی - غایۃ الاوطار جلد ۹ صفحہ ۹۲

المغمی علیہ - یہ ایک قسم کی بیہوشی و غشی لاحق ہوتی ہے مثل نیند کے قوی متحرکہ و حسیہ معطل ہوجاتے ہین ایسے کی طلاق بھی واقع نہین ہوتی اور بعض اوقات ہین کسی

صدمہ آسمانی یا سلطانی یا جسمانی یا مالی کیوجہ سے یہ غشی طاری ہوتی ہے اُسکا بھی یہی حکم ہے
المدھوش اسکو کہتے ہیں جسکی عقل جاتی رہی ہو بوجہ حیا یا بوجہ خوف طاری ہونے کے مثل حیران پریشان بیہوش کے ہو اُسکی طلاق بھی واقع نہین ہوتی۔ رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۵۸۷
النائم۔ وعن علی بن ابی طالب رفع القلم عن ثلاثۃ عن المجنون حتی یفیق وعن الصبی حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ۔ کذا فی البخاری باب الطلاق فی الاغلاق جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ نائم سونے والے کی طلاق واقع نہین ہوتی جبتک نہ ہوشیار ہوا ور کتب فقہ حنفیہ مین ہے کہ نہین واقع ہوتی طلاق سونے والے کی بسبب عدم ارادے و قصد و اختیار کے کیونکہ سونے والے کو صادق و کاذب نہین کہہ سکتے اور نہ اُسکا علم خبر و انشا ہے۔ در مختار۔
طلاق مختل العقل کی بھی واقع نہین ہوتی خواہ بوجہ کبرسنی کے ہو یا کسی مرض و مصیبت جسمانی و آسمانی وغیرہ کے ہو گو اُسکا علم و ارادہ ہو کیونکہ اُسکا علم و ارادہ مثل صبی عاقل کے ہے جو قابل اعتبار نہین ہے۔ در مختار۔
البحث فی طلاق الغضبان۔ اسمین علما مختلف ہین صاحب رد المحتار نے اپنی کتاب کے جلد ۲ صفحہ ۵۸۷ مین بحوالہ شرح الغایۃ الحنبلیہ تحریر فرمایا ہے اس مسئلہ کے متعلق حافظ ابن قیم حنبلی کا طلاق غضبان مین ایک رسالہ ہے اسمین غضبان کی تین حالتین و اقسام بیان کیے ہین ایک تو ابتدائے غضب مین اُسکی عقل مین تغیر پیدا نہین ہوتا اور جانتا ہے جو کہتا ہے اور جو قصد و ارادہ کرتا ہے اسمین تو اشکال نہین ہے اور حالت ثانی مین نہایت درجہ کا غضب ہوتا ہے کہ اسمین نہین جانتا کہ مین کیا کہتا ہون اور نہ وہ ارادے و قصد کو جانتا ہے اسمین شک نہین کہ اُسکی اس حالت مین اُسکے اقوال و افعال کا اعتبار نہوگا اور نہ اُس پر کوئی حکم نافذ ہوگا جیسے کہ حضرت موسے علیہ الصلوۃ والسلام کا واقعہ ہے کہ غصہ در غضب کی حالت مین توراۃ کو زمین پر پٹک دیا اور بھائی کے سر کے بال و داڑھی پکڑلی

اور نہ خیال کیا کہ آسمانی خدائی کتاب ابھی لاکر زمین پر پٹک دی سب بے ادبی ہوئی ہے خدا ے تعالے نے بھی اُسکا مواخذہ نہین فرمایا کیونکہ بندہ حالت غضب و غصہ مین اپنے اختیار مین نہین رہتا اسپر علم و ارادہ و قصد کا اطلاق ہوتا ہے گو علماے حنفیہ طلاق غضبان کے قائل ہین وَمَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیحِ عَنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَقْضِی الْقَاضِی بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ متفق علیه من حدیث ابو بکرۃ ۔

اور عبداللہ بن عباس و آپکے اصحاب سے ایک نظیر ہے لَغْوُ الْیَمِیْنِ اَنْ تَحْلِفَ وَاَنْتَ غَضْبَانُ ۔

فائدہ مکرہ و غضبان کے مقہور ہونے مین ایک فرق ہے مکرہ غیر سے کسی وجہ سے مقہور ہوتا ہے اور غضبان اپنی ذات سے مقہور ہوتا ہے ۔

از کاتب الحروف ہم جب نظر غور سے دیکھتے ہین تو پہلی حالت غضبان و سکران مین نہ تمیز ہوتی ہے بلکہ بیہودہ گوئی ہزیان مونہ سے کف آنا اپنے جسم کو نوچنا توڑنا بچون کو اٹھانا پٹکنا برتن وغیرہ توڑنا پھوڑنا کسی کو مارنا قتل کرنا زوجہ کو طلاق دیدینا سب و شتم کرنا حملہ کرنا ۔ اور تیسری حالت ان دونون کے درمیان کبھی تمیز کبھی بے تمیزی ان تینون کا اندازہ شہادت سے کرکے احکام کا نفوذ ہوگا ۔

طلاق عند الموت کا اثر ۔ اگر کسی نے مرض موت مین عورت کو طلاق دی پھر وہ مرگیا اور عورت عدت مین ہے تو عورت وارث ہوگی ۔ اسکے موافق حضرت عمر بن الخطاب کا ایک فیصلہ بھی ہے اور یہی مذہب ہے عامہ علما و ابو حنیفہ کا ۔ موطا امام محمد صفحہ ۲۵۷ ۔

اگر بعد ختم عدت کے مرا تو عورت وارث نہ ہوگی ۔ 〃 〃 〃 〃

اگر عورت کو رجعی طلاق دیکر مرا تو عورت وارث ہوگی ۔ 〃 〃 〃 〃

اسی طرح اگر عورت عدت مین مرگئی تو شوہر وارث ہوگا ۔ کتب فقہ و موطا امام محمد صفحہ ۲۵۷

فصل طلاق کے الفاظ کنایہ مین ۔ واضح ہو کہ الفاظ کنایات ہر قوم کے جدا جدا

الگ الگ ہوتے ہین مگر اُسکے ساتھ ساتھ نیت بھی شرط ہے۔ اگر لفظ کنایہ کے ساتھ نیت کی ہے تو طلاق واقع ہوگی ورنہ کچھ نہین لغو ہے۔

الفاظ کنایات۔ فَارَقْتُكِ تیرے کو مین نے جدا و الگ کردیا۔ سَرَّحْتُكِ مین نے تجھکو راحت دیدی۔ اَلْخَلِيَّةُ تو خالی ہوگئی۔ اَمْرُكِ بِيَدِكِ تیرا کام تیرے ہاتھ مین ہے اِخْتَارِي تو اختیار کرلے۔ اِعْتَدِّي تو عدت پوری کر۔ اُخْرُجِي تو نکل جا۔ اِذْهَبِي تو چلی جا۔ قُومِي تو کھڑی ہوجا۔ تَقَنَّعِي تو برقع اوڑھ لے۔ اِسْتَتِرِي تو مجھ سے پردہ کر۔ لَا سَبِيلَ عَلَيْكِ میرا کوئی راستہ نہین تجھ پر۔ لَا مِلْكَ لِي عَلَيْكِ میری کوئی ملکیت نہین تجھ پر۔ خَلَّيْتُ سَبِيلَكِ مین نے تیرا راستہ خالی کردیا۔ خَرَجْتِ مِنْ مِلْكِي تو میری ملک سے نکل گئی۔ اِسْتَبْرِئِي رَحِمَكِ تو اپنے رحم کو پاک کر۔ اِبْتَغِي زَوْجَكِ تو اپنا شوہر تلاش کر۔ اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ تو اپنے گھر والون سے ملجا۔ از کتب حدیث و فقہ۔

فائدہ۔ ہر ایک قوم کی طلاق اُنکی زبان مین ہوسکتی ہے خواہ صریح ہو یا کنایہ اور کنایہ مین نیت شرط ہے اگر نیت نہین کی تو لغو ہے۔ کتب حدیث و فقہ۔

فصل طلاق صریح کے الفاظ۔ اگر شوہر نے اپنی عورت کو یہ کہا تو طالقہ ہے یا مطلقہ یا بائنہ یا تجھکو طلاق دی پس ایک طلاق رجعی واقع ہوگی گو اُسنے ایک سے زائد کی نیت کی ہو۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۔

اگر عورت سے کہا تو اس قید سے طالقہ ہے تو وہ مطلقہ ہوجائیگی۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۔

اگر عورت سے کہا اَنْتِ الطَّلَاقُ یعنے تو طلاق ہے یا یہ کہا اَنْتِ طَالِقٌ اَلطَّلَاقُ یا یہ کہا اَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقًا یعنے تو ہی طلاق ہے طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۴۸

اگر نیت ایک طلاق رجعی کی ہو تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ 〃 〃 〃

اگر یون کہا اَنْتِ طَالِقٌ یعنے تو طلاق سے ہے تو طلاق رجعی واقع ہوگی۔ 〃 〃 〃

ان سب مین صحت نیت کی ضرورت نہین ہے۔

اگر کہا عَلَیْكِ الطَّلَاقُ تو بشرط نیت ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ عالمگیری جلد۲ صفحہ ۱۴۸
اگر کہا لَكِ الطَّلَاقُ تیرے لیے طلاق ہے تو طلاق واقع نہوگی کیونکہ صراحت نہین ہے
عالمگیری جلد۲ صفحہ ۱۴۸۔
اگر کہا اَنْتِ طَالِقٌ طَالِقٌ یا قَدْ طَلَّقْتُكِ بمعنے مین نے تحقیق تجھ کو طلاق دے دی تو
طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری جلد۲ صفحہ ۱۴۸۔
اگر کہا طَلَّقْتُكِ عَلَیٰ مَرَّةٍ مین نے تجھ کو کئی مرتبہ طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوگی
عالمگیری جلد۲ صفحہ ۱۴۸۔
اگر کسی نے مرد سے دریافتہً کہا کیا تو نے اپنی جورو کو طلاق دیدی ہے جواب
مین کہا ہان تو طلاق واقع ہوگی۔ عالمگیری جلد۲ صفحہ ۱۴۸۔
اگر مرد نے اپنی عورت سے اَنْتِ بِثَلَاثٍ کہا تو تین طلاق واقع ہونگے اگر نیت
طلاق کی کی ہے۔ عالمگیری صفحہ ۱۵۱۔

طلاق بالاشارہ۔ اگر صاف زبان والے نے ایسا اشارہ کیا جس سے تفہیم و تمیز طلاق ہو
یا عدد طلاق ہو تو حکم طلاق کا ہوگا۔ اسی طرح اگر ایسے شخص نے اشارہ کیا جس کی زبان
مین بندش غیر صاف ہو اور تکلم نہین کر سکتا ہو تو اُسکا حکم یہی ہوگا اسی طرح تمام احکام وا مور مین
اشارہ تفہیمی کافی ہوگا یہی قول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا و عامہ فقہا کا۔ عینی جلد۹ صفحہ ۵۹۴

فصل اَمْرُكِ بِيَدِكِ۔ تیرا کام تیرے ہاتھ مین ہے تو اس سے کئی احکام صادر ہوے
اول تو تملیک طلاق زوجہ کے ملک و اختیار مین دیکر سپرد و تفویض کرکے حق رجوع کو ساقط کردیا
دوم جواب بالید کا لفظ ہونا بوجہ خطاب باتحاد مجلس۔ سیوم اگر زوجہ نے مجلس اختیاری کو
فوری بدل دیا تو اعراض معلوم و ثابت ہوگا۔ چہارم ابطال عدم طلاق کو زوجہ کے قبضہ
اختیاری مین دیدیا۔ پنجم زوج کی نیت پر منحصر ہے کیونکہ یہ کنایہ طلاق ہے بغیر نیت کے صحیح نہوگا
جبتک نیت طلاق نہو زوجہ طلاق کی مالک نہین ہوسکتی۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ مجلس اختیاری

مین حالت غیظ و غضب تو نہین ہے۔

اگر زوج نے طلاق کی نیت سے انکار کیا تو اُسکا قول مع حلف صحیح ہوگا۔

اگر زوجہ نے شہود پیش کیے تو اُسکا قول رد ہوگا کیونکہ نیت قلبی فعل ہے اسکی گواہی نہین ہوسکتی۔

اگر زوج ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوگیا تو خیار زوجہ باطل ہوگیا بوجہ قدرت امتناع زوجہ کے۔

اگر عورت اُسی مجلس سے طلبی شہود کیلیے گئی تو خیار باطل نہوگا۔

اگر عورت تلاوت قرآن و نماز وغیرہ مین لگ گئی تو اعراض ثابت ہوگا۔

اگر عورت نے شوہر کو کہا مین نے تیرے کو اختیار کیا تو خیار طلاق باطل ہوگیا۔

اگر شوہر نے زوجہ کو کہا تجھ کو ایک ماہ یا ایک دن یا ایک سال تک اختیار ہے تو وقت مقررہ تک خیار رہیگا لیکن مہینون کی گنتی دنون سے ہوگی۔

اگر شوہر نے زوجہ سے کہا تو مرد کو اختیار کر یا طلاق تو خیار باطل ہوگا۔

اگر شوہر نے زوجہ کو اختیار طلاق دیا اَمْرُكِ بِيَدِكِ تو شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ اگر تین طلاق کی نیت کی تو تین ورنہ ایک طلاق واقع ہوگی بصورت نزاع زوج کے قول کا اعتبار ہوگا مع حلف۔ کذا فی بدائع جلد ۳ صہ ۱۱۳ تا ۱۱۸ و موطا امام محمد۔

طلاق کا وقوع بخط و کتابت۔ اگر شوہر نے کسی مقام سے کسی کے ہاتھ خط لکھ بھیجا اور اُسمین اپنی زوجہ کو طلاق لکھ بھیجی تو معاً وصول خط عورت پر طلاق واقع ہوگی کیونکہ جسکے ہاتھ خط روانہ کیا گیا ہے اصلاً شوہر کے کلام کو نقل کیا ہے۔ بدائع جلد ۳ صہ ۱۱۳۔

اگر شوہر نے عدد طلاق لکھ دیا ہے تو اُسکے موافق عمل ہوگا ورنہ بصورت شک ایک طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ خط بقلم شوہر و صحیح العقل غیر مسکر و جنون ہوا وریہی حکم ہے اسوقت جو خط بذریعہ ڈاک وصول ہو۔ بدائع جلد ۳ صفحہ ۱۲۶۔

فصل اضافت طلاق مین خواہ وقت ہو یا زمانہ و دن وغیرہ۔ اگر شوہر نے

عورت سے کہا تو کل کے روز طالقہ ہے تو علے الصحیح طلاق واقع ہو جاے گی۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۶۷

اگر شوہر نے کہا ماہ رمضان یا شعبان تو پہلی تاریخ مقررہ پر طلاق واقع ہو گی (ایضاً)

اگر شوہر نے کہا کہ فلان چیز کے عدد کے مطابق طلاق ہے حالانکہ اُسکا عدد نہین ہے جیسے شمس و قمر تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گی۔ عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۶۷

اگر شوہر نے کہا تو طالقہ ہے آج اور کل تو علے الفور ایک طلاق واقع ہو گی عالمگیری جلد ۳ صفحہ ۱۶۷

فصل قبل دخول کے طلاق دینا۔ اگر شوہر نے قبل دخول کے زوجہ کو تین طلاق معًا دی تو تینون معًا واقع ہونگی اگر جدا جدا دیا ہے تو خاصکر ایک پہلی سے بائنہ ہو جاےگی اور عورت پر عدت بھی نہین ہے۔ کتب حدیث و فقہ و موطا امام محمد۔

طلاق بالتشبیہ۔ اگر شوہر نے کہا تو طالقہ ہے مثل غیر عدد والی چیز کے تو ایک طلاق بائنہ پڑے گی۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۶۳۔

اگر شوہر نے طلاق دے کر تین انگشت کا اشارہ کیا تو اشارہ کے مطابق طلاق پڑیگی۔ عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۶۳

اگر شوہر نے کہا سواے دو کے تو تین طلاقین واقع ہونگی۔ (ایضاً)

فصل قبل از جماع و تقرر مہر طلاق دینا۔ قولہ تعالی۔ لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ڻ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَي الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَي الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ۔ گناہ نہین تم پر اگر طلاق دو عورتون کو جبتک اُنسے جماع نہین کیا یا مہر مقرر نہ کیا ہو دونون صورتون مین اُنکو ضرور خرچ دو مقدور وسعت کے مطابق تونگر پر اُسکی حیثیت اور تنگدست پر اُسکی حیثیت سے خالی ہاتھ مت رخصت کرو اس عطا کو متعہ طلاق کہتے ہین رخصت کے سامان مین اختلاف ہے عبداللہ بن عباس نے خادم کہا یا لونڈی اگر مفلس ہے تو تین کپڑے کرتہ پائجامہ چادر دو ننگی رخصت نکر۔ امام حسنؓ نے بیس ہزار درہم دیے تھے تو عورت نے کہا مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُفَارِقٍ۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے اگر مقدار متعہ مین اختلاف ہو تو نصف مہر مثل دینا ہوگا اور متعہ طلاق ہر ایک

مطلقہ کیلیے ضروری ہے مطلقات چار قسم پر ہین - ایک وہ جسکا مہر مقرر ہو دخول بھی ہو چکا ہو - دوسری وہ کہ مہر تو مقرر ہوا لیکن دخول نہین ہوا ہے آیت مذکور الصدر کے اعتبار سے اُسکو مہر تو نہین ملیگا مگر متعہ ملیگا - تیسری وہ کہ مہر تو مقرر ہوا ہے لیکن دخول نہین ہوا تو اُسکے لیے نِصۡفُ مَا فَرَضۡتُمۡ نصف مہر ملیگا - چوتھی وہ کہ پورا مہر ملیگا بقولہ تعالیٰ فَآتُوهُنَّ فَرِيضَةً دو اُن عورتون کو مقررہ مہر مفروضہ وہ مہر ہے جسکا مہر مقرر ہو چکا ہو اور مفوضہ وہ ہے جس کو مہر ملے گا -

فصل جو شخص اپنی زوجہ کو بہن کہے تو کیا امام بخاری نے اس مسئلہ مین یہ باب باندہا ہے جبکہ شوہر باکراہ وجبر بعدم رضامندی کسی ظالم کے ظلم کیوجہ سے اگر زوجہ کو بہن کہے تو مضر نہوگا کیونکہ عمل ونیت دونون کا اتحاد شرط ہے اور سنن ابوداؤد مین اور ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سُنا کہ وہ اپنی بی بی کو بہن کہہ رہا تھا تو اُسکو منع وزجر فرماکے کہا کہ آئندہ ایسا مت کہنا -

اگر نیت کے ساتھ زوجہ کو بہن کہا تو ظہار لازم آئیگا - کذا فی عینی علے البخاری جلد ۹ صہ

فصل مَنۡ قَالَ لِامۡرَأَتِهِ اَنۡتِ عَلَيَّ حَرَامٌ - جو اپنی زوجہ کو کہے تو مجھ پر حرام ہے - جبکہ مرد نے اپنی عورت کو کہا تو مجھ پر حرام ہے تو ایک روایت ہے حسن بصری و مصنف عبدالرزاق مین اگر لفظ حرام کے ساتھ نیت یمین کی کی ہے تو یمین ہے اگر نیت طلاق کی کی ہے تو ایک طلاق واقع ہوگی اسی طرح عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عمر وطاؤس نے کہا ہے اور امام نووی نے کہا ایک طلاق بائن واقع ہوگی اگر یمین کی نیت کی ہے تو یمین واقع ہوگی - فائدہ اس مسئلہ مین علما کے اٹھارہ قول ہین - نیل -

فصل مَنۡ حَرَّمَ امۡرَأَتَهُ - عبداللہ بن عباس نے کہا کہ جو شخص اپنی عورت کو اپنے پر حرام کرے تو کچھ بھی نہین ہوتا بدلیل قولہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ اے نبی تو اپنے اوپر کیون حرام کرتا ہے اُس چیز کو جو تیرے لیے حلال کی ہے

اصل اسکی یون ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے پر ماریہ لونڈی کو حرام کر دیا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی کتاب بزاز وطبرانی مین ایک روایت ہے کہ آپنے کفارہ یمین دیا تھا۔ تفسیر فتح البیان جلد ۹ صفحہ ۱۴۴

فصل۔ عورت کی عدت مین - عدت اُس مدت کو کہتے ہین جنمین عورت دوسرا نکاح نہین کر سکتی۔ اسمین تین طریقے ہین عورت جسکا شوہر مر گیا ہو اُسکی عدت تاریخ وفات سے چار ماہ دس دن ہین اس درمیان نہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے نہ زیب و زینت بناؤ سنگار کر سکتی ہے خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو اور مطلقہ کیلیے اگر حیض والی ہے تو تین حیض اور اگر آئسہ و صغیرہ ہے تو تین ماہ عدت ہے۔ بغیر بناؤ سنگار زیب و زینت کے سوگ رنج کرنا شوہر کی جدائی پر لقولہ تعالیٰ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ۔

حاملہ کی عدت۔ وضع حمل ہے بقولہ تعالیٰ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

مختلعہ عورت کی عدت۔ حسب فیصلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک حیض ہے کذا فی ابی داؤد و ترمذی و ابن ماجہ۔

فصل مفقود الخبر کے احکام مین۔ مفقود الخبر اُس شخص کو کہتے ہین جسکو دشمنون نے جنگ مین گرفتار کر لیا ہو یا وہ خود فرار ہو گیا ہو اُسکا ٹھکانا پتہ معلوم نہو کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ فقہائے حنفیہ نے اُسکو اپنی ذات کے حق مین زندہ اور غیرون کے حق مین مردہ قرار دیا ہے باوجود اُسکو مُردہ قرار دینے کے بھی نہ اُسکی زوجہ نکاح کر سکتی ہے اور نہ اُسکا مال بین الورثا تقسیم ہو سکتا ہے۔ اور قاضی اُسکے مال کی حفاظت کیلیے کوئی شخص وکیل یا لقبض مقرر کریگا اور اُسکے مال و جائداد سے جس چیز کا خوف ہو کہ برباد و خراب ہو جائے گی اُسکو قاضی کے حکم سے فروخت کر دیگا۔ قاضی جو مناسب تصور کریگا وہ حکم دیگا کیونکہ وہ مجتہد فیہ ہے اور مجتہد فیہ کی قضا بالاتفاق جائز ہے۔ اسکی موجودگی مین جن لوگون کا نفقہ اسپر واجب تھا وہ بحکم قاضی ادا ہوگا اور درمیان اُسکے اور اسکی زوجہ کے تفریق نہ کی جائے گی جب تک نوے سال نہ گذر جاوین اُسکی موت کا حکم نہ دیا جائیگا

یا جبتک اُسکے ہم عمر ہم جولی نہ مرجاویں۔ اور نہ مفقود اپنے ورثا کا وارث ہوگا اور نہ اُسکا حصہ رکھا جائے گا۔ بدائع و عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۸۸۱ تا ۸۸۲۔

ہمارے فقہا نے اُسکے مال کے متعلق تو سب کچھ کیا لیکن جبکہ وہ مفلس و نادار ہو تو اُسکی زوجہ اپنے حقوق کس سے طلب کرے کہاں سے کھاوے اور کہاں رہے اور اپنے نفس کی حفاظت کیونکر کرے اور اگر بال بچے ہوں تو اُن کو کہاں لیجاوے خیر القرون صحابہ کرام کے زمانہ مین باوجود بیت المال اور صحابہ آپسمین رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ کے تو عورتین چار سال تک صبر نہ کر سکین تو امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب کے دربار مین حاضر ہو کے اپنی دادرسی چاہی چہ جائے اس فتنہ کے زمانہ مین دنیا کی نیکیان بدیون سے متبدل ہو رہی ہین نہ روٹی کا سہارا ہے نہ مکان کا سایہ ہے گداگری کر کے گلیون کوچون مین پڑجانا نہ والی وارث ہے نہ محافظ نگہبان ہے پھر وہ بے چادری بی بی کہان جائے کہان رہے اور اپنے یتیم بچون کو کہان لے جائے کیا خداوند ذوالجلال نے اپنے بندون کیلیے کوئی راہ راست نہین بتائی کیا کوئی تاریخی دنیا ایسا بتا سکتی ہے کہ فلان عورت نے نوے سال کے بعد اپنے شوہر کو پایا یا تاریخ مفقودگی سے نوے سال تک زندہ رہکر دوسرا شوہر کی ہو۔ خدائے تعالیٰ کسی کو ایسی تکلیف نہین دیتا جو وہ برداشت نہ کر سکے لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہین جب تم کو حدیث صحیح ملجائے تو میرے قول کو چھوڑ دو وہی میرا مذہب ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے صحابہ نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ ہم آپکے بعد کیا کرین تو آپ نے فرمایا میری اور میرے صحابہ کی سنت پر چلنا اور ایک روایت مین آیا ہے آپنے فرمایا میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین جسکی تم اقتدا کروگے راہ راست پاؤگے۔

اور دار قطنی مین بروایت ابی عثمان ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن الخطاب کے دربار مین آئی اور کہا میرے شوہر کو جن لیگئے ہین تو حضرت عمرؓ نے فرمایا تو چار برس تک

اُسکا انتظار کر جب چار سال پورے ہو گئے تو مفقود الخبر کے ولی کو طلب کر کے فرمایا تو اس عورت کو طلاق دیدے پھر اُس عورت کو حکم دیا کہ تو چار ماہ دس دن عدت متوفی پوری کر اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے باب النکاح مین -

اور ایک روایت ہے سفیان بن عُیَینہ سے وہ عمرو بیحیی بن جعدہ سے کہتا ہے کہ زمانہ عمر بن الخطاب مین ایک مرد کو جن لیگئے اُسکی زوجہ آپکے دربار مین حاضر ہوکے اپنی دادرسی چاہی آپنے اُس عورت کو حکم دیا کہ تو چار سال تک اُسکا انتظار کر بعد گذرنے چار سال کے اُس مرد کے ولی کو طلب کر کے حکم دیا کہ تو اس عورت کو طلاق دیدے پھر آپنے اُس عورت کو حکم دیا کہ تو چار ماہ دس دن عدت (متوفی) پوری کر پھر اُس عورت کی عدت پوری ہوئی تو اُسکا نکاح کر دیا اتفاق سے مفقود الخبر آگیا تو آپنے حکم دیا اُس شخص کو جس کو جن لیگئے تھے تمکو اختیار ہے کہ اپنی جورو واپس لیلو یا جو مہر اُسکو دیا وہ واپس لیلو

اور ایک روایت ہے دوسرے طریقہ سے اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْفَقِیْدِ الَّذِیْ فُقِدَ قَالَ دَخَلْتُ الشِّعْبَ فَاسْتَهْوَتْنِیَ الْجِنُّ فَمَکَثْتُ فِیْهِمْ اَرْبَعَ سِنِیْنَ ثُمَّ اَتَتْ اِمْرَأَتِیْ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَرَبَّصَ اَرْبَعَ سِنِیْنَ مِنْ حِیْنَ رُفِعَتْ اَمْرُهَا اِلَیْهِ ثُمَّ دَعَا وَلِیَّهٗ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ اَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَتْ فَخَیَّرَنِیْ عُمَرُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ صَدَاقِهَا الَّذِیْ اَصْدَقْتُهَا انتہی اور ایک روایت ہے دوسرے طریقے سے مصنف عبدالرزاق مین سفیان بن الثوری عن یونس بن حبان عن مجاہد اور وہ اُس شخص سے جسکو جن لیگئے تھے وہ کہتا ہے کہ مین گھاٹی مین داخل ہوا مجھ کو جن لیگئے مین اُنمین چار سال تک ٹھہرا رہا - اُسکے بعد میری عورت حضرت عمر کے دربار مین آئی اپنی دادرسی چاہی آپنے اُس کو چار سال تک ٹھہرنے کا حکم دیا جب سے اُس نے اپنا مقدمہ خلافت مین دائر کیا تھا پھر آپنے اُس مرد کے ولی کو طلب فرماکے حکم دیا کہ تو اس عورت کو طلاق دیدے پھر اُس

عورت کو حکم ہوا کہ چار ماہ دس دن تک عدت پوری کر پھر مفقود آگیا جبکہ وہ عورت دوسرے سے نکاح کر چکی تھی پھر مجبہ کو آپ نے اختیار دیا کہ چاہے تو اُس عورت کو واپس لیلے یا جو مہر نے اسکو مہر دیا ہے اُسکو واپس لیلے۔

اور ایک روایت ہے یحیےٰ بن سعید سے وہ سعید ابن المسیب سے تحقیق عمر بن الخطاب نے کہا قَالَ اِیُّمَا امْرَأَةٍ فَقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ اَیْنَ هُوَ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِیْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ اِنْتَھٰی رواہ امام مالک فی الموطا ترجمہ یحیےٰ بن سعید سے مروی ہے وہ سعید بن المسیب سے کہ بیشک عمر بن الخطاب نے فرمایا ہے ہر ایک وہ عورت جسکا خاوند گم ہوگیا ہو اور وہ نہین جانتی کہ کہان ہے پس تحقیق وہ عورت چار سال تک اُسکا انتظار کرے پھر وہ عورت چار ماہ دس دن عدت (متوفی) کی کرکے حلال ہوجاوے یعنے اب وہ قید شوہر سے حلال و آزاد ہوگئی دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

اور ایک روایت ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَا فِی امْرَأَةِ الْمَفْقُوْدِ تَتَرَبَّصُ اَرْبَعَ سِنِیْنَ وَتَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا كَذَا فی مصنف ابن ابی شیبہ۔ ترجمہ عبد الاعلیٰ حدیث کرتا ہی معمر سے وہ زہری سے وہ سعید بن المسیب سے بیشک حضرت عمرؓ بن الخطاب و حضرت عثمان بن عفان دونون نے فرمایا کہ مفقود الخبر کی عورت چار سال تک اپنے شوہر کا انتظار کرکے چار ماہ دس دن عدت متوفی کی پوری کرکے دوسرا شوہر کر سکتی ہے۔

اور اسیطرح اور ایک روایت ہے جابر بن زید سے کہا عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن عباس باہم دونون تذکرہ کر رہے تھے کہ مفقود الخبر کی زوجہ چار سال تک انتظار کرکے پھر چار ماہ دس دن عدت پوری کرکے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

اسیطرح اور ایک روایت ہے جابر بن زید سے کہ عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن عباس باہم آپسمین تذکرہ کر رہے تھے کہ مفقود الخبر کی عورت چار سال تک انتظار کرے پھر مرد کا

ولی اُسکو طلاق دے پھر وہ عورت چار ماہ دس دن عدت پوری کرکے دوسرا شوہر کرے۔

اسیطرح اور ایک روایت ہے مجاہد سے وہ ابن ابی لیلے سے مثل اسی حدیث کے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری مین حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و عبداللہ بن عمرؓ و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مسعود و علی بن ابی طالبؓ و عبداللہ ابن عباس و عطاؒ بن ابی رباح آٹھوں صحابہ کا اتفاق ہے کہ مفقود الخبر کی عورت چار سال تک اُسکا انتظار کرکے پھر چار ماہ دس دن عدت پوری کرکے دوسرا نکاح کرسکتی ہے اسکے ساتھ جو کبار تابعین ہین وہ نخعی و عطا و زہری و مکحول و شعبی ہین۔ اور عینی شرح بخاری مین علی بن ابی طالبؓ اور عبداللہؓ بن عباس اور عطاؒ بن ابی رباح رضی اللہ عنہم اور امام مالکؒ اور اہل مدینہ اور امام احمدؒ بن حنبل و اسحاقؒ کا یہی مذہب ہے کہ مفقود الخبر کی عورت چار سال تک شوہر کا انتظار کرکے پھر چار ماہ دس دن عدت متوفی پوری کرکے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

الحاصل آٹھ صحابہ پانچ تابعین تین ائمہ مع اہل مدینہ کا اتفاق ہے کہ مفقود الخبر کی زوجہ چار سال تک تاریخ مفقودی انتظار کرکے پھر چار ماہ دس دن عدت متوفی پوری کرکے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

صرف امام ابوحنیفہ و شافعی قیاساً اسکے خلاف ہین کہ جبتک دوسرا نکاح نہیں کرسکتی کہ اُسکی موت کا یقین نہ ہو یا اُسکے عمر کے سب مرجاوین یا نوّے سال تک انتظار کرے لیکن ان ائمہ کرام نے ایسی کوئی نظیر پیش نہین کی کہ اتنی عمر تک زندہ رہکر دوسرا شوہر کی ہو۔ اور دراصل یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ سے ثابت ہی نہین ہے۔

دین مین یسر ہے نہ عسر پھر معلوم نہین ہوا کہ ان ائمہ کرام نے کیونکر یہ مسلک اختیار کیا ہے آخر وہ عورت بیکس اپنی عزیز عمر کس طرح اور کہان بسر کرے اور اپنی حفاظت کیونکر کرے اور اُسکے نفقہ و سکنہ کا کون کفیل ہو جبکہ وہ نادار و لاوارث ہو اور نہ اس زمانہ مین بیت المال ہے نہ قوم میں ہمدردی ہے جبکہ زمین بچھونا اور آسمان اوڑھنا ہو پھر یہ تکلیف

مالا یطاق ۔لہذا جبکہ صحابہ خلفاے راشدین وتابعین اور دوسرے ائمہ کرام کے فیصلے مدلل موجود ہون توکیون نہ اُنکی اتباع کیجاوے وماعلینا الا البلاغ ۔

بعد واپسی مفقود الخبر کے احکام ۔اگر مفقود چار سال کے انتظار کے بعد آجاوے اُسکی دوصورتین ہین ایک تو یہ کہ شوہر ثانی کے نکاح وخلوت صحیحہ کے پہلے آجاوے دوسری صورت یہ کہ خلوت صحیحہ کے بعد آجاوے پہلی صورت مین فقہا کا اتفاق ہے کہ زوجہ شوہر اول ہی کے نکاح مین بدستور سابق رہیگی اور دوسرے مین فقہا کا اختلاف ہے مالکیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ زوجہ دوسرے خاوند کے پاس رہیگی شوہر اول کا تعلق قطع ہوگیا اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر مفقود کا حکم بالموت کے بعد واپس آجاوے تو اُسی کی عورت ہے، اور اُسی کو ملے گی خواہ خلوت صحیحہ وصحبت کے بعد آجاوے یا پہلے ۔

مسائل صدر سے چار سال تک انتظار زوجہ مفقود الخبر ثابت ہے، اگر اسقدر مدت تک صبر سے عاجز ومتحمل نہوسکے ابتلا کا سخت اندیشہ ہو تو مالکیہ مذہب پر بصورت مجبوری ایک سال صبر کے بعد تفریق جائز ہے ۔حلیہ ناجزہ صفحہ ۱۴۷ ۔

حنفیہ اور امام وحاکم وقت جسوقت مصلحت دیکھے مفقود الخبر کو موت کا حکم دے ۔ غایۃ الاوطار عن زیلعی جلد ۲ صفحہ ۵۳۹ ۔

اور طحاوی نے کہا کہ مفتی ابوالسعود نے قہستانی سے نقل کیا ہے کہ اگر امام مالک کے قول پر موقع ضرورت مین فتوے دے تو مضائقہ نہین ۔غایۃ الاوطار عن زیلعی جلد ۲ صفحہ ۵۳۹ ۔

فائدہ جلیلہ حنفیہ کیلیے غیر کے مذہب پر فتوے دینا سخت ضرورت کے وقت جائز ہے (شامی وغیرہ)

فصل دائم الحبس کے بیوی بچّون کے احکام

۔اول تو یہ دیکھنا چاہیے کہ کہ دائم الحبس بوقت حبس صاحب جائداد تھا یا نادار پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ اُسکی جائداد اسقدر ہے کہ پسماندون کیلیے کافی ہوسکتی ہے جسمین وہ طبعی عمر تک بسر کرسکین اور یہ بھی

دیکھنا چاہیے کہ قیدی شرعی ہے یا سیاسی۔ پھر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اُسکے پسماندہ سے زوجہ و اولاد دونون ہین یا صرف زوجہ ہے اور زوجہ کی عمر کیا ہے اور کس درجہ کی عورت ہے آیا شرفا سے اور پردہ نشین ہے یا عام ہے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ولزوجک علیک حق ولاولادک علیک حق زوجہ کے تین حق ہین ایک بضعہ کا حق ادا کرنا دوم مہر اگر باقی ہے تو فوری ادا کرنا سیوم نفقہ سکنہ ادا کرنا بضعہ کا حق تو ذات خاص کے ساتھ ہے جو غیر کے قبضہ مین ہے اب رہا مہر و نفقہ و سکنہ یہ جائداد کے متعلق ہے اگر جائداد ہے تو اُس سے ادا ہو اگر جائداد نہین تو زوجہ کو حق ہے بحکم حاکم شوہر کو مہر و نفقہ مین قید کرا سکتی ہے لیکن وہ خود اپنے کرتوتون سے قید دائمی حاصل کر چکا ہے اب وہ بھی نہین۔ اور جمہور علمار کا قول ہے کہ جب شوہر ادائی نفقہ زوجہ سے عاجز ہو تو زوجین مین تفریق کر دیجاوے بقولہ تعالیٰ لا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا قید و بند نہ کرو اُن عورتون کو ایذا رسانی کیلیے تاکہ تم اُن پر ظلم و ستم کرو پ۲ ع۱۴۔ لیکن کوفیون کا کہنا ہے کہ عورت صبر کرے نفقہ اپنے ذمہ لے۔ فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۴۴۰ و عینی جلد ۹ صفحہ ۶۳۹۔ و قولہ تعالےٰ الرجال قوامون علی النساء مرد بہت قوی تر ہین تدبیر نفقہ مین عورتون پر پ۵۔

اکثر علمار نے ان دونون آیتون سے استدلال کیا ہے کہ جب زوج نفقہ و سکنہ سے عاجز ہو تو دونون مین تفریق کرا دیجاوے۔ کذا فی احکام القرآن للجصاص حنفی۔

صحیح بخاری باب وجوب نفقہ علے اہل و عیال مین بروایت ابی ہریرہ بلفظ تقول المرأۃ اما ان تطعمنی واما تطلقنی و یقول الابن اطعمنی الی من تدعنی عورت کہتی ہے کہ مجھ کو کھانا دے یا مجھے طلاق دے اور بیٹا کہتا ہے مجھے کھانا دے مجھ کو کس کے پاس چھوڑے دیتا ہے۔

اس حدیث سے جمہور علما کا استدلال ہے کہ جبکہ شوہر نفقہ سکنہ زوجہ سے عاجز ہو جائے تو عورت کو اختیار ہے کہ تفریق کرا لے۔ کذا فی فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۴۴۰ و عینی جلد ۹ صہ ۶۳۹

اسیطرح اور ایک روایت ہے ابو ہریرہؓ سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِی الرَّجُلِ لَا یَجِدُ مَا یُنْفِقُ عَلٰی اِمْرَأَتِہٖ قَالَ یُفَرَّقُ بَیْنَھُمَا کذا فی دار قطنی وبیہقی ۔

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دریافت کیے گئے اُس مرد کے حق مین جو اپنی عورت کیلیے نفقہ نہین پاسکتا کہ اُسپر خرچ کرے آپنے فرمایا دونون مین تفریق کردی جاوے ۔

اسیطرح سعید بن المسیب سے ایک روایت ہے اَلرَّجُلُ لَا یَجِدُ مَا یُنْفِقُ عَلٰی اَھْلِہٖ قَالَ یُفَرَّقُ بَیْنَھُمَا ۔ کذا فی سعید ابن منصور والشافعی وعبد الرزاق ۔

ابو الزناد کہتا ہے کہ مین نے سعید بن المسیب سے دریافت کیا کیا یہ سنت ہے کہ شوہر زوجہ کا نفقہ نہ پاوے تو دونون مین تفریق کردیجاوے ۔ کہا ہان سنت ہے ۔ کذا نیل جلد ۶ صفحہ ۲۶۳

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَتَبَ اِلٰی اُمَرَاءِ الْاَجْنَادِ فِیْ رِجَالٍ غَابُوْا عَنْ نِسَائِھِمْ اِمَّا اَنْ یُّنْفِقُوْا وَاِمَّا اَنْ یُّطَلِّقُوْا وَیَبْعَثُوْا نَفَقَۃَ مَا حَبَسُوْا ۔ رواہ ابن المنذر والشافعی وعبد الرزاق نیل جلد ۶ صفحہ ۲۶۳ وعینی جلد ۹ صفحہ ۶۴۰ ۔ ترجمہ حضرت عمرؓ نے لشکر کے سردارون کو فرمان جاری فرمایا کہ لوگ یہان سے عورتون کو چھوڑکر غائب ہوگئے ہین اُنکو چاہیے کہ وہ اپنی عورتون کا نفقہ روانہ کردین یا اُنکو طلاق دیکر پہلے کا نفقہ جو اُن کے ذمہ باقی واجب الادا ہے اُسکو بھیجدین ۔

اور عینی شرح صحیح بخاری مین اسقدر اضافہ کیا ہے کہ فلان فلان شخص کو بلاؤ کہ وہ مدینے سے چلے گئے ہین کہ وہ اپنی عورتون کے پاس آجاوین یا اُنکو نفقہ روانہ کردین یا اُنکو طلاق دیدین اور پہلے کا نفقہ ادا کردین جو اُنکے ذمہ واجب الادا ہے ۔

دلائل مذکورالصدر سے صاف ظاہر ہے کہ جب خرچ نفقہ زوجہ پر قادر نہین ہے تو زوجہ کو حق ہے کہ وہ اپنا نکاح فسخ کرلے خواہ وہ بوجہ عسر کے ہو یا بوجہ حبس دوام کے ہو ۔ پھر ہمکو یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ قیدی شرعی ہے یا سیاسی قیدی شرعی کا حکم تو یہ ہے کہ جان لینا

یا جان چھوڑ دینا اگر قیدی سیاسی کی جائداد ہے تو اسکے پسماندہ اُس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہین
اگر نادار ہین تو جس نے اُنکے کفیل کو لیا ہے یا قید کیا ہے وہ اُنکا کفیل ہوگا۔ بقول شارع علیہ
الصّلوٰۃ والسّلام اَلسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَہٗ حاکم وقت بادشاہ اُنکا کفیل اور ولی ہے
جنکا کوئی کفیل اور ولی نہین ہے۔ جملہ اہل اسلام اس حکم آسمانی کے ساتھ مامور ہین فَاِنْ
تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ۔

فائدہ جلیلہ فقہ حنفیہ مین ہے اگر زوج قیدخانہ سلطانی مین ہے تو زوج پر زوجہ کا
نفقہ لباس سکنہ واجب ہے لیکن یہ جب ہے کہ قیدی مالدار ہو اگر مفلس و نادار ہو تو لامحالہ تفریق
لازم آئے گی۔ غایۃ الاوطار جلد ۲ صفحہ ۲۵۰۔

خلع قبل اسکے کئی مراتب طے کرنا ضروری ہین۔ (۱) خداوند ذوالجلال نے
خلع کے قبل پانچ امر کا ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم دونون زوجین مین کوئی ناچاقی پیدا ہوجائے
تو پہلے تم اُن عورتون کو پند و نصیحت کرو کیونکہ تم اُن عورتون پر مسلط کیے گئے ہو بوجہ
اُنکی کم عقلی و کج فہمی و نقص دین کے لِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ مردون کو عورتون پر اللہ تعالی
نے درجہ عنایت فرمایا ہے عقل شعور سیاست قوت مرتبہ گواہی دیت صلاحیت امامت
و قضا مین بھی مقدم ہین عورت کیلیے نصف توریث مرد کے اور مرد چار عورتین وقت واحد
مین کر سکتا ہے اور عورت ایک سے زیادہ نہین کر سکتی اور نکاح طلاق رجعت نفقہ سکنہ لباس
وغیرہ وغیرہ مردون کے ہاتھ مین رکھا اور شہادت ایک مرد کی دو عورتون کے برابر ہے اس سے
بڑھکر اور کیا فضیلت ہوگی کہ عورت مرد سے پیدا ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
اگر مین کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے۔ سبب نزول
اس آیت کا یہ ہے کہ ایک عورت کو مرد نے طمانچہ مارا وہ رسول اللہ کے پاس آئی اور بدلہ چاہا
تب یہ آیت نازل ہوئی کذا فی ابن مردویہ۔

(۲) اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بصیغہ مبالغہ آیا ہے مرد بست قوی تر ہین عورتون

باعتبار جہاد و کسب و محنت مشقت و قوائے جسمانی و مصالح دین و دنیا اور تدبیر امور دنیا مین مرد حاکم عورتین محکوم ہین اور اُنکے محافظ ہین عورتون پر نفقہ سکنہ و لباس کی ادائی ہین ۔
دلیل قرآن (۳) بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بسبب اسکے اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ۔ مردون مین انبیا صلحا خلفا حکام سلاطین ہین ۔
جبکہ عورت مین نشوز پیدا ہو ۔ اور ناشزہ وہ عورت ہے جو شوہر پر سرکشی و دشمنی و روگردانی کرے بدخوئی و تیز زبان سے پیش آوے عدول حکمی کرے ۔
دوسرا مرتبہ حسب فرمان الٰہی فَعِظُوهُنَّ اسمین تمام شوہرون کی طرف خطاب ہے کہ پہلے تم اُنکو (عورتون کو) پند نصیحت کرو خدا کا خوف دلاؤ اپنے حقوق کا اُنپر اظہار کرو اگر مان لین تو اچھا ہے ورنہ ۔
تیسرا مرتبہ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ اُنکو اپنے فرشون سے جدا و علیحدہ کردو اُنپر مت داخل ہو نہ اُنسے بات چیت کرو اور نہ اُن سے جماع کرو اگر وہ راہ راست پر آجاوین تو بہتر ہے ورنہ ۔
چوتھا مرتبہ وَاضْرِبُوهُنَّ اگر پند و نصیحت و ہجر اُنکو مطیع نہ کرے تو اُنکو خوب ٹھوکو مارو لیکن ایسا نہ مارو کہ ہڈی ٹوٹے زخم آوے کیونکہ یہ کم عقل کج فہم ضعیف القوے ہین فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ پس اگر مطیع و فرمانبردار ہوگئین فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا پس اب اُنسے تعرض مت کرو اور نہ اُنکو تکلیف مالایطاق دو فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا کیونکہ اللہ تعالے تمھارے معاملات کو جاننے والا بڑا زبردست ہے ۔
پانچوین مرتبہ فَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا پس اگر تم کو خوف ڈر ہو درمیان زوجین لڑائی جھگڑا نزاع و خلاف پابندی حدود الٰہی کا تو فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَ حَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا پس مقرر کرو تم ایک منصف حاکم مرد کے لوگون سے اور ایک منصف حاکم عورت کے لوگون سے اس حکم کے تحت مین تمام مسلمان و سلطان وقت اور اُسکے نوائب سب

برابر ہین کہ وہ دو حکم مقرر کرین جس سے زوجین مین رفع نزاع ہو اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا
اگر اُن دونون زوجین کو ارادہ مصالحت کا ہو تو یُوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا تو خداوند ذوالجلال
اُن دونون حکمون مین توفیق انصاف اور زوجین کو اتفاق و محبت والفت دیگا جو اُصول
مقصد ہے زوجین کا کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا پس اللہ تعالےٰ اُن دونون حکمون کے فیصلے سے
اور زوجین کے معاملات کو جاننے والا اخبردار ہے تم یہ خیال نہ کرو کہ خدا سے کوئی بات
تمھاری پوشیدہ ہے اس حکم مین حکمون اور زوجین کیلیے سخت تشدید ہے۔

اب یہ امر بھی غور طلب ہے کہ اگر اتفاق نہو تو کیا کرنا چاہیے۔

مقتضاے انصاف تو یہ ہے کہ اگر قصور شوہر کا ہے تو بلا معاوضہ طلاق دیدینا چاہیے
ورنہ حاکم وقت کو چاہیے کہ شوہر سے بلامعاوضہ طلاق دلادے اگر قصور عورت کا ہے تو
بامعاوضہ خلع ہونا چاہیے جسکو خدا نے حلال کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو عورتین بلا اشد ضرورت
طلاق یا خلع چاہتی ہین وہ منافقات ہین اُنپر جنت کی ہوا حرام ہے حالانکہ جنت کی ہوا
چالیس برس کے فاصلے سے پہونچے گی۔

فصل خلع کے احکام۔ لغت بضم الخاء وسکون اللام خَالَعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَہٗ وَ
خَالَعَتِ الْمَرْأَۃُ زَوْجَھَا مُخَالِعَۃً بعوض مال کے اپنی زوجہ کو نکاح سے جدا وعلیحدہ کرنا
شرع مین مرد اپنے حق زوجیت کو بعوض اُس مال کے جو زوجہ سے لیتا ہی زائل کرنا
پہلا خلع جو دنیا مین ہوا ہے وہ عامر بن اسطرب کا تھا اکثر علمار کا قول ہے کہ وہ پہلا خلع عرب
مین مراد ہے جملہ علمار کا اتفاق ہے کہ خلع اسلام مین مشروع و جائز ہے جملہ علمار کیلیے یہ آیت
قرآنی مستحکم دلیل ہے فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ
ترجمہ۔ اگر تم دونون مرد و عورت مین قیام حدود الٰہی کا خوف ہو پس تم دونون پر گناہ نہین ہے
کہ عورت مال فدیہ دیکے اپنے کو قید زوجیت سے نکال لے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَأَۃُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اِلٰے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ما اعتب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ اتردین علیہ حدیقتہ قالت نعم فقال رسول اللہ اقبل الحدیقۃ وطلقہا تطلیقۃ ۔ اسکو بخاری وابن ماجہ ونسائی وبیہقی اور اہل سنن نے بطریق صحیح نقل کیا ہے ۔

اور ایک روایت سے نسائی مین کہ ثابت بن قیس نے اپنی جورو کو مارا اُسکا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا تو اُسکے بھائی نے دربار نبوت مین شکایت کی تو آپنے ثابت بن قیس کو حکم فرمایا کہ جو تو نے اُسکو دیا ہے اُسکو واپس لیکر اُسے چھوڑ دے پھر آپنے اُس عورت سے ارشاد فرمایا کہ ایک حیض کر کے گھر والون مین جا مل ۔

اور ایک روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق عبداللہ بن ابی سلول کی بیٹی ثابت بن قیس کے نکاح مین تھی اور ثابت بن قیس نے اپنی عورت کو ایک باغ مہر مین دے رکھا تھا تو آنحضرت نے اُس عورت کو فرمایا کہ وہ باغ جو تجھ کو مہر مین دیا تھا اُسکو واپس کر سکتی ہے تو ثابت کی عورت نے کہا اور کچھ زیادہ بھی دے سکتی ہون تو آپنے فرمایا زیادتی تو نہین چاہیے لیکن اُسکا باغ واپس دیدے تو عورت نے کہا بہتر تو ثابت نے اُسکو لیکر عورت کا راستہ چھوڑ دیا اور آنحضرت کے فیصلے پر راضی ہوگئے ۔ روایت کیا اسکو دارقطنی نے ساتھ اسناد صحیح کے ۔

اور ایک روایت ہے بلفظ واللہ ما کرہت منہ خلقا ولا دینا الا انی کرہت دمامتہ قسم ہے اللہ تعالی کی مجھ کو اُسکا دین وخلق ناپسند نہین ہے مگر اُسکی بدشکلی بہت ناپسند ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ثاقب بن قیس بہت ہی بدشکل پستہ قد کالا سیاہ کریہ المنظر تھا ۔ اور ایک روایت ہے عبدالرزاق مین جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس نے رسول اللہ سے کہا اے حضرت آپ مجھ کو دیکھتے ہین کہ مین کیسی حسین جمیل ہون اور ثابت بدشکل اور ذمیم ہے (بدشکل پستہ قد) ۔

روایات بالا سے یہ ثابت ہوا کہ جمیلہ کا خلع کئی اسباب کی وجہ سے تھا ایک تو اُسکا

ہاتھ توڑ دیا تھا۔ دوم ثابت بدشکل کالا سیاہ قبیح تھا۔ سوم بہت ہی پستہ قد تھا۔ چہارم بہت ہی کریہ المنظر تھا۔ اب ہمکو اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ اگر زوجین مین شقاق نفاق کے اسباب پیدا ہو جاوین جنکی عدم برداشت مین نافرمانی الٰہی لازم آوے تو عورت کو حق ہوگا کہ وہ خلع کرے کیونکہ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ وارد ہے۔

مسئلہ جمہور علما کا مذہب ہے کہ اکثر پر خلع جائز ہے جو دیا تھا لیکن مکارم الاخلاق سے بعید ہے یہی مذہب ہے عطا و زہری و امام ابو حنیفہ کا۔ لقولہ تعالیٰ وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا تم کو حلال نہین ہے کہ لیلو اُس سے جو دیا تھا عورتون کو لفظ شیئًا کا تنکیر سے مشتق ہے یعنے کچھ بھی نہ لو جب ذرا سا لینا بھی ناجائز ہوا تو بہت کیسا حلال ہوگا۔

وعن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لا یأخذ منہا فوق ما اعطاھا وعن طاؤس والزہری مثلہ وہو قول امام ابوحنیفہ وامام احمد بن حنبل و اسحاق۔ فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۵۳۔

فصل عدت مین مختلعہ سے رجوع کرنا۔ ائمہ اربعہ و جمہور علما اس طرف گئے ہین کہ عورت مال دیکے اپنے نفس کی مالک ہو چکی ہے بغیر اُسکی رضامندی کے رجوع عن الخلع جائز نہین۔

فصل۔ اب ہمکو یہ دیکھنا چاہیے کہ خلع طلاق ہے یا فسخ نکاح ہے۔ عبداللہ بن عباس کی روایت سے جو اوپر گذر چکی ہے آنحضرت نے ثابت بن قیس کو فرمایا اقبل الحدیقة وطلقہا تطلیقة اور ایک روایت ہے امرہ لطلقہا ان احادیث مذکور الصدر سے صاف ظاہر ہے کہ خلع مین ایک ہی طلاق ہے جو بائن قطعی جدائی کا حکم رکھتی ہے یہی مذہب حضرت عمر و عثمان و عبداللہ بن مسعود و زید و علی و امام ابوحنیفہ اور آپکے اصحاب و امام احمد بن حنبل اور ایک قول امام شافعی کا بیشک یہ ایک طلاق بائن ہے۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۱۷۵۔

اور جن لوگون نے فسخ نکاح کہا ہے کوئی قول صحیح امر فیصل شدہ پیش نہین کیا ہے۔

یہ امر بھی غور طلب ہے کہ فدیہ جو خلع مین معاوضہ دیا جاتا ہے وہ کس کے قصور پر دیا جاتا ہے۔

اگر قصور عورت کا ہے تو عورت کو چاہیے کہ بمعاوضہ مال یا مہر بوجہ اپنے قصور کے خلع کرا سکتی ہے۔ اگر شوہر کا قصور ہے تو بلا معاوضہ مال یا مہر خلع ہونا چاہیے اسکا تصفیہ حاکم وقت کر سکتا ہے اسکے متعلق ایک روایت ہشام بن عروۃ سے ہے کہ وہ اپنے باپ سے لَا یَحِلُّ لَہُ الْفِدَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْفَسَادُ مِنْ قِبَلِھَا خلع مین معاوضہ مال یا مہر حلال نہین ہے جبتک کہ فساد عورت کی جانب سے نہو۔ فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۴۹۔

اور کتاب الآثار امام محمد مین ایک روایت ہے اَخْبَرَنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیْ قَالَ اِذَا کَانَ الظُّلْمُ مِنْ قِبَلِ الْمَرْأَۃِ فَقَدْ حَلَّتْ لَکَ الْفِدْیَۃُ وَاِنْ کَانَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ فَلَا یَحِلُّ لَہُ الْفِدْیَۃُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَأْخُذُ ابراہیم نخعی نے کہا جب ظلم ہو عورت کی طرف سے تو حلال ہے تجھ کو فدیہ معاوضہ طلاق لینا اور اگر ظلم مرد کی جانب سے ہے تو مرد کو حلال نہین ہے فدیہ خلع لینا امام محمد نے کہا ہم اسی سے اخذ کرتے ہین اکثر بلکہ کل کہنا چاہیے مردون کو دیکھا گیا ہے کہ عورتون کی عصمت بگاڑ کر انکا مال زر زیور رکھا کر اُنکو اسقدر تکلیف دیتے ہین کہ عورتین برداشت نہ کر کے اپنے مہر وجائداد کا معاوضہ دیکر اُن ظالمون کی قید سے رہائی حاصل کرتی ہین اور اُن مردون کا مقصود بھی یہی ہوتا ہے۔

اور یہ امر بھی قابل غور ہے کہ خلع مین قاضی حاکم وقت کی ضرورت ہے یا نہین صحیح بخاری مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ بغیر اذن سلطان خلع جائز ہے۔ لیکن حسن بصری و محمد بن سیرین فرماتے ہین کہ بدون سلطان کے خلع جائز نہین ہے کیونکہ نزاع زوجین مین امر الٰہی موجود ہے فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا اور دوسرا فرمان الٰہی صلح خیر ہے تو یہ کام حاکم وقت کا ہے کہ فریقین کے بیانات قلمبند کرے اور اسباب فرقت دریافت کرے اور ثبوت طرفین طلب کرے کیونکہ جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس نے بھی اپنی دادرسی آنحضرت کے پاس پیش کی تھی جو اول مین ذکر ہو چکا ہے۔

مسائل خلع۔ اگر شوہر نے خلع کا دعوے کیا مال پر اور عورت کو انکار ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی بوجہ اقرار شوہر کے اور دعوے بحالہ رہیگا۔ درمختار

مسئلہ۔ خلع مین حقوق زوجیت تو ساقط ہوتے ہین لیکن نفقہ عدت کا باقی رہتا ہی۔ درمختار

مسئلہ۔ مختلعہ عورت کا نفقہ ایام عدت کا شوہر پر واجب ہے۔ درمختار

مسئلہ۔ نفقہ و لباس اولاد مختلعہ عورت کا خلع سے ساقط نہین ہوتا کیونکہ یہ نفقہ مؤنت رضاعت ہے ایام رضاعت تک واجب ہے۔ درمختار

اگر عورت نے بچے رضیع کے نفقہ و لباس پر خلع کرلیا تو نفقہ رضیع ساقط ہوگا۔ اگر عورت بچے کی کفالت و پرورش پر خلع کرے تو جائز ہے۔ درمختار

باب نفقات وسکنات ولباس مین

فصل نفقہ زوجہ مین تمام وجملہ علماے امت محمدیہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ نفقہ و لباس وسکنہ زوجہ کا زوج پر عرف کے موافق فرض ہے قیام زندگی کے لیے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اِتَّقُوا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ وَلَھُنَّ عَلَیْکُمْ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مسلم و فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۴۴۹۔ ترجمہ۔ تم خدا سے ڈرو عورتون کے معاملات مین اُنکے لیے تم پر نفقہ و لباس وسکنہ عرف کے مطابق واجب ہے۔

فائدہ۔ عرف مین پردہ وغیرہ۔ عطر تیل۔ دھوبی کی دھلائی۔ رنگ کی رنگائی۔ صابن دوا علاج۔ زچگی کے اخراجات۔ سواری کا خرچ جو عند الشرع جائز ہو عرف مین داخل ہین۔ لیکن مقدار نفقہ اور وقت مین مختلف ہین کہ کب نفقہ واجب ہوتا ہے اور کتنا اُسمین دو فریق ہین۔ اول امام مالک کا کہنا ہے کہ زوجین مین قابلیت جماع ہو بوجہ بلوغ کے اور امام ابوحنیفہ و شافعی کا کہنا ہے کہ سبب وجوب نفقہ کا استمتاع یا تملیک نکاح و حبس ہے جبکہ زوجہ قبضہ و تصرف و ملک زوج مین آگئی تو شوہر پر نفقہ و لباس و سکنہ زوجہ واجب ہوگیا مثل غائب و مریض کے خواہ اُسمین قابلیت جماع ہو یا نہو بوجہ

صغر سنی کے کیونکہ حدیث مذکور الصدر عام ہے خواہ صغیر و صغیرہ ہو یا کبیر ہو جبکہ زوجہ نے اپنا نفس شوہر کو سونپ دیا اور شوہر بغیر دخول کیے اسی طرح تمتع حاصل کر سکتا ہے مثل بے پردگی بوس و کنار لہو و لعب نظر شہوت مساس وغیرہ وغیرہ یہ کوئی اجرت اجیر تو نہین ہے کہ بلا عمل مستحق اجرت نہین پا سکتا بلکہ یہ حق زوجیت ہے جو بسبب عقد کے زوجہ ہونے کے مستحق نفقہ و سکنہ و لباس ہو جاتی ہے۔

نفقہ و لباس وغیرہ مین شوہر کا اعتبار ہوگا ۔ لقولہ تعالیٰ لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ترجمہ ۔ البتہ چاہیے مقدور والے کو اپنے مقدور کے موافق خرچ کرے (زوجہ پر) جس شخص پر تنگی ہو رزق کی پس چاہیے جسقدر اللہ نے اسکو دیا ہے اسکے موافق خرچ کرے اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہین دیتا مگر جسقدر اللہ نے اسکو دیا ہے ۔ القرآن پ ۲۸ ع ۱۷۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِيْ نِسَائِنَا قَالَ اَطْعِمُوْهُنَّ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُنَّ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ۔

روایت کیا اسکو ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و حاکم و ابن حبان و دار قطنی اور صحیح کیا ان تینون نے ۔ ترجمہ ۔ معاویہ قشیری نے کہا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مین نے کہا آپ کیا فرماتے ہین ہماری عورتون کے معاملہ مین آپنے فرمایا انکو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ انکو جو تم پہنتے ہو یہ مذہب حنفیہ و شافعیہ کا ہے ۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۲۶۱

اور فتح الباری شرح صحیح بخاری مین باب کسوہ مین ہے کہ علماء کا اسپر اجماع ہے کہ شوہر کے اعتبار سے نفقہ لباس زوجہ واجب ہے ۔

زوجہ کے سکنہ کا وجوب لقولہ تعالیٰ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ ترجمہ ۔ تم اپنی عورتون کو وہین ٹھہراؤ جہان تم رہتے بستے ہو اپنی طاقت مقدور کے مطابق مسکن و نفقہ مین تونگر پر تونگری کی حیثیت اور فقیر محتاج پر اسکی حیثیت سے گو ایک حجرہ

کیون نہ میسر ہو اسمین جملہ علما کا اتفاق ہے۔

اور بدائع مین ہے کہ اگر زوجہ سوکن یا دیور یا ساس یا نند یا شوہر کے بیٹے کے اور مثل انکے ساتھ رہنا پسند نہین کرتی جو مخل عیش ہو تو شوہر کو چاہیے کہ زوجہ کو دوسرا گھر دے اپنے مقدور کے موافق۔

بوجہ عدم استطاعت نفقہ کے زوجین مین تفریق - ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِی الرَّجُلِ لَا یَجِدُ مَا یُنْفِقُ قَالَ یُفَرَّقُ بَیْنَہُمَا رَوَاہُ دَارقُطْنِیُّ وَ بَیْہَقِیُّ وَ اَیْضًا عِنْدَ النَّسَائِیِّ وَابْنِ خُزَیْمَۃَ وَ ابْنِ حَبَّانَ فِی صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ - ترجمہ - ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اُس مرد کے حق مین جو اپنی عورت کیلیے نفقہ نہین پا سکتا کہ اُسپر خرچ کرے آپنے فرمایا دونون مین تفریق کرا دیجاوے۔

اسیطرح سعید بن المسیب سے ایک روایت ہے اَلرَّجُلُ لَا یَجِدُ مَا یُنْفِقُ عَلٰی اَھْلِہٖ قَالَ یُفَرَّقُ بَیْنَہُمَا کذا فی سعید بن منصور والشافعی وعبدالرزاق -

ابوالزناد کہتا ہے کہ مین نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا کیا یہ سنت ہے کہ شوہر نفقہ زوجہ نہ پاوے تو دونون مین تفریق کرا دیجاوے کہا ہان سنت ہے۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۲۶۳

اور جمہور علما کا استدلال ہے کہ جبکہ شوہر نفقہ وسکنہ زوجہ سے عاجز ہو جاوے تو عورت کو اختیار ہے کہ تفریق کرا لے۔

اگر زوج باوجود قدرت کے اپنی زوجہ کا نفقہ سکنہ ولباس ادا نہیں کرتا - کتب فقہ حنفی مین تفریق نہ کی جائیگی زوجین مین بسبب عاجز ہونے زوج کے طعام وسکنہ ولباس کے اگر اشد ضرورت ہو تو شافعی قاضی کے پاس بھیجکر تفریق کا فتوے لیا جاوے۔

جلد ۱ صفحہ ۹۰۳

اسیطرح تفریق کرا لیجاوے اگر زوج دبے پتہ ہے اور نہ اوسکا مال زوجہ کیلئے موجود ہے غایۃ الاوطار صفحہ ۲۵۶ و شامی

زوج کا باوجود قدرت کے زوجہ کا نفقہ و سکنہ لباس ادا نہ کرنا ظلم ہے۔

وایت پارہ ۲ رکوع ۱۳۔ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یعنی پس اگر تم کو عورتون کو رکھنا ہے تو دستور کے موافق رکھو یا انکو خوشی رخصت کردو۔ اور دوسری آیت وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا۔ مت گھیر رکھو عورتون کو ایذا رسانی و ستانے کی غرض سے کہ تم اُنپر ظلم و ستم کرو جو کوئی ایسا کریگا وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے یعنے عذاب الٰہی کا مستحق بنتا ہے اور مت ٹھہراؤ اللہ تعالےٰ کے حکمون کو ٹھٹھا مسخری پس ان دونون آیتون کے امر سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کو یہ اختیار نہین ہے کہ زوجہ کا حق تو ادا نہ کرے اور خواہ مخواہ اُسکو اپنے قید نکاح مین جبراً روک رکھے اگر حق ادا نہین کرتا تو اُسکو طلاق دینا لازمی و واجب ہے اور حضرت علی و عمر و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم و حسن بصری و سعید بن مسیب و حماد او وغیرہم و جمہور علماء نے بھی یہی کہا ہے۔ فتوے نذیریہ جلد ۲ صـ۳۶۔

نیز شوہر باوجود قدرت کے زوجہ کو نفقہ وغیرہ نہ دے۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حیلہ ناجزہ کے صفحہ ۴۹ مین یہ عنوان قائم کیا ہے۔ حکم زوجہ مُتعنّت اور مُتعنّت اُسکو کہتے ہین جو باوجود قدرت کے اپنی زوجہ کے حقوق نفقہ وغیرہ ادا نہین کرتا تو بوجہ اشد ضروری ستم رسیدہ عورتون کی رہائی کیلیے زوجہ کو حق ہے کہ کسی طرح اپنے آپ کو اُس ظالم کی زوجیت سے نکالے۔ قاضی یا حاکم وقت جو احکام شرعیہ سے واقف ہو اُنہین تفریق کر دے۔ اگر شوہر بصورت ندامت نفقہ وغیرہ دینے کا وعدہ و انتظام کرے تو اگر عورت عدت مین ہو تو رجوع کر سکتا ہے ورنہ کچھ نہین اسکے ساتھ سولہ علماے دیوبند و سہارنپور نے بھی اتفاق کیا ہے۔

از مصنف۔ اسمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قطعی و مدلل فیصلہ ہے کہ

اپنے لشکر کے سردارون کے نام فرمان جاری فرمایا کہ فلان فلان شخص کو بلاؤ کہ وہ مدینے سے چلے گئے ہین کہ وہ اپنی عورتون کے پاس چلے آوین یا انکو نفقہ روانہ کردین یا اُنکو طلاق دیدین اور پہلے کا نفقہ ادا کردین جو اُنکے ذمہ واجب الادا ہے۔ عینی شرح صحیح بخاری جلد ۹ صفحہ ۶۴۰۔

اگر زوج زوجہ کو کفاف کے مطابق خرچ نہ دے تو کیا حکم ہے - ایک عورت آنحضرت کے دربار مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میرا خاوند کفاف کے مطابق میرے اور میرے بچون کا خرچ نہین دیتا تو آپنے فرمایا بقدر ضرورت کفاف کے موافق تو اُسکے مال سے لے سکتی ہے اس فرمان نبوی سے معلوم ہوا کہ اگر زوجہ کو کفاف کے مطابق شوہر خرچ نہ دے تو بحکم حاکم و بغیر حکم حاکم دونون طرح بقدر کفاف خاوند کے مال سے لے سکتی ہے کیونکہ یہ اپنے نفقہ وغیرہ کی مالک ہے۔ فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۴۴۷۔

یتیم لاوارث کا نفقہ - مَنْ مَاتَ وَلَهُ اَوْلَادٌ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ شَيْئًا فَاِنَّ نَفَقَتَهُمْ تَجِبُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ جو اولاد چھوڑکر مرجاوے اور اُنکے لیے ترکہ وغیرہ نہ چھوڑے تو اُنکا نفقہ وغیرہ مسلمانون کے بیت المال سے ملیگا - فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۴۵۱۔

عدت والی عورت کا نفقہ و سکنہ خواہ وہ مطلقہ بائنہ ہو یا رجعیہ - حضرت عمر بن الخطاب و عمر بن عبد العزیز و امام ثوری و حنفیہ فرماتے ہین مطلقہ کا نفقہ و سکنہ زوج پر واجب ہے جب تک اُس کی عدت پوری نہ ہو لقولہ تعالیٰ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ (القرآن سورہ طلاق) جسوقت تم عورتون کو طلاق دو پس طلاق دو تم اُنکو اُنکی عدت مین مت نکالو اُنکو اُنکے گھرون سے اور نہ وہ خود گھرون سے نکلین - اس آیت مین تمام مسلمانون کو خطاب ہے کہ انقضاے عدت تک اُنکے نفقہ و سکنہ مکان وغیرہ کی کفالت شوہر کے ذمہ ہے جبکہ اُنکی عدت گذر جاوے تمکو اختیار ہے کہ اندر دن

عدت رجوع کرلو یا انکو جدا کردو۔

فائدہ طلاق تین قسم پر ہے رجعی مین تو حق رجوع ہے اور بائنہ و مغلظہ مین نہین ہے اور وجوب نفقہ کی دلیل۔ لقولہ تعالےٰ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ مطلقہ عورتون کے لیے عرف کے مطابق نفقہ ہے۔ (القرآن پارہ ۲ رکوع ۲۵) اس آیت مین حکم عام ہے خواہ مطلقہ بائنہ ہو یا رجعیہ ہو۔ ہدایہ مین بھی اسکے موافق ہے اور رد المحتار مین ہر ایک مطلقہ رجعیہ و بائنہ کا نفقہ سکنہ و لباس ختم عدت تک ساقط نہین ہوتا گو مدت عدت طویل کیون نہو۔

متوفی عنہا زوجہا کا نفقہ۔ عدت کے دنون کا نہ نفقہ ہے نہ سکنہ اور سکنہ مین اختلاف بھی ہے امام مالک کے نزدیک سکنہ واجب اور ابوحنیفہ کے نزدیک غیر واجب ہے اور شافعی کے دو قول ہین۔

حاملہ عورت کی عدت کا نفقہ و سکنہ۔ بدلیل قولہ تعالیٰ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اگر مطلقہ عورتین حاملہ ہون تو انکی عدت وضع حمل تک ہے انکو نفقہ و سکنہ دو۔ یہ تمام مسلمانون کو خطابی حکم ہے بلاخلاف علماء کے مطلقہ حاملہ کا نفقہ و سکنہ شوہر پر واجب ہے۔

اور جس حاملہ عورت کا مرد مر گیا ہو تو اسمین دو فریق ہین۔ اول علی بن ابیطالب و عبداللہ بن عمر و عبداللہ بن مسعود و شریح قاضی و النخعی و الشعبی و حماد و ابن ابی لیلی و سفیان کہ جمیع مال سے نفقہ دیا جاوے۔ فریق دوم عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن الزبیر و جابر بن عبداللہ و امام مالک و شافعی و ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کہ حاملہ کو ترکہ کے حصہ سے نفقہ دیا جاوے۔ تفسیر فتح البیان جلد ۹ صفحہ ۴۰۹۔

عورت کے خادم یا خادمہ کا نفقہ۔ اس مسئلہ مین اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ جملہ پرورش مونث عورت شوہر کے ذمہ ہے امام شافعی و مالک و لیث و محمد بن حسن اور علمائے

اہل کوفہ نے کہا کہ اگر عورت ایسے خاندان کی ہے کہ بجز خادم یا خادمہ کے شوہر کی خدمت نہین کرسکتی تو شوہر پر عورت اور اُسکے خادم یا خادمہ دونون کا نفقہ فرض ہے (نفقہ سے مراد طعام مع لوازم ولباس وسکنہ ہے) بدلیل قولہ تعالےٰ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ حقوق زوجیت عورتون کے عرف کے برابر ادا کرو تم (بلحاظ مالی طاقت مرد کے) القرآن پارہ ۴ رکوع ۱۴ - فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۴۴۳ - وعینی -

عورت کے خادم کیلیے تین درجہ ہین ایک غلام مملوک ہے اُسکا نفقہ مقابلہ خدمت کے شوہر پر واجب ہے - دوم عورت پردہ نشین ہے باہر کے سودا سُلف کیلیے خادمہ چاہی تو خادمہ کا نفقہ واجب ہے - سوم عورت مریضہ ہے یا بے طاقت ہے تو بھی خادمہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے - ردالمحتار جلد ۲ صفحہ ۹۰۱ -

فصل بچے کو دودھ پلائی کا نفقہ اجرت کپڑا باپ پر واجب ہے -

بقولہ تعالیٰ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا (القرآن پارہ ۲ رکوع ۱۴) مائین دودھ پلائین اپنی اولاد کو دو برس کامل جب ارادہ کرے کہ دودھ پلائی کی مدت پوری ہوجائے اور بچے کے باپ پر دودھ پلانے والی کا کھانا کپڑا دینا واجب ہے عرف کے مطابق بقدر حیثیت باپ کے اس آیت کی تفسیر مین دو حالتین ہین ایک یہ کہ زوجین مین اتفاق ہو تو مان پر بچون کا حق ہے کہ دو سال تک بچون کو دودھ پلاوے دوسری حالت یہ ہے کہ زوجین مین (طلاق) جدائی ہوگئی ہے تو اس صورت مین حکم ہوا کہ مائین بافذا جرت کھانا کپڑا اپنے بچون کو دودھ پلائین لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا اور نہ مان کو بچے کی وجہ سے ضرر تکلیف دیجاوے وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ اور نہ باپ بچے کی وجہ سے مجبور کیا جاوے اگر باپ مرجاوے تو عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ اسی طرح وارث کو دودھ پلائی کا

نفقہ ولباس دودھ پلانے والی کو دینا واجب ہوگا خواہ بچے کی ماں ہو یا غیر ہو۔
اگر ماں بوجہ عذر کے دودھ پلانے پر قادر نہو تو مجبور نہ کیا جاوے بقولہ تعالے
لَا تُضَآرَّ وَالِدَۃٌۢ بِوَلَدِھَا اگر ماں معذور ہو تو اُسپر دودھ پلانے مین جبر واکراہ
نہ کیا جاوے۔ لیکن یہ اُسوقت تک ہے کہ دوسری دودھ پلانے والی میسر ہو اگر نہو تو
مجبور کی جائیگی خواہ ماں یہودیہ ہو یا نصرانیہ یا بچہ دوسرے کا دودھ نہ لیتا ہو لیکن شرعی
اعتبار سے ماں کو بلا اخذ اجرت بچے کو دودھ پلانا واجب حق ہے اجرت لینا جائز
نہین (کیونکہ حقیقت مین یہ دودھ اسی کا ہے) عین الھدایہ جلد۲ صفحہ ۳۴۵۔

حقیقت مین دودھ اسی بچہ کا ہے بشرطیکہ اسکی ماں اپنے شوہر کے پاس ہو اگر
طلاق دیدی ہے یا مر گیا ہے تو دودھ پلانے کی اجرت اُسکو لینا جائز ہے کیونکہ ملکیت
زوجیت ساقط ہوگئی۔ عدت کے دنون مین ماں پر دودھ پلانا واجب ہے اور شوہر پر
عدت کا نفقہ سکنہ لباس واجب ہے۔ اگر رضیع بچے کا مال موجود ہے تو اُسمین سے اجرت
دودھ پلائی دینا چاہیے خواہ ماں ہو یا غیر۔ اگر درمیان مین بچے کے باپ نے طلاق دیدی ہے
یا مر گیا ہے تو بقیہ دن دودھ پلائی کی ماں کو پورا کرنا چاہیے بقاعدۂ مذکور الصدر۔

رضاعت کے دنون کی اجرت۔ اس امر پر اجماع واتفاق ہے کہ رضاعت کی
اجرت کا استحقاق ثابت ہونے کیلیے مدت رضاعت دو ہی برس ہین۔ عین الھدایہ جلد۲ صفحہ ۱۲۴

فصل حضانت بچہ کی تربیت و پرورش کے احکام۔

اگر زوجین مین جدائی
(طلاق) ہوجاوے تو ابوین مین بچے کی تربیت کا کون حقدار ہے۔ عبداللہ بن عمرو
بن العاص سے مروی ہے کہ ایک عورت آنحضرتؐ کے دربار مین آئی کہا یہ میرا بیٹا
ہے میرا پیٹ اسکا وعا تھا اور گود میری اسکا ٹھکانا تھا اور دونوں چھاتیاں میری
اسکے دودھ کے مشکیزے تھے اسکے باپ نے مجھ کو طلاق دیدی ہے اُسکو مجھ سے
جدا کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا تو ہی اسکی تربیت کی حقدار ہے جبتک تو دوسرا نکاح

نہین کری سب اولیا سے زیادہ حقدار ہے حضانت مین یہی قول امام مالک و شافعی اور حنفیہ کا ہے نیل جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ ۔

اور ایک روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت نے ابوین کے درمیان ایک لڑکے کو اختیار دیا تھا جسکو چاہے اُسکے پاس رہے روایت کیا اسکو احمد و ابن ماجہ و ابن ابی شیبہ و ترمذی نے اور صحیح کیا ترمذی نے ۔ یہ دلیل ہے کہ اگر ابوین کے درمیان تنازعہ ہو تو بچے کو اختیار دیا جاوے ۔ اسکے متعلق اور ایک روایت ہے کہ جس بچہ کو اختیار دیا گیا تھا وہ سات آٹھ برس کا تھا ۔

اور ائمہ کا قول ہے کہ لڑکے کا حق باپ کو ہے اور لڑکی کا حق ماں کو ہے یہانتک کہ حد استغنا کو پہونچ جاوے خود کھائے پیے پہنے یہی مذہب امام ابو حنیفہ و آپکے اصحاب کا امام مالک فرماتے ہین کہ لڑکی شادی تک ماں کے پاس رہ سکتی ہے ۔ نیل جلد ۶ صفحہ ۲۷۰ ۔

بڑی چیز تو تربیت مین یہ ہے کہ بچے کے مفاد کو دیکھین اور اس آیت کے تحت عمل ہو قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا بچاؤ اپنی جانین اور اپنی اہل کو دوزخ کی آگ سے ۔ القرآن

ایک حکایت ہے حاکم کے پاس حضانت کا مقدمہ پیش ہوا لڑکے کو اختیار دیا گیا لڑکے نے باپ کو اختیار کیا ماں نے کہا اس سے دریافت کرو کہ باپ کو کیون اختیار کیا ہے لڑکے نے کہا ماں مجھکو ہر روز معلم کے پاس بھیجتی ہے وہ مجھکو مارتی ہے اور باپ کھیلنے کو چھوڑ دیتا ہے ۔ ہر ایک فیصلہ حاکم کے اختیار تمیزی پر ہے کہ صغیر یا صغیرہ کا فائدہ کس صورت مین ہے ۔

فصل حضانت کے قابل کون ہے ۔ اگر رضیع یا رضیعہ کی ماں نہو یا اجنبی شخص سے نکاح کرلیا ہو تو حضانت کا حق نانی کو ہے اگر نانی نہو تو نانی کی ماں اور اُسکی ماں اوپر تک حق منتقل ہوگا اگر نانی نہو تو دادی اولی ہے حضانت کیلیے ۔ اگر دادی نہو تو اُسکی بہنین حقیقی پھر اخیافی پھر علاتی اور ایک روایت ہے خالہ اولی ہے بہن سے کیونکہ

یہ بجائے ماں کے ہے یہ صحیح ہے۔ بخاری وہدایہ۔

پھر خالہ کی حقیقی بہنیں ماں کی پھر اخیافی بہنیں ماں کی پھر علاتی بہنیں ماں کی پھر باپ کی بہنیں حقیقی پھر اخیافی پھر علاتی۔ شرح وقایہ

الحاصل جسمیں دو قرابتیں ہوں ماں باپ کی طرف سے مقدم کی جاویں پھر ماں کی طرف کی پھر باپ کی طرف کی۔ اگر کوئی عورت ماں باپ کی طرف نہو تو حق حضانت عصبات کو علے الترتیب ملیگا۔ شرح وقایہ

اگر ماں نے جو اجنبی شوہر کیا تھا مر گیا یا طلاق دیدی تو حق حضانت ماں کو لوٹ آئے گا۔ شرح وقایہ

شرائط حضانت کے جو مانع حضانت ہوں۔ حاضنہ حرہ بالغہ عاقلہ امینہ ہو اور حضانت پر قادر بھی ہو اور غیر قرابتی کی زوجہ بھی نہو اور غیر کی لونڈی و ام ولدہ و مرتدہ بھی نہو اور گانے بجانے اور آوارہ پھرنے والی گداگرہ بھی نہو اور دائم المریضہ اور نہ ایسی بڈھی عورت جو کاروبار سے عاجز ہو اور نہ ماما وغیرہ جو غیر کی خدمت میں مصروف ہو اور نہ نابالغہ صغیرہ اور نہ اندھی۔ ردالمحتار جلد۲ باب الحضانت۔

فصل ظہار میں۔ قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ یُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ جو لوگ کہ ظاہر کرتے ہیں تم سے بیویوں اپنی سے۔ اور معنی ظہار کے شرعًا مرد اپنی عورت کو گھر بیٹھے کہے کہ تو مجھ پر مثل ظہر (پشت) میری ماں کے ہے خواہ رضاعی ہو یا نسبی اسمیں تمام علما متفق ہیں کہ یہ ظہار ہے۔ اگر مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مثل ظہر میری بیٹی یا بہن کے ہے تو امام ابوحنیفہ و مالک و حسن بصری والنخعی والزہری والاوزاعی والثوری کے نزدیک ظہار ہے۔ تفسیر فتح البیان جلد۹ صفحہ ۲۴۷۔

اور بدایۃ المجتہد میں ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک تشبیہ دینا ہر ایک اُس عضو کے ساتھ جسکا دیکھنا اُسکو حرام تھا ظہار ہے لیکن جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ ظہار ماں کے

ساتھ مختص ہے جیسے قرآن مین آیا ہے۔

ظہار کا حکم۔ قبل ادا کرنے کفارہ کے عورت سے جماع کرنا منع ہے۔

فصل کفارۂ ظہار مین ۔ غلام آزاد کرنا اگر اسکی طاقت نہین ہے تو دو ماہ کے پے درپے روزے رکھنا اگر یہ بھی نہین ہوسکتا تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلانا اپنی مقدور کے موافق خواہ ایک بار ساٹھ کو کھلانا یا ساٹھ روز ایک کو کھانا کھلانا اگر ان تینون سے عاجز ہو تو اسمین علمار کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک کفارہ ساقط ہوتا ہے بعض کے نزدیک ساقط نہین ہوتا۔ کتب فقہ وغیرہ۔

فائدہ۔ جتنی عورتون سے ظہار کیا اتنے ہی کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

فصل نیک پارسا عورتون کو زنا کی تہمت لگانا۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ القرآن پ۱۸

ترجمہ۔ جو لوگ پاکدامن عورتون کو زنا کی تہمت لگاتے ہین پھر اسکے بعد چار گواہ نہ پیش کرین پس انکو اسی کوڑے مارو اور ہمیشہ کیلیے انکی گواہی قبول نہ کرو وہ لوگ فاسق ہین۔ یہ قید اتفاقی ہے اگر عورت بھی کسی نیک پارسا مرد کو زنا کی تہمت لگاوے اور چار گواہ پیش نہ کرسکے اسکا بھی یہی حکم ہے۔ اب چونکہ حد جاری نہین ہے کہ اسکو کوڑے مارے جاوین لیکن ہمیشہ کیلیے اسکی گواہی جائز نہین ہے۔

فصل جو شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگاوے۔ بقولہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ الخ۔ القرآن پارہ اٹھارہ رکوع چھ۔ حاصل ترجمہ جو لوگ اپنی بیویون کو زنا کی تہمت لگا دین اور انکے پاس گواہ نہون بجز انکے نفس کے

پس گواہی اُنکی یون ہونا چاہیے تہمت لگانے والا چار بار اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر یہ گواہی دے کہ مین سچا ہون اور پانچوین مرتبہ یہ کہے تحقیق اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے مجھ پر اگر مین جھوٹا ہون پھر اُسکے بعد وہ عورت جسکو تہمت زنا کی لگائی گئی ہے وہ چار مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے مین گواہی دیتی ہون کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچوین مرتبہ یہ کہے اللہ تعالیٰ کا غضب ہو مجھ پر اگر وہ سچا ہو اسکو شرعًا لعان کہتے ہین پھر ان دونون مین ہمیشہ کیلیے جدائی ہوجاتی ہے۔ پھر انمین نکاح جائز نہین ہے۔ لعان کے متعلق بہت بڑی بڑی بحثین ہین کتب فقہ مین دیکھو

مسئلہ بعد لعان کے اگر عورت مدخولہ ہے تو کل مہر پاوے گی اور اگر غیر مدخولہ ہے تو نصف مہر پاوے گی یہی حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کذا فی بخاری ومسلم۔ اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا۔

مسئلہ۔ بعد لعان کے لاعنہ عورت کو زانیہ اور اُسکے ولد کو ولد حرام کہنا ناجائز ہے اگر کوئی ایسا کہیگا تو اُسپر حد قذف جاری ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر لاعنہ عورت تاریخ تہمت سے چھ ماہ کے اندر جنے تو ولد باپ کا ہے اگر بعد کو جنے تو ولد مان کا ہے بشرطیکہ اس درمیان شوہر نے وطی نہ کی ہو۔

اگر کسی نے اپنے ولد سے انکار کیا اور عورت اسکے پاس ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ جسکی جورو اُس کا لڑکا زانی کو پتھر۔

مسئلہ لعان مین صلح وعفو وتوکیل نہین ہے۔ اگر عورت نے کچھ مال لیکر صلح کرلی تو جائز نہین ہے۔

معروف زانیہ مخفی کو زانیہ کہنے سے لعان واجب نہوگا نہ حد قذف۔ عالمگیری۔

اگر عورت کے بچہ پیدا ہوا اور مرد نے اسکی نفی کی کہ یہ بچہ میرا نہین ہے تو نفی صحیح نہ ہوگی جبتک دونون مین لعان نہو۔ عالمگیری۔

مسئلہ کیا لعان فسخ نکاح ہے یا طلاق امام مالک و شافعی فرماتے ہین کہ فسخ نکاح ہے کہ اسمین حرمت تاکیدی ہے اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہین کہ طلاق بائنہ ہے مثل عنین کے بدایہ جلد۲ صفحہ ۱۰۰۔

مسئلہ متلاعنین مین تفریق نزد امام ابو حنیفہ بحکم حاکم شرط ہے۔ بدایۃ المجتہد جلد۲ صفحہ ۱۰۱

فصل ایلا مین۔ ایلا لغت مین حلف قسم کو کہتے ہین اور شرع مین ایلا یہ ہے کہ شوہر قسم کھالیوے کہ مین مدت ایلا مین اپنی عورت سے جماع و بات نہ کرونگا۔ قرآن کریم مین ایلاء کی مدت چار ماہ ہے لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ۔ ترجمہ۔ جو لوگ اپنی بیویون کے پاس جانے سے قسم کھا بیٹھتے ہین اُنکو چاہیے کہ وہ چار مہینے تک انتظار کرین اسکے بعد اگر وہ اپنی بیویون سے رجوع کرلین (جماع) تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اور اگرچہ اُنھون نے طلاق کا ارادہ بھی کرلیا ہو۔

اور ایلا ز زمانہ جاہلیت مین ایک و دو سال تک ہوا کرتا تھا اسکو اللہ تعالیٰ نے تخفیف کرکے چار ماہ کا ارشاد فرمایا۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ماہ کا ایلا کرکے پھر اپنی بیویونکے پاس تشریف لیگئے علما کا اسمین اختلاف ہے کہ ایلا بنفسہ طلاق بائن ہے یا رجعی ہے یا کیا۔ اسمین تین فریق ہین فریق اول امام مالک و شافعی و احمد اور بارہ صحابہ ہین کہ ایلا بنفسہ طلاق نہین ہے بلکہ بعد گذر جانے چار ماہ کے مولی کو اختیار ہے کہ طلاق دے یا رجوع کرے انکے ساتھ بھی احادیث صحیحہ ہین۔ فریق دوم ایک جماعت تابعین کی مثل عطا و حسن بصری و ابن سیرین و سعید بن المسیب و مکحول الزہری و الاوزاعی کہ بعد گذرنے چار ماہ کے مولی کو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ نیل جلد۶ صفحہ ۱۷۶۔ فریق سوم امام ابو حنیفہ اور آپکے اصحاب ہین اور اہل کوفہ کہ بعد گذرنے چار ماہ کے مولی پر ایک طلاق بائن پڑیگی کتب حدیث

دفقہ مین بحث طول وطویل ہے اور دلیل امام ابوحنیفہ کی ایک حدیث ہے ابن ابی شیبہ مین بروایت عبداللہ بن عمرو عبداللہ بن عباس کہ اگر اندرون چار ماہ کے رجوع نہ کیا گیا بعد گذرنے چار ماہ کے مولی پر ایک طلاق بائن پڑے گی سند کا حال خدا جانے

فصل ثبوت نسب مین نسب مین نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے کیونکہ وہ اصل و جزو نطفہ ہے۔ اگر کسی شخص کے نکاح سے پورے چھ مہینے مین بچہ پیدا ہو تو صحیح النسب ہوگا کیونکہ قرآن مجید مین حَمْلُهُ وَفِصَالُهُ موجود ہے اسی واسطے ائمہ اربعہ فقہا نے بھی اسمین اختلاف نہین کیا۔

اگر تاریخ جدائی فسخ نکاح سے یا طلاق یا موت سے بچہ چھ ماہ مین پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا کیونکہ اکثر مدت حمل دو برس ہین اور اقل چھ ماہ ہین نزد ائمہ ثلاثہ کے اور امام مالک و شافعی کے نزدیک اکثر مدت حمل چار سال ہین اور امام مالک اپنا مشاہدہ و تجربہ بھی بیان کرتے ہین کہ محمد بن عجلان کی بی بی کو چار چار سال تک حمل رہتا تھا۔ کذا فی فتح القدیر و در المختار جلد ۲ صفحہ ۸۵۷

اس اختلاف مین علما کا مقصود یہ تھا کہ شرعی طور پر نسب کی صحت ہو جاوے باپ کو کوئی انکار کا موقع نہ ملے۔ اور دو سال کی قید کی کوئی ضرورت نہین بلکہ یہ عادت پر موقوف ہے۔ کذا فی فتح القدیر۔ اور مصنف کو بھی چار سال تک حمل کا مشاہدہ ہے۔

اور ایک روایت ہے دار قطنی و بیہقی مین حضرت عائشہ رضی فرماتی ہین بلفظ مَا تَزِيدُ الْمَرْأَةُ فِي الْحَمْلِ عَلَى السَّنَتَيْنِ عورت کو دو سال سے زیادہ حمل نہین رہتا۔ اگر عورت مدت مین دو سال کے اندر جنی تو نسب ثابت ہوگا۔ نور الہدایہ

اگر شوہر کو زوجہ کے حمل مین شبہ ہو تو قیاساً نسب زائل نہوگا تاوقتیکہ شوہر ثابت نہ کرے اگر معلوم نہین کہ قبل موت کے جنی یا بعد موت کے لیکن ورثا نے اقرار کرلیا تو کافی ہے بصورت شہادت کامل نسب ثابت ہوگا۔

نسب نکاح فاسد کا مثل صحیح کے ہی۔ اگر نکاح کے بعد چھ ماہ کے اندر بچہ پیدا ہو

تو نہ وارث ہوگا اور نہ نسب ثابت ہوگا۔ عالمگیری

اگر زید نے اقرار کیا کہ یہ لڑکا میرا ہے پھر مرگیا اور لڑکے کی ماں نے بھی کہا یہ اُسی کا لڑکا ہے اور اُسکی زوجہ ہونے کا ثبوت ہو تو ماں بیٹا دونوں وارث ہونگے۔ نورالہدایہ جلد ۲ صفحہ ۷

اگر کسی مرد نے بعد جماع کے اپنی عورت کو طلاق دی پھر بچہ پیدا ہوا دو برس کی مدت تک ائمہ ثلاثہ حنفی شافعی حنبلی کے نزدیک نسب ثابت ہوگا۔ نورالہدایہ جلد ۲ صفحہ ۷۰۔

اگر کسی عورت نے عدت وفات مین کہا کہ مین حاملہ نہین ہون پھر کچھ دنون کے فاصلے سے کہا کہ مین حاملہ ہون تو اُسکا قول قبول ہوگا۔

اگر کسی مرد نے اپنے بچے کے متعلق اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے اور برتاؤ بھی اولاد کی طرح کیا ہو تو نسب ثابت ہوگا بشرطیکہ قرائن زوجیت بھی ہون۔ کتب فقہ

اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ پر بدکاری کا گمان یا الزام لگایا یا پنے بچے سے انکار کیا تو صحیح نہوگا تا وقتیکہ لعان سے ثابت نہ کرے بقولہ علیہ السلام اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بچہ اُسکا جسکی جورو اور زانی کو پتھر۔

اگر کسی نے عورت سے زنا کیا جس سے وہ حاملہ ہوگئی پھر اُسی سے نکاح کرلیا تو وہ لڑکا اُسکا صحیح النسب نہوگا۔ عالمگیری

اگر زوجین غیر مسلم ہون اور حمل بھی موجود ہو پھر دونون مسلمان ہوجاوین تو لڑکے کا نسب صحیح ہوگا۔ عالمگیری

منکوحہ عورت کا اقرار کافی نہین ہوسکتا جبتک بچے کا باپ اقرار و تسلیم نہ کرے۔ عالمگیری

اگر معتدہ عورت بچہ جنے تو اُسکا اقرار کافی نہوگا جبتک ثبوت شہادت نہو یا باپ اقرار کرے تو نسب صحیح ہوگا کیونکہ عورت اپنے شوہر کی فراش ہے اور فراش ہونے سے نسب ثابت ہوجاتا ہے۔ عالمگیری

ایک عورت کی گواہی سے نسب ثابت ہوسکیگا بشرطیکہ عادلہ ہو یا دایہ ہو یا گواہی سے

ثابت ہو تو یہ بچہ تینون امامون کے نزدیک اپنے باپ کا وارث ہوگا بشرطیکہ ورثا نے تصدیق کنندہ کی صداقت پر کوئی اعتراض نہ کیا ہو۔ عالمگیری

اگر ولد صحیح النسب ہونے مین اختلاف ہو۔ اس باب مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک فیصلہ ہے کہ اگر لڑکے کو باپ کے مرنے کے بعد اُسکے ورثا نسب باپ مین ملانا چاہین اور وہ لڑکا قبل مرنے باپ کے باپ کی طرف منسوب بھی کیا جاتا تھا تو موجودہ جائداد کا وارث ہوگا مگر جبکہ وہ باپ جس سے اُسکا نسب ملانا چاہتے ہین اپنی زندگی مین اُسکے نسب سے انکار کرتا ہو تو وارثون کے ملانے سے نسب مین نہین مل سکتا۔ اگر وہ لڑکا ایسی لونڈی سے پیدا ہو جسکا مالک اُسکا باپ نہ تھا یا وہ آزاد غیر منکوحہ کے پیٹ سے ہو تو اُسکا نسب اُسکے باپ سے نہ ملے گا اگرچہ اُسکے باپ نے اپنی زندگی مین اُسکا دعوے کیا ہو کہ یہ میرا لڑکا ہے کیونکہ وہ ولدالزنا ہے گو آزاد عورت کے پیٹ سے ہو یا لونڈی مملوکہ سے اگرچہ اُسکا نطفہ ہو۔ ابی داؤد مترجم صفحہ ۵۳۵

اقرار تین چیزون کا فائدہ دیتا ہے ثبوت نسب وجوب نفقہ و وراثت لیکن نفس اقرار کافی نہین ہوسکتا بلکہ اُسکے ساتھ قرائن زوجیت بطریقہ شرع محمدی ہون ورنہ بدکاری سے نہ زوجہ زوجہ ہوسکتی ہے اور نہ ولد ولد ہوسکتا ہے اور نہ نفقہ و مہر و توریث واجب ہوسکتی ہے۔ کتب فقہ

اگر تعین ولد معتدہ مین انکار ہو یعنے زوج کے ورثا کہتے ہین کہ معتدہ کا نہین ہے تو اس صورت مین دائی جنانے والی کی گواہی ثبوت نسب مین کافی ہوگی باجماع امام صاحب وصاحبین کے۔ درالمختار

اگر معتدہ جنی پھر دونون مین اختلاف واقع ہوا عورت نے کہا کہ تو نے مجھ سے نکاح کیا ہے چھ مہینے سے اور مرد نے کمتر مدت کا دعوے کیا تو عورت کا قول بدون قسم کے معتبر ہوگا نزدیک امام صاحب اور صاحبین کے نزدیک عورت سے قسم لیجائے گی اور صاحبین کے قول پر فتوے ہے۔ درمختار

فصل نسب کے شبہ میں قیافہ کی ضرورت و اہمیت اگر بچے کے اعضاد اشکال و آنکھ وصورت قیافہ و قیافہ شناسی سے ثابت ہوگئی تو نسب ثابت ہوگا خواہ بعض ہون یا کل ہون جیسے اسامہ و زید مین منافقین نے طوفان باندھا کہ اسامہ زید کے بیٹے نہین ہین اور زید بن حارثہ گورے رنگ کے تھے اور اسامہ اُنکے بیٹے سانولے رنگ کے تو قیافہ شناس نے دونون کے پاؤن دیکھکر کہا یہ پاؤن ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسرت ہوئی ۔ مترجم ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۸ ۔

قیافہ کے حکم سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور عمل خلفاے راشدین اور صحابہ سے ثابت ہے جیسے حضرت عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب و ابو موسے اشعری و عبداللہ بن عباس و انس بن مالک رضی اللہ عنہم ۔ اور تابعین مین سعید بن المسیب و عطا بن ابی رباح و الزہری و ایاس بن معاویہ و قتادہ و کعب بن سوار ۔ اور تبع تابعین سے لیث بن سعد و مالک بن انس اور آپ کے اصحاب اور شافعی اور آپ کے اصحاب اور امام احمد و آپکے اصحاب و اسحاق و ابو ثور اور جملہ اہل حدیث ظاہریہ بلا خلاف ۔ یہ قول جمہور امت محمدیہ کا ہے لیکن امام ابو حنیفہ اور آپکے اصحاب اسمین مخالف ہین فرماتے ہین کہ قیافہ بذاتہ حجت شرعی نہین ہے لیکن قرینہ ہے جو دوسرے ثبوت کے ساتھ مدد دیتا ہے ۔ الطرق الحکمیہ لابن قیم صفحہ ۱۹۱

طلب شوہر کی ڈگری مثل ڈگری طلب نان و جہر کے ۔ لقولہ تعالی وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۔ القرآن پارہ ۲ رکوع بارہ ۔ ترجمہ ۔ عورتون کا حق مردون پر ایسا ہے جیسا مردون کا حق عورتون پر عرف کے مطابق ۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَأَنْ تَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ كذا فی مسند احمد و ابی داؤد و ابن ماجہ و بیہقی و حاکم و صححہ ۔ ترجمہ ۔ معاویہ بن حیدہ قشیری سے مروی ہے کہ اُنھون نے

آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ عورت کا مرد پر کیا حق ہے آپنے فرمایا کھانا کھلانا جب تو کھائے کپڑا پہنانا جب تو پہنے اور اُسکے مُنھ پر نہ مار اور نہ تقبیح کر اور نہ اُسکو اپنے گھر سے علیحدہ کر یہ حدیث صاف ظاہر وہین دلیل ہے کہ زوجہ کا واجبی حق ہے کہ شوہر کے مکان مین ہمیشہ مقیم رہے۔ درمنثور جلد ا صفحہ ۲۷۶ -

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مدینہ منورہ مین شب گشت کر رہے تھے ایک ہندہ کے مکان کے اندر سے یہ اشعار سُنائی دیے کہ ایک عورت گا رہی ہے۔

تطاول ھذا اللیل تسری کواکبہ ۔ وارقنی ان لا ضجیعا الاعبہ
واللہ لولا اللہ تخشی عواقبہ ۔ لزحزح من ھذا السریر جوانبہ
ولکنی اخشی رقیبا موکلا ۔ بانفسنا لا یفتر الدھر کاتبہ

(ترجمہ) رات طویل ہے کواکب سیر کر رہے ہین۔ بے چین کر رکھا مجھ کو کیون نہین پہلو مین کہ جماع کراتی۔ قسم ہے اللہ کی اگر اللہ کا خوف آخرت کا نہوتا۔ البتہ ہلتے اسوقت کنارے اس سریر (پلنگ) کے۔ ولیکن مین ڈرتی ہون دشمن موکل سے جو ہمارے ساتھ ہے نہین چھوڑا زمانہ کو اُسکے کاتب نے۔

اسکے بعد اسیطرح اور ایک واقعہ ہے کہ شب گشت کر رہے تھے ایک عورت سے یہ اشعار سُنے

تطاول ھذا اللیل واسود جوانبہ ۔ وارقنی ان لا خلیل الاعبہ
فلولا حذار اللہ لا شیٔ مثلہ ۔ لزحزح من ھذا السریر جوانبہ

(ترجمہ) تاریکی شب نے دونون کنارے سیاہ کر دیے ہین۔ اور مجھ کو بے چین کر دیا ہے کیون نہین محبوب کہ جماع کراتی۔ پس اگر خدا بے مثل کے غضب کا ڈر نہوتا۔ تو البتہ اس وقت اس سریر کے کنارے ہلتے۔

آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا عورت نے جواب دیا کہ میرا شوہر ایک مہینے سے غزا مین ہے اُسکے فراق مین ہون۔ آپنے اُس عورت کو اطمینان دلایا کہ تیرا شوہر بہت جلد آجائیگا

تو اپنے نفس پر ضابط و صابر رہے۔ اسکے بعد حضرت عمر حضرت حفصہ کے پاس تشریف لیگئے کہا اسلام مین کوئی شرم کی بات نہین عورت بلا شوہر کتنے ماہ تک رہ سکتی ہے حضرت حفصہ نے چار انگشت سے اشارہ کیا کہ چار ماہ تک بے شوہر کے ٹھہر سکتی ہے پھر حضرت عمر نے جیوش کا انتظام کیا کہ چار ماہ سے زیادہ کوئی باہر نہ ٹھہرین۔ تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۵۴

یہ واقعات و فیصلہ جات آسمانی و نبوی و حضرت عمرؓ واضح دال ہین کہ عورت کو حق ہے کہ باد ائی جملہ حقوق شوہر کو بذریعہ عدالت طلب کرا سکتی ہے اور حاکم وقت پر عورت کی اعانت واجب و فرض ہے جیسے حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت مین عمل فرمایا۔

شوہر کا حق زوجہ پر ۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر انسان کو انسان کا سجدہ مناسب ہوتا تو مین عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو بوجہ بڑائی حق زوجیت کے شوہر کو سجدہ کیا کرے۔ اگر شوہر کی پیشانی پر زخم ہو کے پیپ پڑجاوے اور عورت اسکو زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہین ہو سکتا۔ مسند امام احمد و بزار باسناد جید و صحیح۔ نیل و ترغیب ہین۔ ایوب علیہ السلام کا امتحان لیا گیا بدن مین کیڑے پڑگئے تھے سوا بیوی کے سب نے چھوڑ دیا تھا پھر خدا نے انکو اچھا صحیح و سالم کردیا اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ کا خطاب عطا ہوا۔

عِشْرَۃُ النِّسَاءِ ۔ نِسَاۤؤُکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔ عورتین تمھاری تمھارا لباس پوشاک عزت آبرو شرم ہین اور تم اُن عورتون کی عزت آبرو لباس پوشاک شرم ہو۔ پارہ ۲ رکوع ۷۔

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً پس دو اُن عورتون کو اُنکے مہر جو مقرر کیے ہین تم نے۔ پارہ رکوع

انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو دنیا کی سب چیزون سے عورتین پسند ہین اور میری آنکھون کی ٹھنڈک ہے نماز مین۔ نسائی وغیرہ جلد ۲ صفحہ ۹۶

نیک بیبیان فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ نیک بخت عورتین اپنے شوہرون کی فرمانبردار اور انکی عدم موجودگی مین خدا کی حفاظت سے اُنکے مال اور آبرو کی نگہداشت کرتی ہین (یعنے اپنے شرمگاہون کی) ۔

آنحضرتؐ فرماتے ہین اَلرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَھْلِہٖ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَا وَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِھَا مُخْتَصَرًا ۔ بخاری و مسلم ۔ (ترجمہ) حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کامل ایماندار وہ شخص ہے جو نیک خلق ہو اور اپنی عورت کے ساتھ نیک سلوک کرے ۔

اور اسیطرح اور ایک روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کامل ایماندار وہ شخص ہے جو نیک خلق اور اپنی عورت کے ساتھ محبت و ملاطفت کرے ۔ ترمذی

قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّ الدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ ۔ آپنے فرمایا دنیا توسبھی مال و متاع ہے لیکن سب سے بہتر متاع نیک عورت ہے اور نیک بی بی تو دنیا کی جنت ہے ۔ نسائی

میان بی بی مین تفریق ڈالنا ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سرکش نافرمان عورت ہم سے نہین (مسلمان نہین ہے) ترہیب جلد۲ صفحہ ۵۴ ۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا شیطان اپنے لشکر کو دنیا مین لوگون کے خراب برباد کرنے کیلیے بھیجتا ہے سب آکر اپنے اپنے کارنامہ بیان کرتے ہین سنکر خاموش ہوجاتا ہے آخر مین ایک بوڑھا سا اُٹھ کھڑا ہوتا ہے کہ مین نے تو میان بی بی مین تفریق کرادی تو اُس سے بہت خوش ہوتا ہے ۔ ترہیب جلد ۲ صفحہ ۵۴ ۔

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ناپاک عورتین ناپاک مردون کیلیے ہین اور ناپاک مرد ناپاک عورتون کیلیے ہین اور پاکیزہ عورتین پاکیزہ مردون کیلیے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتون کیلیے ہین

زنا کے احکام۔ قولہ تعالیٰ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ

زنا کی سزا مین پہلے عورت کو ذکر کیا کیونکہ زنا بغیر رضامندی عورت واقع نہین ہوتا یعنے زانیہ ہو یا زانی جنکا نکاح نہین ہوا ہے ہرایک کو سو کوڑے مارے جاوین اگر دونون یا ایک نہین کا نکاح شدہ ہے تو اُسکو سنگسار کیا جاوے وہ یہ کہ پتھر مارتے مارتے مار ڈالنا یہ حکم حدیث کا ہے اسپر تمام امت صحابہ وغیرہ کا اتفاق ہے اور یہی حکم ہے توریت و انجیل مین لیکن تحریف کر دیا گیا ہے۔ بخاری مسلم وغیرہ۔

زانی جب زنا کرتا ہے اُسوقت اُسکا ایمان علیحدہ ہو جاتا ہے جب توبہ کرتا ہے تو واپس آجاتا ہے۔ نسائی وغیرہ۔

اور ایک حدیث مین آیا ہے نصف شب مین آسمان کے دروازے کھل جاتے ہین ہرایک کی دعا قبول ہوتی ہے مگر زانی بے توبہ کی۔ احمد و طبرانی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا مورث فقر ہے۔ بیہقی

اسیطرح آپنے فرمایا مین نے جہنم کے سخت بدبودار حوض دیکھے اُنمین زناکار تھے بخاری و مسلم۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا تین شخص ہین کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اُنکو نہ دیکھے گا بوڑھا زانی اور بڈھی زانیہ اور بادشاہ کذاب و فقیر محتاج متکبر۔ مسلم و نسائی

اور ایک روایت ہے بڈھا زانی بادشاہ کذاب فقیر متکبر۔ بزار

اور ایک روایت ہے کہ بوڑھا زانی بوے جنت نہ پائیگا حالانکہ بوے جنت ایک ہزار سال کے فاصلے سے آئیگی۔ طبرانی

اور ایک روایت ہے حضرت علی سے کہ مزنیات کے فروج خبیثہ کے پانی کی نہر بہیگی جس سے اہل نار کو سخت تکلیف ہوگی۔

اور ایک روایت ہے آنحضرتؐ نے معراج مین دوزخ کی سیر کی تو زانیون کو دیکھا کہ لٹکے

چمڑے قینچیوں سے کترے جاتے تھے۔ حضرت جبرئیل سے دریافت کیا کہا یہ زانی ہیں مزنیہ سے زنا کرتے تھے۔

اور ایک روایت ہے، زنا پر قائم ہونے والا مثل عابد وثن کے ہے۔

اور ایک روایت ہے جبتک میری امت میں امن رہیگا جبتک اسمیں ولد الزنا نہیں پیدا ہونگے جب ولد الزنا پیدا ہوئے تو طرح طرح کے عام عذاب لگاتار آئینگے۔ بزار

اور ایک روایت ہے کہ جس قریہ میں زنا در باظاہر ہوا تو وہ عذاب الہی کا مستحق ہوگیا۔ مستدرک حاکم

آنحضرت فرماتے ہیں جسنے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا میں اُس کیلئے جنت کا ضامن ہوں۔ بخاری وغیرہ

تمت

فرہنگ اسما کتب منقولہ عنہا

[1] قرآن مجید یہ آسمانی کتاب کلام الہی ہے اسکے ساتھ ایمان واجب و فرض ہے۔ تفسیریں یہ قرآن کے تفسیر و تشریح و اسباب نزول حکم بیان کرتی ہیں۔ [2] تفسیر طبری۔ [3] در منثور۔ [4] مقاصد القرآن یا [5] فتح البیان۔ احکام القرآن جصاص موضح القرآن اور حدیث کی کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و اقوال و افعال کا اظہار ہوتا ہے وہ حدیث کتابیں یہ ہیں [7] صحیح بخاری و [8] مسلم۔ [9] ابوداؤد۔ [10] نسائی۔ و [11] ابن ماجہ۔ [12] ترمذی یہ صحاح ستہ کہلاتی ہیں۔ اور [13] بیہقی۔ [14] دارقطنی۔ و [15] مسند امام احمد۔ یا مسند [16] مصنف ابن ابی شیبہ۔ [17] مصنف عبد الرزاق۔ [18] مستدرک حاکم۔ [19] مجمع الزوائد [20] موطا امام مالک [21] ایضاً موطا امام محمد۔ [22] کتاب الآثار۔ [23] طبرانی۔ [24] کتاب بزار۔ و [25] سعید ابن منصور۔ [26] ابن المنذر۔ و [27] ابن خزیمہ۔ و [28] ابن حبان

شروح حدیث کے [29] فتح الباری شرح صحیح بخاری۔ [30] عینی [31] نیل الاوطار۔ و [32] روضۃ الندیہ۔ [33] الطرق الحکمیہ اور فقہ حنفیہ کی کتابیں [34] کنز الدقائق۔ [35] ہدایہ۔ [36] در المختار۔ [37] رد المختار یا شامی۔ [38] بدایۃ المجتہد یا بدایہ۔ [39] فتاوی عنقرویہ۔ [40] فتاوی معین المفتیین۔ [41] فتح القدیر۔ [42] بحر الرائق۔ [43] قاضیخان۔ [44] قنیہ۔ [45] المجتبا۔ [46] عالمگیری [47] غایۃ الاوطار۔ [48] بدائع یا بدائع صنائع۔ [49] زیلعی۔ [50] طحاوی [51] قہستانی۔ [52] فتوی نذیریہ۔ [53] ترغیب

اور بعض کتب سے بھی لیا گیا ہے۔

فہرست قرۃ العینین فی احکام الزوجین

مضمون	صفحہ
فصل نکاح	۳
حث علی النکاح	۴
نیک صالحہ عورتوں نکاح کرو	″
پسندیدہ عورتوں سے نکاح کرو	″
جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو اسکو پہلے دیکھلو	″
جن الفاظ سے نکاح منعقد ہوتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں	۵
شروط نکاح	۶
اگر عورت بوقت نکاح شوہر سے شرط کرائے کہ شوہر کیے باہر نہیں لیجانا	۷
اُن عورتوں کا بیان جنسے نکاح ہمیشہ حرام ہے	″
بھائی تین طرح کے ہوتے ہیں	۹
پھوپھیاں بھی تین طرح کی ہوتی ہیں	″
جو عورتیں نکاح میں جمع کرنیسے حرام ہو جاتی ہیں	۱۰
دو بہنوں کا ایک وقت میں جمع کرنے کی حرمت	″
عدت میں نکاح کی حرمت	″
مشرکہ عورت سے نکاح کی حرمت	″
کتابیہ عورت سے نکاح کا حکم	۱۱
نیک عورتوں کی تعریف	۱۲
استفتا اگر شوہر والی عورت کتابیہ ہو جاوے تو نکاح پر اثر	۱۳
اگر شوہر والی مسلمہ عورت مرتدہ ہو جاوے	″
مرتد یا مرتدہ کا کیا حکم ہے	۱۴
تبدیلی مذہب اس خیال سے کرنا کہ ملکیت نکاح زائل ہو جاوے	″
عقد نکاح ایک قسم کا معاہدہ معاشرتی ہے	″
اگر شوہر والی عورت تبدیلی مذہب کرے تو علماء	۱۵
بلخ و بخارا و سمرقند کا فتوا ہے کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہی نہیں ہوتا	۱۶
حکم ارتداد زوجہ مع فتوی علماء ہند	۱۷
زانیہ بازاری عورت سے نکاح کا حکم	۱۹
نکاح شغار	۲۰
نکاح متعہ	″
لا نکاح الا بولی	۲۲
تعریف ولی	″
سات افراد کی ولایت نکاح میں جائز نہیں	۲۳
بعد مرجانے شوہر کے انعقاد عقد میں اختلاف	۲۴

	صفحہ
بغیر ولی شوہر کے عورت مثل باکرہ کے ہے۔	۲۴
بغیر اذن و مشورہ عورت کے نکاح نہ کیا دے	″
یتیمہ لڑکی کے نکاح میں اس کی مشورہ کی ضرورت	۲۵
کفو کا بیان	″
نیک عورتوں کی تعریف	۲۶
کیا ہم پیشہ باہم کفو ہیں	۲۷
غیر کفو میں نکاح کا اثر	″
حسب کا بیان	۲۹
ائمہ اطہار کی مائیں ام ولد تھیں	″
فصل الکفاء فی الاسلام	″
کیا ولی کو حق ہے کہ فاسق فاجر سے نکاح کردے	۳۰
کیا ولی کو نکاح میں حق جبر ہے	″
اگر عورت عاقلہ بالغہ بغیر ولی کے اپنا نکاح کرلے۔	″
اگر باپ یا کوئی اور ولی عورت کا نکاح کردے اور عورت کو خاوند ناپسند ہو	۳۱
بالغہ کا بغیر اذن نکاح کر دینا	″
فصل ولایت ولی کی نکاح میں شرط ہے	۳۲
فصل الشہادت فی النکاح	″
فصل مہر کا بیان	۳۳
مہر کی مقدار شوہر کی حیثیت پر	″
فصل مہر کے اقسام	۳۴
قبل تقرر مہر و دخول و خلوت صحیحہ کے شوہر کا مرجانا	″
قبل خلوت صحیحہ کے زوجین میں جدائی کا اثر	″
کن کن عیوب کی وجہ سے منکوحہ واپس ہوسکتی ہے	۳۵
تعین عیوب میں اختلاف	″

	صفحہ
مرد میں کن کن عیوب کی وجہ سے نکاح فسخ ہوتا ہے	۳۶
جذام، برص، جنون میں عورت کو فسخ نکاح کا اختیار	۳۷
فاسق فاجر سے نکاح کا اثر	″
غیر کی حاملہ سے نکاح کا اثر	″
اگر زوجین میں کوئی نزاع پیدا ہو جائے تو دو حکم مقرر کرنا چاہیے	″
خیار بلوغ	۳۸
خیار بلوغ میں نکاح فسخ کرانے کیلئے حاکم	″
عورت وصولی مہر تک اپنے نفس کو روک سکتی ہے	۳۹
قبل نکاح کے جو ہدیہ عطیہ و مہر زوجہ کے اولیا کو بھیجا دے۔	۴۰
شوہر کی جانب سے جو اسباب و زر زیور وغیرہ عقد میں چڑھایا جاتا ہے وہ زوجہ کی ملک ہے	″
محرمہ عورت کے ساتھ نکاح کیا تو کیا حکم ہے	۴۱
اگر زوجین سے ایک مسلمان ہو جاوے تو نکاح کیسا	″
اگر یہودی یا عیسائی مرد مسلمان ہو جاوے	۴۲
فصل حرمت رضاعت میں	″
رضاعت کے عدد قلیل و کثیر میں اختلاف	″
فصل طلاق کے بارے میں	۴۳
طلاق بحالت حیض رجعی ہے	۴۴
فصل کیا شوہر رجعت پر مجبور کیا جائیگا	۴۶
رجعت قولی	″
رجعت فعلی	″

	صفحہ
رجعت نظری	۴۶
جو طلاق بطور لہو لعب و ہزل دی جاوے	〃
جنگی طلاق واقع نہیں ہوتی	〃
ایک مجلس میں تین طلاق کا حکم و حقیقت	۴۷
ایک مجلس میں تین طلاق متفرق یا پے در پے تین دینا ایک شمار ہوگی یا تین	۴۹
مکرہ و مجبر کی طلاق	۵۳
ناسی و مخطی کی طلاق	۵۵
غفلت سے طلاق دینا	〃
سفیہ کی طلاق	〃
سکران کی	〃
حکم طلاق سکران	۵۶
مضطر کی طلاق	۵۷
اخرس کی طلاق	〃
مجنوں کی طلاق واقع نہیں ہوتی	〃
معتوہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی	〃
المبرسم کی طلاق	〃
المغمیٰ علیہ کی طلاق	〃
مدہوش کی طلاق	۵۸
نائم کی طلاق	〃
مختل العقل کی طلاق	〃
طلاق عند الموت کا اثر	۵۹
طلاق الفاظ کنایہ میں	〃
طلاق صریح کے الفاظ	۶۰
طلاق بالاشارہ	۶۱
فصل اَمرُکِ بِیَدِکِ	〃
طلاق کا وقوع بخط و کتابت	۶۲
اضافت طلاق میں خواہ وہ وقت ہو یا زمانہ وغیرہ	〃
قبل دخول کے طلاق دینا	۶۳
قبل جماع و تقرر مہر طلاق دینا	〃
فصل جو شخص اپنی زوجہ کو بہن کہے	۶۴
مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ	۶۴
مَنْ حَرَّمَ امْرَأَتَهُ	〃
عورت کی عدت	〃
حاملہ کی عدت وضع حمل ہے	۶۵
مختلعہ کی عدت	〃
فصل مفقود الخبر کے احکام میں	〃
فصل دائم الحبس کے بیوی بچیوں کے احکام میں	۷۰
خلع - قبل اس کے کئے مراتب طے کرنا ضروری ہیں	۷۳
خلع کے احکام	۷۵
جمہور علماء کا مذہب ہے اکثر پر خلع جائز ہے	۷۷
عدت میں مختلعہ سے رجوع کرنا	〃
خلع طلاق ہے یا فسخ نکاح	〃
فدیہ جو خلع کا معاوضہ دیا جاتا وہ کس کے قصور پر دیا جاتا ہے	〃
خلع میں حاکم وقت کی ضرورت ہے یا نہیں	۷۸
مسائل خلع	۷۹
باب نفقات و سکنات و لباس میں	〃
تمام امت محمدیہ کا اتفاق ہے وجوب نفقہ زوجہ میں	〃
نفقہ و لباس وغیرہ میں شوہر کا اعتبار ہوگا	۸۰
زوجہ کے سکنہ کا وجوب	〃

	صفحہ
بوجہ عدم استطاعت نفقہ کے زوجین میں تفریق	۸۱
اگر زوج باوجود قدرت کے اپنی زوجہ کا نفقہ سکنہ ولباس ادا نہیں کرتا	״
نیز شوہر باوجود قدرت کے زوجہ کو نفقہ وغیرہ نہ دے	۸۲
اگر زوج زوجہ کو کفاف کے مطابق خرچ نہ دے تو کیا حکم	۸۳
یتیم لاوارث کا نفقہ	״
عدت والی عورت کا نفقہ وسکنہ خواہ وہ مطلقہ بائنہ ہو یا رجعیہ	״
طلاق تین قسم پر ہے	۸۴
وجوب نفقہ کی دلیل	״
متوفی عنہا زوجہ کا نفقہ	״
حاملہ عورت کی عدت کا نفقہ وسکنہ	״
جس حاملہ عورت کا مرد مرگیا تو اوسمیں دو فریق ہیں	״
عورت کے خادم یا خادمہ کا نفقہ	״
فصل۔ بچے کو دودھ پلائی کا نفقہ۔ اجرت۔ کپڑا باپ پر واجب ہے۔	۸۵
رضاعت کے دنوں کی اجرت	۸۶
فصل حضانت بچہ کی تربیت وپرورش کے احکام	״
حضانت کے قابل کون ہے	۸۷
فصل ظہار میں	۸۸
فصل کفارہ ظہار میں	۸۹
فصل نیک پارسا عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا	״
جو شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائے۔	״

	صفحہ
معروف زانیہ کنچنی کو زانیہ کہنے سے لعان واجب نہ ہوگا نہ حد قذف	۹۰
فصل ایلا میں	۹۱
فصل ثبوت نسب میں	۹۲
نسب نکاح فاسد کا مثل صحیح کے ہے	״
اگر ولد صحیح النسب ہونے میں اختلاف ہو	۹۴
اقرار تین چیزوں کا فائدہ دیتا ہے	״
فصل نسب کے شبہ میں قیافہ کی ضرورت واہمیت	۹۵
قیافہ کا حکم سنت وعمل خلفائے راشدین اور صحابہ سے ثابت ہے	״
طلب شوہر کی ڈگری مثل طلب زوجہ کے	״
شوہر کا حق زوجہ پر	۹۷
عشرت النساء	״
نیک بیبیاں	۹۸
میاں بی بی میں تفریق ڈالنا	״
الخبیثات للخبیثین	״
زنا کے احکام	۹۹